

Classic Urdu Material

دل کا دریا

از زرناب علی

"ذیشان کو بھی آج ہی آنا تھاسنڈے کو تو ویسے بھی میری جان کواتنے عزاب ہوتے ہیں"

عروہ گھر کی صفائی کرتے ہوئے جھنجھلا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اماں نے اسے نہیں جانے دینا

"کہ تمھارا جانا ضروری نہیں ہے اور اگر جانا ہی ہے تو بعد میں چلی جانا"

سلمیٰ باجی بھی مبارک باد دینے آئی ہوئی تھیں

آج ارحم اور ذیشان کی ٹریننگ کمپلیٹ ہوئی تھی اور وہ پاس آوٹ ہونے کے بعد پہلی دفعہ گھر آرہے

کے بعد آرمی میں پلائی کیا تھا اور خوش قسمتی سے دونوں ہی سلیکٹ ہو گئے تھے fsc تھے انھوں نے

ارحم تو چلو پھر بہت لائق فائق تھا لیکن ذیشان ایک ایورج سٹوڈنٹ ہی رہا تھا مگر آرمی میں سلیکٹ ہو ہی

گیا تھا کچھ ویسے بھی گھر میں سب نے اسے کہہ کے بہت جوش دلا دیا تھا کہ تم نے سلیکٹ نہیں ہونا تو

رہنے دو ارحم کو کرنے دو

Classic Urdu Material

اور اس بات پہ وہ جذباتی ہو گیا اور پلائی کر دیا پھر محنت رنگ لائی اور وہ سلیکٹ ہو گیا اور وہ دونوں ہی

اکیڈمی چلے گئے

" اور آج پاس آوٹ ہو کر آرہے پیپٹا ہی نہیں چلا اور پانچ سال گزر گئے "

ہاتھ میں پکڑے ڈسٹنگ والے کپڑے کو جلدی جلدی چلاتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی

اللہ آج تو اماں نے مجھے اصل میں قتل کر دینا ہے ایک تو مین اٹھی لیٹ ہونا پور سے ناول لے کر بیٹھ "

"گنیاور اب گیدہ بج گئے ہناور ابھی تک صفائی بھی نہیں ہوئی

کپڑا پھینک کر اس نے جلدی جلدی پو چالگنا شروع کر دیا

ویسے تو وہ اتنی سیدھی نہیں تھی کہ سارے گھر کی صفائی کرتی پھرتی وہ صبح عام طور پہ کالج کے لیے لیٹ

ہو جاتی تھیں جو دین بابا نے اسے کالج کے لیے لگوا کر دی تھیں اس پہ وہ کبھی کبھار ہی جا پتیاور بابا ہی اسے

کالج چھوڑتے اماں تو اس بات پہ بھی اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتی تھیں کہ اس کی وجہ سے انکے شوہر نام

دار کو روز آدھا گھنٹہ جلدی جانا پڑتا تھا

Classic Urdu Material

"مگر بابا اچھے پنچھوڑ ہی آتے ہیں ورنہ اماں پہ ہو تو دودن بعد میرا کالج ہی چھڑوا دیتیں"

وہ کام کرتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھیں

سلمیٰ باجی تایا ابو لوگوں کے پورشن میں خالہ سے ملنے گئی ہوئی تھیں تایا ابو کی بیوی انکی اماں کی بہن بھی تھیں تو دہرا رشتہ تھا

ویسے تو سلمیٰ باجی اسی شہر میں رہتی تھیں مگر انکے شوہر کا بھی میں بازار میں الیکٹرونکس اسٹور تھا اس لیے وہ کم کم ہی ملنے آتی تھیں تاکہ ایک بیٹا تھا اور وہ اپنے سسرال میں رہتی تھیں

اور سب سے بڑی بات وہ اماں کی لاڈلی تھیں اس لیے عروہ انھیں اگر کسی کام کا کہہ دیتی سنڈے کو تو اول تو وہ خود ہی جان چھڑاتی تھیں اور دوم اگر کبھی وہ اللہ اللہ کر کے کچھ کر ہی دیتیں تو اماں اسے پورا مہینہ طعنے دیتی رہتیں کہ

"ایک سنڈے کو دو کام کرنے ہوتے ہیں تم نے وہ بھی نہیں ہوتے تم سے"

"حالانکہ اللہ جانتا ہے اماں سارے ہفتے کے تمام چھوٹے موٹے کام میرے لیے رکھتی ہیں"

کام کوئی خاص نہیں تھا مگر وہ شروع سے ہی گھر کے کاموں سے جان چھڑاتی تھی اور آج تو ویسے بھی

Classic Urdu Material

اسکی خواہش تھی کہ وہ شام کو انکے بچنے سے پہلے ہی پھپھو کی طرف چلی جائے اور رات ادھر ہی رکے اور آرام سے کل شام تک آئے مگر یہ ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا تھا

"کیا ہے جو اماں کوئی کام والی رکھ لیں تو خالہ امی نے بھی تو رکھی ہوئی ہے"

اسے ہمیشہ والی اپنی نا تمام حسرت پھر سے یاد آگئی جب بھی سنڈے کو اسے کام کرنا پڑتا وہ با آواز بلند کوئی دس سے بارہ دفعہ اس خواہش کا اظہار کرتی جسکا جواب دینا بھی اماں نے کبھی ضروری نہ سمجھا تھا

سلمیٰ باجی بھی حد کرتی ہیں آج ہی انا تھا انھوں نے بھی اور اب اگر آہی گئے ہیں تو کوئی کام ہی " " کروادیں پتہ بھی ہے اتنا کام ہے

اسے رہ رہ کے غصہ آ رہا تھا عام طور پہ وہ کسی بات کو اتنا سنجیدگی سے نہیں لیتی تھی مگر آج وہ بہت اکسائیڈ تھی اسی لیے یہ چیز اپنی مرضی کے مطابق چاہتی تھی

ابھی وہ صفائی کر کے فارغ ہوئی ہی تھی کہ اماں جو کہ بازار گئی ہوئی تھیں باجی کے ساتھ واپس آ گئیں

سب سے پہلے ٹھنڈا پانی طلب کیا گیا جب وہ پانی پلا چکی تو انھوں نے شلنگ بیگز کو کھولنا شروع کیا وہ ارحم

Classic Urdu Material

اور فیشن کے لیے تحفے لینے گئی تھیں

"کیا کیا لے کر آئی ہیں؟"

اکسائیزر سی وہ آگے بڑھ کر انکے ہاتھ سے شلپر لے کر خود ہی کھولنے لگی

"کپڑے لائی ہوں دونوں کے لیے اور ارحم کے لیے کھیریاں بھئیوہ شوق سے پہنتا ہے نا"

وہ پرجوش سی بتا رہی تھیں اور عروہ حسب عادت شروع ہو گئیں ارحم بالکل پسند نہیں تھا

کیوں جب لائی ہی ہیں تو دونوں کے لیے لائیناس نے کوئی زیادہ بڑا معرکہ مارا ہے یا اسکی خوشی زیادہ "

ہے"

وہ لڑنے کو تیار تھی

"نہیں خوشی تو دونوں ہی کی بہت ہے ماشاء اللہ مگر ہان گھر کے بچے کی خوشی زیادہ ہے"

اماں مطمئن تھیں

Classic Urdu Material

ارحم انکی بہن اور جیٹھ کا بیٹا تھا اور ذیشان نند کا لیکن وہ ارحم کو زیادہ عزیز رکھتی تھیں شاید وہ ہمیشہ

ساتھ رہا تھا یا پھر اور بھی وجوہات تھیں

مگر عروہ کی تو یہ دکھتی رگ تھی

"ہوں بڑی خوشی ہے ناحصے تنخواہ لا کر آپ ہی کے ہاتھ میں رکھے گا"

وہ منہ بناتی ہوئی کہنے لگی

خیر تنخواہ تو ذیشان نے بھی نہیں لا کر رکھنیاور اللہ انھیں خوش رکھے مگر تم بتاؤ تمھیں کیا مسئلہ ہے اس "

"بیچارے کے ساتھ اسی کے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو

سہلی باجی نے بولنا ضروری خیال کیا

جو بھی مسائل ہیں میں وہ بیاں کرنا ضروری نہیں سمجھتی اور اتنی فارغ نہیں ہوں میں کہ اسی عجبہ کے "

Classic Urdu Material

" پیچھے پڑی رہوں

وہ بے زاری سے کہتی باقی شلپر کھولنے لگیں تو ویسے بھی خراب ہو گیا تھا

" یہ سہلی کے لیے لائی ہوں"

وہ جو ایک جوڑا نکال کے دیکھ رہے تھے اہ آں نے اس کے بارے بتایا وہ اسکی عادتوں سے واقف تھیں وہ ارحم کو

نپاسد کرتی تھی اور اسے زلیل کرنے کا کوئی موقع نہ جانے دیتی تھی اور اسی لیے اسکے ناراضگی کی کوئی پرواہ

نہ کرتا تھا اور نہ ہی وہ کسی کے پرواہ کرنے تک بیٹھی رہتی تھی وہ اپنی پسند نپاسد کا دھڑلے سے اظہار

کرتی تھیں اسی لیے اماں کے ہاتھوں اسکی شامت آئی رہتی تھی

"اور یہ یقیناً سنی کا ہوگا اور میرا؟؟"

وہ شلپر میں موجود آخری مردانہ سوٹ کرسی پر پھینکتے ہوئے بولی

"لے آؤں گی تمہارے بھی اور ویسے بھی تھوڑے کپڑے ہیں تمہارے پاس؟"

Classic Urdu Material

وہ اسکے پرانے کپڑوں کا ذکر لے کر بیٹھ گئی تھیں

" آپ ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہیں "

عروہ ہاتھ مٹ پکڑی پانی والی بوتل غصے سے کرسی پہ رکھی اور پلٹ گئی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے ماں

ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھیں

اپنے کمرے میں آکر وہ بیٹھ پہ بیٹھ کر رونے لگیں ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھیں

اس گھر میں صرف بابا ہی تھے جو اسے پسند کرتے تھے اور اس سے بہت محبت رکھتے تھے ورنہ ماں تو

ہمیشہ ہی سلمیٰ باجی اور سنی کو ہی اس پہ ترجیح دیتیں تھیں

اس میں زیادہ تر حصہ اسکی اپنی حرکتوں کا تھا مگر وہ بہت دکھی ہوتی تھی جب وہ چھوٹی تھی اور ماں اسکے

Classic Urdu Material

بجائے سلمیٰ باجی کی سائیڈ لیتی تھیں

مگر جب سے وہ تھوڑی بڑی ہوئی تھیں اس نے اپنی جنگ اپنے بل بوتے پہ لڑنا سیکھ لیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا چہرہ دھو کے نارمل ہو چکی تھیں وہ اسی ہی تھیں زیادہ دیر دکھی نہ رہتی تھی

ابھی بھی وہ اچھی طرح چہرہ دھو کر اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی

ہوں نہیں لے کر آئینہ نہ لے کر آئینہ لے کر دیں اپنے سگوں کو میں بھی کل ہی بابا کے ساتھ جا "

"کر تین جوڑے نہ لاؤں تو عروہ نام نہیں ہے میرا پھر پتہ چلے گا انھیں

وہ مسلسل بڑھتی ہوئی اپنا نیا نیلے رنگ کے سیلف پرنٹ والا جوڑا نکال کے استری کیا یہ اسے اسفر بھائی

نے لے کر دیا تھا جب انکی گورنمنٹ جب کنفرم ہوئی تھی

اور وہ پچھلے کئی دن سے اسے سلوا کے پیٹھی انتظار کر رہی تھی کہ خاندان میں کوئی فنکشن ہو تو پہننے اور

آج موقع مل رہا تھا حالانکہ اماں نے اسے یہ جوڑا سلوانے سے منع کیا تھا کہ تمہارے پاس پہلے ہی بہت

کپڑے ہیں اور مت سلواؤ

Classic Urdu Material

"مگر ماں کو تو ویسے بھی میری ہر بات پہ احتراز ہوتا ہے"

اس نے سوچا اور سر جھٹک دیا وہ اب بالکل نارمل ہو چکی تھی اور شام کے لیے تیار ہونے لگی وہ اور تلیاؤ لوگ شروع سے ہی اکٹھے ہی رہتے تھے تلیاؤ کے تین بچے تھے سب سے بڑے اسفر بھائی اسکے میں تھی fsc بعد ارحم اور سب سے چھوٹی مریمجو کہ ابھی اسفر بھائی اور سلمیٰ باجی ہم عمر ہی تھے پھر جب ارحم پیدا ہوا تو ماں کی بھی یہی خواہش تھی کہ انکے ہاں اس دفعہ ذمہ اولاد ہو مگر سلمیٰ باجی کے بعد بیت علاج کرانے کے باوجود انکے ہاں کافی سالوں تک مزید کوئی اولاد نہ ہوئی اور ڈاکٹروں نے ناامیدی ظاہر کی تو ماں فطری طور پہ ارحم سے زیادہ اٹچ ہو گئیں

خالہ امی بھی اپنی بہن کی فیملیگز کو سمجھتی تھیں اسی لیے انھوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا

Classic Urdu Material

پھر کافی عرصے کے بعد جب اللہ نے امید لگائی تو اس وقت اماں نے بہت متنبہ مابینا کی فطری سی ہی خواہش تھی کہ اللہ اس بار انھیں اولاد نہینہ عطا کرے تاکہ وہ خاندان اور شوہر کے سامنے سرخرو ہو سکیں مگر اس وقت جب عروہ پیدا ہوئی تو وہ کچھ ملاوس ہی ہوئیں اور جب عروہ چھوٹی تھی تو بہت بیمار ہو گئی تھی

اس واقعے کو پھپھو اکثر بیان کرتی تھیں کہ اس وقت وہ سعودیہ میں تھیں اور جب وہ آنا چاہتی تھیں تو اماں نے انھیں کہا کہ رہنے دو بچی بہت بیمار ہے کوئی پتہ نہین مر ہی جائے

اس بات پہ سلی باجی اور اسفر بھائی اکثر اسے تنگ کرتے تھے کہ دیکھو عروہ تمہاری اماں چاہتی تھیں کہ تم مر جاؤ

اور وہ رونے لگتی تھی مگر اماں نے کبھی اس بات سے انکار نہی کیا بلکہ وہ یہی کہتی تھیں کہ

Classic Urdu Material

"تو میرے کہنے سے یہ کونسا مر گئی تھی"

آہستہ آہستہ اس نے ان باتوں پہ رونا چھوڑ دیا اور پھر وہ دوبارہ جواب دینے لگی اور اب تو وہ پورے خاندان میں

پھٹا ڈھول مشہور تھی جس وجہ سے اسکی شامت آئی رہتی تھی

اور پھر عصر کے بعد جب سب لوگ تلیا لہو لوگوں کے لان میں بیٹھے تھے تو وہ شاہکار آہی گیا جسکا وہ

سب صبح سے سارے کام کاج چھوڑ کر انتظار کر رہے تھے

سب اے مہلے وہ تلیا لہو سے ملا

"میرے شیر آج میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"

تلیا لہو کا چہرہ خوشی اور جوش کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا

اس کے بعد وہ چاچو کی طرف مڑا

"ہاں جی کیپٹن صاحب بہت بہت مبارک ہو"

Classic Urdu Material

اسے سینے سے لگایا

پھر وہ باری باری سب سے ملا سلمیٰ باجی اور اسفر بھائی کے بعد وہ مریم کی طرف بڑھا

ہوں نظر تو ایسے اتار رہی ہیں جیسے پتہ نہیں کونسا معرکہ سر کر کے آیا ہے یہاں کو ساری نظریں "

"لگنیں ہیں بڑا آیا ٹام کروڑ

وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھینچے نہ جانا چاہتی تھیں مگر عادت سے مجبور کھڑکی میں کھڑی ہو کر آڈیو کے بغیر

ویڈیو دیکھ رہی تھی جب خالہ امی نے ارحم کی نظر اتار دی وہ ابھی بھی مریم کا ہاتھ پکڑے بیٹھا اسکی کوئی بات

سن رہا تھا جب ہی تیار ہو کی آرڈر کی گئی مٹھائی لے کر سنی آیتا ہوا نے سیمپل مٹھائی آرڈر کی تھی

خاندان میں بھٹنے کے لیے آفٹر آل خاندان کے دو سپوت آرمی میں کپتان ہو گئے تھے سیلبریشنز تو بنتی

تھیں

مریم کا ہاتھ چھوڑ کر وہ سنی سے گلے ملا

" اے ہوئے کپتان صاحب تو بڑے گریں فل ہو گئے ہیں "

Classic Urdu Material

سنی نے اسکا کندھا تھپک کر اسے چھیڑا

"لپٹھا؟ مجھے تو لگا میں پہلے سے ہی گریس فل ہوں"

ارحم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

"عروہ کہاں ہے؟؟"

اس نے خالہ سے پوچھا

"ہاں کہاں ہے وہ؟ اسے نہیں پتہ کہ ارحم آ گیا ہے"

بلا کو بھی سب کی موجودگی میں اسکی غیر موجودگی محسوس ہوئی

"دوپہر سے اپنے کمرے میں بیٹھی ہے"

اماں نے بے زاری سے بتایا

"کیوں؟؟"

تایا ابو نے بھی استفسار کیا

Classic Urdu Material

" مجھ سے بحث کر رہی تھی اور اب اس وقت سے کمرے سے نہیں نکلی جو عادت ہے اسکی "

اماں نے آگاہ کیا انداز میں لا پرواہی تھی

"تم بھی ہاتھ ہولا رکھا کرو بچی پہر وقت اسی کے پیچھے پڑی رہتی ہو"

بابا کو ناگوار گزرا تھا

" جاو سنی بلا کر لاو اسے "

بابا نے سنو کو اٹھایا

"رہنیں دیں میں خود ہی جا کر مل آتا ہوں"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ٹھیک ہے مل آو اور پھر وضو کر لو تو نماز پڑھنے چلتے ہیں"

وہ خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے

"اور سنی تم بھی وضو کر لو"

Classic Urdu Material

سنی جو وہاں سے کھسکنے لگا تھ آتیا ابو کی نظروں سے بچ نہ سکا

"ڈیر کزن کشمیر بھی ہم نے بہت جلد فتح کر لینا ہے بس تم دعا کرو کہ اللہ وہ وقت جلدی لائے"

ارحم نے مسکراتے ہوئے اسکی اس بحث والی بات کا جواب دیا

"او بہت خوش فہمیاں ہو گئی ہیں ارحم صاحب کو اتنا نہ اڑو کہ تمہیں زمین بھی نہ ملے کزن"

عروہ سینے پہ ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑی تھیبظاہر مسکرا کر بولی

ارحم کو سمجھ نہیں آئی کہ اسکی اس بات کا اس وقت کیا مقصد ہے مگر وہ آج اتنے عرصے بعد آیا تھا اس

لیے خواہ مخواہ کی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اسے ویسے بھی بحث کی عادت نہیں تھی

"چلو جی اچھا ہے کہ سینی بی نے مجھے اتنی اہم بات سے آگاہ کر دیا ہے"

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

مگر عروہ نے دیکھا کہ اسکی مسکراہٹ کی بے ساختگی ایک دم ختم ہو گئی تھی

Classic Urdu Material

اسکو دلی خوشی ہوئی

ہونب اسکی ماں سارے خاندان میں مٹھائیاں بانٹے گی اور میری ماں اپنی نا تمام حسرتوں کا اظہار کرتی "

"رہے گیکہ اگر اتکا بھی میری جگہ کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بھی آج کسی قابل ہو رہا ہوتا

اس نے دل میں سوچا اور پھر ارحم کو دیکھا وہ جیسے اتنے عرصے بعد فرصت سے گھر کو آگے پیچھے سے دیکھ رہا تھا

" بیٹھو نہ کوئی خاطر تواضع کریں ہم بھی سپیکیمپٹن صاحب "

اس نے اسے دعوت دی

پھر آؤں گا ابھی نماز کے لیے جانا ہے بابا اور چاچو انتظار کر رہے ہوں گے میرا اور ویسے بھی میرا اپنا گھر "

"ہے مہمان تھوڑی ہوں میں

اتنا بے وقوف تو نہیں تھا کہ اس پاگل بلی کے پاس بیٹھ کر مزید اسے موقع دیتا

"عجیب سر پھری لڑکی ہے کہیں کا غصہ کہیں نکال رہی ہے "

Classic Urdu Material

وہ دل میں سوچتا اپنے پورشن کی طرف آگیا

"ہوں اپنا گھر میرے بس میں ہو تو کبھی اسے اس گھر میں داخل بھی نہ ہونے دوں"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے میں واپس آگئی بابا کے آنے تک اسے کمرے میں ہی رہنا تھا

"میری تو شادی ہو جائے ایک دفعہ پھر میں تو واپس مڑ کر بھی نہ دیکھوں"

اسکا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

"چلو بھائیسات بچ گئے پیچھلنا نہیں ہے زہرہ کی طرف"

بابا جو شام سے تایا ابو لوگوں کے پورشن میں تھے اپنے پورشن میں آتے ہی آوازیں لگنے لگے

"ہاں ہاں آ رہے ہیں سلمیٰ ذرا بچے کو سلا رہی ہے وہ آ لے تو چلتے ہیں"

اماں بابا کی آواز سن کر اپنے کمرے سے نکلی تھیں

"آ جاو سنی تم بھی کپڑے بدل لو اب کیا ایسے ہی منہ اٹھا کر جاو گے"

سنی جو اپنے موبائل میں گم تھاموں کے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوا اس پر

Classic Urdu Material

"جلدی کرو بھئی تم ابور سلمی کیوں سلا رہی ہے مرتضی کو وہ کس کے پاس رہے گا اگر اٹھ گیا تو؟؟"

سنی کو وارن کرنے کے ساتھ ساتھ بابا نے اماں سے سوال بھی کیا

"عروہ گھر ہی ہے نہ وہ دیکھ لے گی"

اماں نے جیسے تسلی دی

"کیوں اس نے نہیں جانا؟"

بابا کو تشویش ہوئی اور اپنے کمرے کے آدھ کھلے دروازے سے بیڈ پہ بیٹھی عروہ نے بابا کی آواز سنی

اب پتہ چلے گا" وہ خوشی سے گویا ہوئی اسے دوپہر سے اسی لمحے کا انتظار تھا وہ جانتی تھی بابا اسکا ضرور "

پوچھیں گے اور پھر اماں کے بتانے پر اسے ساتھ لے کر جائیں گے وہ ہمیشہ اسی طرح ہنی باتیں پوری کراتی

تھی اور بابا اس گھنی بدمعاشی کا شکار ہو جاتے تھے

"نیچے آؤ ہم جا رہے ہیں"

سنی نے ادھ کھلے دروازے سے جھانکا

Classic Urdu Material

"مجھے نہیں جانا کہیں بھی"

اس نے بے زاری سے لیٹے لیٹے کہا

اسے یقین تھا کہ وہ ابھی دوبارہ آے گا

"بابا بلا رہے ہیں نیچے تمہیں"

سنی دوبارہ میسنجر بنا آیا تھا

آتی ہوں"

اس نے اسی بے زاری سے کہا

"جی بابا آپ نے بلایا؟؟"

سیرٹھیوں پہ کھڑے ہو کر اس نے معصومیت سے پوچھا

"میری جان پھپھو کی طرف نہیں جانا ہم جا رہے ہیں"

بابا نے اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا

Classic Urdu Material

"میں نے نہیں جانا بابا"

ماتھے پہ بل ڈال کے خفگی سے کہا

"ارے کیوں بھائیتمہیں ہی تو سب سے زیادہ انتظار تھا اسفر کی شادی کا"

انھوں مسکرا کر کہا

وہ ہمیشہ اسی طرح اس سے مسکرا کر بات کرتے تھے خاص طور پر جب اسے اماں سے ڈانٹ پڑتی تو بابا کی

مسکراہٹ میں اور اضافہ ہو جاتا

اور وہ اسے تسلیاں دیتے کہ

"تمہاری ماں اب بھوڑی یو گنڈیا سکی باتوں کی پرواہ نہ کیا کرو"

اور وہ اماں کو کئی دن یہ کہہ کر تنگ کرتی رہتی

"اچھا تو آج فائل کر دینا ہے؟؟"

ساری بے زاری ختم ہو گئی تھی محض چند ہی لمحوں میں

Classic Urdu Material

ہاں نہبھائی صاحب بھی کل سے آئے ہوئے ہیں اور آج فیشن بھی آگیا ہے تو بات فائل کر دیں "

گے"

بابا آج بہت خوش تھے اور انکی خوشی انکے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی

"اب تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم جا رہے ہیں"

بابا نے اسے تیار ہونے کا کہا

"اوکے"

وہ خوشی سے کہتی مڑی اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے کمرے میں جاتیاں کی آواز آئی

"رہنے دیں اسے اب یہ اتنی دیر لگائے گی ویسے بھی اسکا جانا ضروری نہیں ہے بعد میں چلی جائے گی"

اماں نے اظہار رائے کر دیا

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا بابا نے انھیں ٹال دیا

وہ مزے سے کمرے میں آئی اور پندرہ منٹ میں تیار ہو گئی

Classic Urdu Material

تیار ہوتے ہوئے وہ بابا اور انکی فیملی کے بارے میں سوچتی رہی بابا اور انکی فیملی کی آپس میں محبت دیکھ کر اسے رشک آتا تھا

ابھی بھی اسفر بھائی کی انگیجمنٹ پھپھو کی اکلوتی بیٹی سے ہو رہی تھی

منتہی ذیشان سے چھوٹی تھی اور بیالے کے بعد آجکل فارغ تھی

وہ نیچے آئی تو سب لوگ لان میں جمع ہو رہے تھے اسے اتنی جلدی لاش پیش سے تیار دیکھ کر اماں نے اسے

گھورا کہاں تو وہ اک گھنٹہ لیتی تھی تیار ہونے میں اور کہاں اب وہ پندرہ منٹ میں پہنچ چکی تھی

"ہن آپ تو تیار بھی ہوئی ہنماں تو کہہ رہی تھیں کہ آپ ناراض ہن آپ نے نہیں جانا"

مریم نے اسے دیکھ کر طنز کرنا ضروری سمجھا

"بے فکر رہو میں منتہی کی طرف سے انوائٹڈ ہوں تملوگوں کی طرف سے نہیں جارہی"

مریم کے طنز کے جواب میں اس نے ادھر رکھنا مناسب نہ سمجھا

ہنی خالہ کے بچوں میں اسکی صرف اسفر بھائی سے تھوری بہت ہنی تھیں میں بھی زیادہ کمال انھی کا

Classic Urdu Material

تھا ورنہ مریم اور ارحم کے ساتھ تو اسے خدا واسطے کا بیر تھامریم اسکی مخالفت مول لے کر ارحم کا
ساتھ دیتی تھی

وہ اسفر بھائی کی طرف آگئی

"کیوں بھائی دولہا صاحب آپ کیوں نہیں جا رہے"

وہ نارمل ڈریسنگ میں تھے

اسکے سوال پر مسکرائے اس رستے طپھٹا انسان والوں سے زیادہ وہ خود خوش تھے

"تم لوگ جاو میں نے جا کر کیا کرنا ہے"

انکی سمائل بہت واضح تھی انخے خاندان کا وہ واحد بندہ تھا جسے مسکراتے دیکھ کر اسے آگ نہں لگتی

تھیورنہ مریم اور عمر کو دیکھ کر تو وہ ان

کی خوشی خراب کرنے کے مواقع پیدا کرتی تھی

"ٹھیک ہے ویسے اگر ان سے بت کرنی ہے تو ڈیل کر سکتے ہیں آپ میرے ساتھ"

Classic Urdu Material

آنکھیں سکیڑ کر مسکرا کے انھیں آفر کی

"نہیں بھائی ایسے شوق نہیں پالے ہوئے میں نے"

وہ اس جھانسنے میں آنے کو تیار نہیں تھے

ہاں جی آپ تو محض صلہ رحمی میں روز مجھے چھوڑنے چلے جاتے تھے پھپھو کے گھر اور ادھر بغیر وجہ "

" کے آدھا آدھا گھنٹہ بیٹھا کرتے تھے

اس نے انکی فری سروس کو انکے خلاف ہی یوز کیا

کس قدر احسان فراموش ہو تم عروہ ایکنتو میں اپنے بڑی شیڈیول سے ٹائم نکال کے تمہی لینے اور "

" چھوڑنے جانا تھا اور تم بجائے شکریہ کہنے کے مجھ پہ الزام لگا رہی ہو

وہ اپنا دفاع کر رہے تھے

"ہاں میرا تو بڑا احساس ہے آپ کو اور تو کہیں گھنٹہ گھنٹہ نہیں رکے آپ"

وہ ہار ماننے کے موڈ می ہرگز نہیں تھی

Classic Urdu Material

"آجاو عروہ بعد میں کر لینا باتیں"

خالہ امی نے اسے بلایا وہ بیت اچھی لگ رہی تھیں سب بیت اکسائڈ تھے وہ بھی اکسائڈ تھپتہ نہیں وہاں کیا حالات ہوتے

وہاں سے وہ سب گاڑیوں میں بھر کر پھپھو کی طرف پہنچے

وہاں سب سے پہلے باہر لان میں آکر پھپھا جی نے انھیں ویلکم کیا وہ دوحا میں ہوتے تھے وہاں انکا

کنسٹرکشن کا چھوٹا سا سیٹ اپ تھا اور آجکل وہ آئے ہوئے تھے

ان سے ملنے کے بعد وہ پھپھو سے ملے

منتہی اندر تھی اور ذیشان بھی آواز سن کر باہر آگیا تھابا اور تالیابو کے ساتھ گرم جوشی سے ملنے کے بعد وہ

اماں اور خالہ امی کی طرف متوجہ ہو گیا پھر مریم کے ساتھ گپ شپ لگانے لگا وہ سب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے

ہال کے دروازے کی طرف آرہے تھے

اصولا اسے مریم کے بعد عروہ سے ملنا چاہیے تھا مگر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ اسکے بجائے سنی کی

Classic Urdu Material

طرف مڑ گیا

"گھٹیا انسان دیکھو زرا اسے میں خوا مخواہ میں اکسانیتڈ ہو رہی تھی اور یہ دیکھو مجھے کیسے اگنور کر رہا ہے"

اس نے دکھ سے سوچا پھر فوراً انتقامی جذبے نے زور پکڑا اور وہ اسکے فری ہونے کا انتظار کیے بغیر اندر

منتہی کے پاس جانے کا اعلان کر چکی تھی

"اوکے پھپھو منتہی کدھر ہے میں اسکے پاس جا رہی ہوں"

"وہ شاید کچن میں ہے جاو اسکی ہیپ کرا دو"

"ارے آج بھی بے چاری کو کچن میں گھسلیا ہوا ہے"

"وہ خوشی سے کچن میں گھسی ہوئی ہے آج اسکا بھائی پاس آوٹ ہو کر آیا ہے اسکے لیے بڑا دن ہے"

نیشان اب اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

"ہونبرا معرکہ مار آئے پیٹھ سے پہلے تو کوئی آرمی سے پاس آوٹ ہوا ہی نہیں ہے"

وہ با آواز بلند بڑبڑاتی ہوئی اندر چلی گئی

Classic Urdu Material

"اگر یہ مجھے ایڈیٹوڈ دکھا سکتا ہے تو کیا میں نہیں دکھا سکتی"

وہ اپنی طرف سے حساب کتاب برابر کر کے گئی تھی

"ہاں جی منتہی بی بی آپکی تمام دعائیں قبول ہو ہی گئیں آج"

وہ کچن میں ہی ملی تھی اسے

"نا سلام نہ دعا عروہ بی بی میری کونسی دعائیں قبول ہو گئی ہیں؟؟"

وہ اسکے گلے ملتے ہوئے پیار سے بولی

"اب اتنی بچی بھی نہ بنو نورانی ہمارا لڑکا باغی کر دیا ہے وظیفے کر کر کے"

وہ اسے گھیر رہی تھی

"ہینپاگل ہو گئی ہو؟ میں نے کونسے وظیفے کیے ہیں"

وہ حیران ہو گئی تھی

ہاں ہاں پچھلے اتنے عرصے سے جو تم اتنی مذہبی ہوئی ہوئی ہو تو بے چارے لڑکے کی عقل مارنے کے "

Classic Urdu Material

لیے ہی ہوئے ہودہ ماں باپ کو پریشر رائز کر رہے ہیں شادی کریں شادی کریں میری یہ سب تمہارے انھی
"وظائف کا نتیجہ ہے"

وہ پلیٹ میں پڑا سلاڈ اپنے سامنے رکھ کر کترنے لگی

"ورنہ ہمارا لڑکا تو اتنا فرما بردار تھا"

اول یہ کہ تم میرا سلاڈ خراب نہ کرو دوسرا یہ کہ میں ایسے کسی لڑکے کو نہیں جانتی جو اپنے ماں باپ سے
"نافرماں ہو گیا ہے"

منتہی اسکے سامنے سے سلاڈ کی پلیٹ اٹھاتے ہوئے بولی

ہاں جی اب ہی تو وقت آیا ہے سسرال کو امپریس کرنے کا پھر اب ہماری وجہ سے تو آپکی چیزیں
"خراب ہی ہونی ہیں"

وہ اسے بخشنے کو تیار نہیں تھیزیشان بیت حاضر جواب اور شوخ مزاج تھا مگر منتہی کم بولنے والی اور بقول
اماں کے سگھر بچی تھی اور وہ اسی طرح اسے تنگ کرتی تھی مگر وہ اسکی باتوں پہ یا ہنستی رہتی یا پھر اسے
سمجھانے کی ناکام کوشش کرنا شروع کر دیتی لیکن عروہ اسکی

Classic Urdu Material

اس عادت کا بھرپور فائدہ اٹھاتی وہ جب بھی پھپھو کی طرف آتی اسکے لمبے فرمائشی پروگرام ہوتے اور عروہ اسکی بنائی ہوئی ہر چیز میں نقص نکالتی اور اسے مزید محنت کی تلقین کرتی جسے وہ خاموشی سے سن لیتی

"بچ بچ بے چارے اسفر بھائیوہ مرے جا رہے ہیں اور یہاں لڑکی جاننے سے ہی انکاری ہے"

وہ اب کھیر کے ڈونگے کی طرف متوجہ تھی

چلو ٹھیک ہے اگر تم نہیں جانتی تو ٹھیک ورنہ میرے پاس تمہارا لیے ایک میچ تھا اس بے چارے "

"لڑکے کا

زور "بے چارے" پہ تھا منتہی ایک دم اسکی طرف مڑ پھر سنبھل گئی

"تم اپنے پاس رکھو اور مجھے کسی کے میچ میں کوئی انٹرسٹ نہیں "

وہ دوبارہ اپنے کام میں لگن ہو گئی تھی پھر جب اسے کھیر کے ڈونگے میں چمچ چلاتے دیکھ کر وہ مڑی

" اور عروہ تم کیون آئی ہو ادھر یقیناً میری ہیلپ کرانے کے لیے تو ہیلپ کراؤ کام تو فی بڑھاو "

وہ کچھ نروس ہو رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسکی بات کا جواب دیتیزیشن وہاں نازل ہوا

Classic Urdu Material

"کتنا کام رہ گیا ہے بھائی جلدی کرو ملا بلا رہی ہیں تم لوگوں کو"

"ہاں بس ہو گیا ہے کام تم دیکھ لو زرا یہ جلفریزیمیں اسکے بارے میں ذرا شور نہیں ہوں"

وہ ذیشان کو بھی شامل کر رہی تھیں عروہ کو حیرت ہوئی وہ پتہ نہیں کیوں اتنی نروس ہو رہی تھیں لالکہ وہ اسکے ماموں کا خاندان تھا وہ بچپن سے انھی لوگوں کے ساتھ رہ رہی تھیں اور قریباً پچھلے ایک سال سے جانتی تھی کہ ماموں اسے اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں پھر بھی آج کے دن وہ نروس تھی

"ٹھیک ہے یہ ڈیر سسٹراب تم جاو اور جاکر سب کو ملو باقی کام عروہ سنبھال لے گیکیوں عروہ؟؟"

وہ ایک سرسری نظر تمام چیزوں پہ ڈالتا کرسی کھینچ کر بیٹھتا اس کا خیال جاننا چاہ رہا تھا

"سوری جینکا گھر ہے وہ دیکھیں اپنے کامیں تو ویسے بھی گیسٹ ہوں"

وہ مزے سے منہ بناتی اسکی طرف دیکھے بغیر بولی

"بری بات ہے لڑکی تمہارا گھر نہیں ہے یہ؟"

وہ اسکی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا

Classic Urdu Material

"جی نہیںمیں تو یہاں اسفر بھائی کی وجہ سے آئی ہوں ورنہ میرا کیا کام ہے یہاں؟؟"

وہ اسکی طدف دیکھ کر لاعلمی کا مظاہرہ کر رہی تھی

"تو اسکا مطلب ہے کہ اگر اسفر بھائی کہ وجہ نہ ہوتیتم یہاں نہ آتیں"

وہ اسکیطرف دیکھتے ہوئے مصنوعی خفگی سے بولا

"بلکل میں نے کیا کرنا تھا آکر میں اتنی فارغ تو نہیں ہوتی"

وہ ایسے ایکٹ کر رہی تھی جیسے اس سے زیادہ مصروف انسان پوری دنیا میں کوئی نہ ہو

"مطلب تمہیں میرے گھر آنے اور کمپین بننے کی کوئی خوشی نہیں ہے؟؟"

وہ حیرت بھری سنجیدگی سے بولا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ عروہ بی بی کو ایک دم ہوا کیا تھا

"نہیں خوشی ہے مگر ایسی بھی نہیں کہ میں دوڑی دوڑی چلی آتی"

وہ ایسے بولی جیسے کسی کونے کدرے سے تھوڑی بہت خوشی نکل آئی ہو

"اور ویسے بھی اور بھی بہت سے لوگ ہیں میرے پاس جن کے ساتھ ہونا زیادہ ضروری ہے میرے لئے"

Classic Urdu Material

وہ بالوں کی ایک لٹ انگلی پہ لپیٹ کر بولیوہ اس کو اپنی طرف سے ایٹیوڈ دکھا رہی تھی

اور وہ ایک دم قہقہہ لگا کر ہنسا

"او تو یہ بات ہے"

وہ مسلسل ہنس رہا تھا اور عروہ حُرّت سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیوں جاہلوں کی طرح ہنس رہے ہو تم؟؟"

ذیشان کے مسلسل ہنسنے سے اسے کوفت ہونے لگی

لوگوں کے کزن اور بھائی جب پاس آوٹ ہو کر آتے ہیں تو اتنے ڈیشنگ ہو جاتے ہیں اور وہ سب کو "

"اتنے فخر سے بتاتی ہیں کہ یہ ہمدلے ریلیوٹو ہیں اور ایک میرے کزن پہنچھے تو بتاتے ہوئے بھی شرم آئے

وہ بے ذاری بھری حسرت سے کہہ رہی تھی

"اچھا تو یہ دکھ ہے تمہیں نہیں سمجھا پتہ نہیں کیا ہوا ہے"

ویسے تو شاید وہ کچھ دیر اور ہنس لیتا مگر اب بات اس کے اپنے اوپر آگئی تھی تو ہنسی کو بھی بریک لگ گئے

Classic Urdu Material

کردی سے اٹھ کر اسکی برتن نکالنے میں ہیلپ کرنے لگا

انکے خاندان میں رواج تھا جب بھی کوئی دعوت ہوتی سب سے پہلے وقت پہ کھانا سرو کیا جاتا اور اسکے بعد

بڑوں اور بچوں کی علیحدہ علیحدہ محفل جمی تیا ابو کھانے کے معاملے میں وقت سے چند منٹ بھی آگے

تیجھے ہونا پسند نہ کرتے تھے اور وہ سب اگر ایک دفعہ بیٹھ جاتے تو انھیں اٹھانا مشکل ہو جاتا سی لیے کھانا پہلے

سرو کر دیا جاتا

ویسے اگر تم نے اپنی کسی خوبصورت دوست سے ملوانا ہے تو مجھے کل تک کا ٹائم دو میں اچھے سے ڈیننگ "

"پیننگ کرا لوں کسی سیلون سے پھر تم جس سے کہو گی میں بہترین طریقے سے ملوں گا

اسکی اکسائٹمنٹ پہ وہ سخت بے زار ہوئی

"شکل دیکھو تم اپنیسا لگتا ہے تندور پہ روٹیاں لگا لگا کر آئے ہو بڑے آئے میری دوستوں سے ملنے والے "

اس نے اپنا غصہ نکالا

پی-ایم-اے بھی ایک تندور ہی ہے ڈیر کزن جہاں جل جل کر انسان کنڈن بنتا ہے بلندیوں ایسے ہی تو "

"نہیں ملا کرتیں

Classic Urdu Material

وہ پھمکی سی مسکراہٹ سے کہیں لگا جیسے پتہ نہیں کن کن امتحانوں سے گزرا ہو

اور میں تو چلو کچھ کر کے آیا ہوں تو تندور والا لگ رہا ہوں تم گھر بیٹھی ہی کام کرنے والی ماسیوں کی "

طرح لگ رہی ہو تم میں اور چمکی میں ذرا فرق نہیں لگتا بلکہ اگر میں انصاف کے تقاضے پورے کر کے

"فیصلہ کروں تو چمکی تم سے کئی گنا بہتر ہے

وہ پر سوچ انداز و اطوار کے ساتھ اب اس پہ حملہ اور تھا

"ہاہاہنس ہنس کے پیٹ میں درد ہونے لگا ہے مجھے تمہارے اس مذاق پہ "

وہ برا منا گئی تھیں

ذیشان اسے چھیڑ کر اب مسکرا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ

اسے بھرپور توجہ چاہیے ہوتی ہے اور جب اسے توجہ نہ ملتی تو وہ اسی طرح کرتی تھی اکیڈمی میں بھی وہ اسے

ہر ہفتے اور اتوار کو باقاعدہ کال کرتا اور سارے جہاں کی تازہ خبروں سے آگاہ کرتی اور اگر وہ کبھی اسکی

ساری باتیں سنے بغیر فون بند کر دیتا تو وہ اگلے ہفتے اسکا فون نہ سنبھالے گا اور وہ خود فون کر رہی ہوتی

اور جب خوب اس بات پہ ہنستا تو فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتی

Classic Urdu Material

"یو نواٹھیں تو تم سے کانوں کی زکوت دینے کے لیے بات کر لیتی ہوں اور نہ تم اس قابل ہرگز نہیں ہو"

اور وہ جواب جاننے کے باوجود سوال کرتا

"اچھا جی؟ کیسی زکوت؟"

بھئی دیکھو نہ ہر مال دار آدمی پہ فرض ہے کہ اپنے مال کی زکوت دے اور میں بھی ایک مال دار "

"عورت ہوں

یہ کہتے ہوئے اسکی آواز میں ایک تفاخر آجاتا

تو میں بھی زکوت دیتی رہتی ہوں اور کانوں کی زکوت یہ ہے کہ بندہ کسی ایسے بندے کی بات سنے جسکی "

" بات سننے والا کوئی نہ ہو اور تمہاری تو ویسے ہی کوئی نہیں سنتا ہاہا

کہنے کے ساتھ ہی وہ ہنسی بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے تہقہمہ بھی لگاتی

"اور وہ صاحبہ میں شکر گزار ہوں مگر پلیز ایک بات تو کلئیر کر دیں"

وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا

Classic Urdu Material

"ہاں ہاں پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو"

شالانہ انداز میں آفر کی جاتی

"آپ میری کونسی بات سنتی ہیں؟ اسنسرے وقت میں؟"

وہ حیرت بھرے ادب سے سوال کرتا

"تو اور کس کی بات سنتی ہو تمہاری ہی سنتی ہوں نہ"

"او بچھا کمالے مجھے پتہ ہی نہیں کہ پیچھلے پندرہ منٹ سے میں بول رہا ہوں"

اسکی حیرت قائم رہتی

"اچھا چکو اگلی دفعہ میں بالکل نہیں بولوں گیتم کہو گے پھر بھی نہیں صرف تم بولنا"

"اوکے جی مہربانی آپکیاں احسان پہ"

اور اسی طرح کی فضول گفتگو کے بعد انکی کال کے ہوتی

Classic Urdu Material

شروع شروع میں اسکی ان کالز پہ سب دوست اسے مشکوک نظروں سے گھورتے اور اسکا مذاق اڑاتے مگر پھر ارحم کی گواہی دینے اور ایک دفعہ جب وہ تلیا ابو کے ساتھ ان سے ملنے گئی تھی اسے دیکھنے کے بعد انھیں یقین آیا کہ ویسا کچھ بھی نہیں اور وہ اسکی سسٹر کزن ہے

اب بھی وہ اپنا مذاق اڑائے جانے پہ بڑا منائے بغیر بولی

" پورے حیات خاندان میں مجھ سے زیادہ خوبصورت لڑکی کوئی نہیں "

گردن اکڑا کر فخر سے کہایہ اسکا پرانا دعویٰ تھا اور ذیشان نے ایک نظر اسے دیکھا تک نہیں اور فلک شگاف نعرہ لگایا

وہ جان کے بار بار خوبصورت کا لفظ دہرا رہا تھا

کیسی کیسی خوش فہمیاں پالی ہوئی ہیں تم نے میں تو سمجھا اب تم نکل آئی ہو گی ان خوش فہمیانوں " سے مگر کوئی نا

وہ مسلسل ہنس رہا تھا اور اشک آواز سن کر پھپھو بھی کچن میں آگئیں

"کیا ہو گیا ہے کیوں گلا پھاڑ رہے ہو تملوگ؟"

Classic Urdu Material

وہ شاید اسکے قہقہے کی آواز سن کر آئی تھیں

"میں تو نہیں آپکا بیٹا ہی پھاڑ رہا ہے"

وہ منہ بنا کے کہتی برتنوں کی طرف مڑ گئی

"میں آپکو بتاتا ہوں آج کی خبر"

وہ اب مزے سے خبر نشر کرنے کے موڈ میں تھا اور روکنا بے کار تھا

آپکی بھتیجی بھتیجی لگتا ہے بلکہ یہ انکی خوش فہمی ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی خاندان میں نہیں " ہے ہاں

وہ اب اسکے بالوں کی لٹ کھینچ کر اسے چڑا رہا تھا وہ نہیں مڑی

پتہ تو نے حیرت سے پہلے صاحبزادے اور پھر بھتیجی کو دیکھا

ہاں تو سہی کہہ رہی ہے ماشاء اللہ نظر نہ لگے میرے بھائیوں کی بچیاں ہے ہی بیت پیاری اور عروہ تو ماشاء اللہ "

"بچپن سے بیت پیاری ہے تمہارے بابا کہا کرتے تھے کہ یہ تو ننھی پری ہے بلکہ ہمدے گھر میں آ گئی ہے

Classic Urdu Material

پھہو نے بھی بھتیجی کی تعریف میں حد درجہ کھلے دل کا مظاہرہ کیا

"یعنی آپ کا پورا خاندان ہی خوش فہمیوں کا شکار ہوتا ہے"

وہ اب اپنی ماں کو چڑانے کے موڈ میں تھا

"خبردار جو میرے خاندان کے بارے بات کیاور پپ تمیارا باپ کہتا تھا میرے خاندان کا کوئی فرد نہیں"

انھوں نے فوراً خاندان کی ڈیفنس کی

او اچھا تو یہ بابا کہتے تھے وہ آپکا دل رکھنے کو کہہ دیتے ہوں گے ورنہ ہمارا تو اپنا خاندان حسن میں ہے "

"مثال ہے

اس نے فرزی کالر کھڑے کیے

عروسہ جو پھپھو کی بات پہ فخریہ مر کر اسے دیکھ رہی تھی فوراً جواب کے لیے پر تولے

عروہ نے اسکی بات کا جواب دینا ضروری خیال کیا

Classic Urdu Material

"ہاں ہاں کوئی شک نہیں کہ تم لوگ 'حسن' میں اپنی مثال آپ ہو"

وہ اب برتن ایک جگہ اکھٹے رکھ کر اسکی طرف مڑ پھپھو البتہ کھانے کی چیزیں دیکھ رہی تھیں آج انکا میکہ انکی اکلوتی بیٹی کے سسرال کی حیثیت سے آیا ہوا تھا خوشی کے ساتھ ساتھ نروس میں بھی تھی اسی لیے وہ صبح سے خود بھی کچن میں ہی تھیں

اب یہی دیکھ لو کہ چمکی تم لوگوں کے ساتھ بیٹھی تم لوگوں کی ہاء بہن لگتی ہے یاد ہے نا تمہیں جب "دلدار ماموں پہلی دفعہ آئے تھے تو وہ تمہیں اور چمکی کو بہن بھائی سمجھے تھے بھئی زیادہ ٹائم تو نہیں ہوا "ابھی پانچ چھ سال پہلے ہی کی بات ہے

وہ اسکے پرانے زخموں کو ادھیڑ رہی تھیں جب لہرواہ سے دلدار ماموں ان دونوں کو آپس میں بحث کرتے دیکھ کر انھیں بہن بھائی سمجھ کے پھپھو کو شکایت لگا گئے تھے اصل میں چمکی پچھلے دس سالوں سے انھی لوگوں کے ساتھ تھی اور ذیشان کی شروع میں آ سے نہیں بنتی تھی اسکی ماں نے جب دوسری شادی کی تو اسکا دوسرا شوہر نشئی تھا جو روز اپنی بیوی کے ساتھ ساتھ سوتیلی بیٹی کو بھی مانتا تھا مچھی کے ساتھ اس طرح ظلم ہوتا دیکھ کر پھپھو نے اسے اپنے ساتھ ہی رکھ لیا شروع میں وہ انکے اپنے بچوں کے ساتھ ہی

Classic Urdu Material

سکول جاتی تھیں مگر پھر بیس نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکول میں نہ چل سکی اور سکول چھوڑ دیا اسی وجہ سے
منتہی اور ذیشان اس کے ساتھ بہت اُچھے تھے اور وہ اسکو بہنوں کی طرح ہی ڈیل کرتے مگر اسفر بھائی اور عروہ
بوقت ضرورت اس بات کا مذاق اڑا لیتے

آج بھی وہ اسی پوائنٹ کو یوز کر رہی تھی وہ جانتی تھی وہ اس بات پہ اپنا ڈیفنس نہیں کریگا کیونکہ اب وہ
اس بات کا برا نہیں مانتا تھا

"بے شک اگر تم جتنی محنت وہ بھی کرے تو دس پندرہ پرسنٹ زیادہ ہی خوبصورت لگے گی وہ تم سے"

وہ توقع کے عین مطابق اس پہ جوابی وار کرتا پھپھو کے بلانے پر باہر جا رہا تھا

اگلے پندرہ منٹ میں منتہی اور عروہ نے مل کر میز پہ کھانا لگایا کھانا کھاتے ہوئے معمول کے مطابق
ہاموشی ہی رہی صرف عروہ نے اسفر بھائی کو ڈیل سیٹ کرنے کے لیے لاسٹ افر کا ایک میسج کیا اب وہ
انکے میسج کا انتظار کر رہی تھی

کھانے کے بعد سب ڈرائنگ روم میں آگئے آج خصوصی ایجنڈے کی وجہ سے سب وہیں جمع تھے

فارمل مبارک باد کے بعد رحم اور ذیشان کو ٹریٹ دینے کے لیے شنواری کے وینیو پہ کنوینس کیا گیا جس

Classic Urdu Material

پہ ارحم نے تو کوئی خاص اعتراض کیے بغیر حامی بھر لی مگر ذیشان پہلے ٹریٹ لینے کے موقف پی جما رہا مگر

پھر سنی، مریم اور عروہ کے مشترکہ اسرار اور منہء کے کہنے پی وہ بل آخر ماں گیا

کچھ دیر کے بعد تلیا ابو نے باقاعدہ رشتہ مانگا جسکا لب لباب یہ تھا

کہ اللہ تعالیٰ نے بہن بھائیوں جیسا خوبصورت اور محبت بھرا رشتہ بنا کر انسان کی زندگی آسان بنا دی " ہے اور بڑھاپے تک پہنچ کر بھی انسان اپنے بہن بھائیوں کی موجودگی اور عدم موجودگی کو بہت محسوس کرتا ہے مگر آج کل کے اس تیز دور میں جبکہ رشتوں میں دوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو بہترین بات یہ ہے کہ انسان اپنی اولاد کے ذریعے ان درویش کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور ہماری خوش قسمتی سے ہمارا دین بھی اس معاملے میں اسی بات کی ہدایت کرتا ہے تو ان حالات میں اگر اولاد کی بھی اسی مین رضامندی ہو تو اسکا "مطلب ہے کہ اللہ کا آپ پہ خصوصی کرم ہے

"اور یہ کہ ہم اپنے نور چشم اسفر حیات خان کے لئے آپکی دختر نیک اختر کا مبارک ہاتھ ملگتے ہیں"

ایک کونے می بیٹھی عروہ کے ہاتھ مسلسل ٹائپنگ کر رہے تھے وہ اس محفل کی روداد اسفر بھائی تک پہنچا کر گویا انھیں مجبور کر رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ڈیل کریں

Classic Urdu Material

اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی جب ساتویں منت میں اسے اسفر حیات خان کا میسج موصول ہوا کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے

اس نے فاتحانہ نظروں سے موبائل کو دیکھا اور سائلینٹ پہ لگا کر اپنے قریب رکھ دیا

اسے اپنی چال کے کامیاب ہونے کی خوشی کے ساتھ ساتھ اسفر بھائی کی بے قراری پی حیرت حیرت ہوئی تھی جواب جاننے کے باوجود وہ جواب پوچھ رہے تھے

ادھر پھوپھا جی نے رشتہ منظور کر لیا اور ذیشان انھی کی لائی گئی مٹھائی مٹھائی ٹوکری اٹھا لایا سب سے پہلے تلیا لو نے ہی با آواز بلند اس رشتے کے دونوں خاندانوں کے لیے مبارک ثابت ہونے کی دعا کرائی اسکے بعد مٹھائی پیش کی گئی یہ ذمہ داری مریم نے بخوشی پوری کیا اور اسکے بعد محفلیں علیحدہ علیحدہ ہو گئیں وہ منتہی کے کمرے میں پہنچی ہی تھی جب آنے اسفر بھائی کا

"کیا بنا؟؟؟"

کا میسج دیکھا اور با آواز بلند تہقہہ لگایا

Classic Urdu Material

"کیا ہوا ہے کوئی لطیفہ پڑھ لیا ہے؟؟"

منتہی نے اس کے ہنسنے کی وجہ دریافت کی

لطیفہ ہی سمجھو تمہارا ہونے والا مجازی خدا مجھ سے دریافت کر رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور میں اسے "

" کہنے لگی ہوں کہ انکار ہو گیا ہے

دوسری طرف اس نے اسے بھی میسج کیا

"کس کا کیا بنا؟"

فورا ریتلے آیا

"ہاں ہو گئی تو آجاؤ اب تم لوگ اتنی دیر ہو چکی ہے"

وہ بھی کہاں ہار ماننے والی تھی

"آ رہے ہیں ہم لوگ اور ابھی ہاں نہیں ہوئی اٹکل نے وقت مانگا ہے"

اس نے اسی منٹ میں جواب دیا

Classic Urdu Material

"اب کس بات کا وقت مانگا ہے"

وہ شاید حیران ہوئے تھے

ہو نمیں کیوں بتاتی پھروں خواخواہ میں ابھی تھوڑی دیر تک گھر آکر بتا دے گا بتایا اب اور نہ بھی بتایا تو "

"آپ خود پوچھ لینا

اس نے اپنی اہمیت سمجھانے کی کوشش کی

وہ جانتی تھی اس وقت وہ اس بارے میں کسی اور سے بات نہیں کریں گے آفٹر آل انھوں نے اپنا مذاق

تو نہیں بنواتا تھا بعد میں اس لیے اس وقت انکے لیے بہترین سوریس وہ ہو سکتی تھی

"عروہ ڈئیر بعد میں مجھی سے کام ہوں گے آپکو اس لیے بہن بنو ڈین نہیں"

انھوں نے بھی کوشش سی کری

مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور پانچ منٹ بعد انکا ڈیل کے لیے میسج آ گیا

Classic Urdu Material

اور اس وقت اسے یقین آگیا کہ یہ جو کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ مرد بے صبر ہے تو بالکل ٹھیک لکھا ہوتا ہے

"ہر کام میں ڈیل اچھی نہیں ہوتی مگر خیر بنا لیا چاہتی ہو"

وہ انکا میسج پڑھ کر فخریہ مسکرائی

مستری خو ابھی ابھی کپڑے بدل کر آئی تھی اسے ابھی تک موبائل سے چپکا دیکھ کر بے زار ہوئی

"چھوڑ دو اب اسکی جان عروہ"

چھوڑ دیتی ہوں پہلے تم ایک سیلفی تو لو میرے ساتھ

منتہی بھی آج خوش تھی سو فوراً مان گئی

ایک سیلفی لے کر اس نے اسفر بھائی کو بھیجی تو فوراً جواب آیا

"اس میں تو صرف تم ہی نظر آرہی ہو"

Classic Urdu Material

وہ خوش ہوئی

آپکا مطلوبہ چہرہ تب نظر آئے گا جب آپ اللہ کو خاطر ناظر جان کر کھاڑی کا ایک جوڑا مجھے دلانے کا "

"وعدہ کری گے

وہ مان بھی گئے

"اوکے"

"اوکے نہیں وعدہ کریں"

وہ پکا کام چاہتی تھی

"اوکے وعدہ"

زرناب علی

ہونگڑ

پھر اس نے نسبتاً واضح تصویر بھیجی

"کیا بات ہوئی ہے یہ کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟"

Classic Urdu Material

وہ شاید جانتے تھے کہ وہ کون سے کپڑے پہن رہی ہے

"اوو خیر اسکے لیے آپکو میرے لیے ٹیوٹر اریخ کرنا پڑے گا"

وہ ذرا اور پھیلی تھی

"عروہ کپڑوں تک ٹھیک ہے اب بات بناو"

وہ ناراض ہوئے تھے شاید مگر عروہ بھی ڈھیٹ اعظم تھی

"مرضی ہے آپکی"

اتنے مین باقی سب لوگ بھی وہن آگئے تھے

"اوکے ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا وعدہ نہیں کرتا اب سیدھی طرح بات بناو"

وہ بھی جانتی تھیں کہ ماں کبھی نہیں مانیں گی ٹیوشن کے لیے اسی لیے اسفر بھائی بھی کوشش کی خامی بھر

رہے تھے ماں میل ٹیوٹر ٹیوٹا پڑھنے کے لیے رضامند نہیں تھیں اور فی میل ہوم ٹیوٹر ملتی نہ تھی

Classic Urdu Material

لیکن انھوں نے خامی بھر لی تھی اسی لیے اسے انھیں بتانے کا فیصلہ کر لیا

اماں نے ٹیوشن کے لیے ماننا تو تھا کوئی نہیمنگر اسفر بھائی نے کوشش کی خامی بھر لی تھی یہ بھی بہت تھا

ٹھیک ہے اگر آپ خامی بھرتے ہیئتو میں آپکے علم میں اضافہ کرتی چلوں کہ فنکشن ختم ہو گیا ہے اس " لیے منتهی بی بی نے کپڑے چھیج کر لیے پناور آپ میرے سامنے تو بڑے معصوم بن رہے تھے کہ کچھ "فرق نہیں پڑتا آپکو اور ادھر خبریں یہ بھی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ ڈریس کونسا پہن رہی ہے

انھیں میج کر کے اس نے سیل فون آف کر دیا جتنا کام کیا تھا انھوں نے اس کے جواب میں اتنی ہی انفارمیشن دی جا سکتی تھی

پھر وہ باقی سب کی طرف متوجہ ہوئی

"کیا نا منتهی آپنی؟ ابھی شادی بھی کر دیتے خوا مخواہ میں ایک سال ڈال دیا"

Classic Urdu Material

مریم کو شاید دکھ ہوا تھا شادی کے ڈیلے ہونے کا

"ہاں تو لچھا ہے ناس طرح ماما کیلی ہو جائیں گی ناگلے سال ساتھ ہی ذیشان کی بھی شادی کر دیں گے"

منتہی نے اسے سمجھانے کی کوشش کیذیشان اور ارحم سامنے والے صوفہ پہ بیٹھے تھے جبکہ عروہ بیڈ پہ نیم دراز تھیںسی حسب عادت اپنے موبائل میں گم تھا اسی لیے ان سب سے ذرا دور نیچے کارپٹ پہ ہی بیٹھ گیا

"تو اس کے لیے اتنا لمبا ٹائم لینے کو کیا ضرورت تھی"

مریم بہت اکسائڈ تھی اسی لیے اسکا دکھ کم نہیں ہو رہا تھا

اس سے پہلے کہ منتہی جواب دیتیروہ نے اعلان کیا

Classic Urdu Material

بلکل مریم صبح کہہ رہی ہے اتنا ٹائم لینے کی کیا ضرورت ہے بس تیاری ہی تو کرنی ہے وہ تو ایسے ہو جائے گی

اس نے ساتھ ہی چٹکی بھی بجائی
"لڑکی بھی تو ڈھونڈنی ہے ایک سال تو لڑکی ڈھونڈنے میں ہی لگ جائے گا"

منتہی نے سب سے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانی چاہی

"لو بھلا یہ تو مسئلہ ہی کوئی نہیں لڑکی تو تمہارے بھائی بے ڈھونڈ رکھی ہے بلکہ گھر میں موجود ہے"

عروہ کے اعلان پہ باقی سب تو خیر حیران ہوئے ہی تھے مگر سنی نے بھی حیرت سے موبائل گود میں رکھ

Classic Urdu Material

کر بہن اور پھر ذیشان کی طرف دیکھا

"سیرُ سلی؟"

سب سے پہلے سنی ہی بولا

ذیشان سمیت باقی سب حیرت سے عروہ کو دیکھ رہے تھے

"ہاں نا تم لوگوں کو نہیں پتہ؟"

وہ بھی سسپنس کری لیٹ کر رہی تھی

"تم بتا دو"

زرناب علی

ارحم نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ لیا

"لو بھلا میں تو سمجھی کہ تم لوگوں کو پتہ کو گا"

Classic Urdu Material

اس نے شرارت سے ذیشان کا دیکھا

"تو جناب عالی محترم ذیشان صاحب نے اپنی شادی کے لیے محترمہ چمکی صاحبہ کو پسند کیا ہے"

اب وہ ایک لمحے کو رکپھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بولتا وہ خود ہی بول اٹھی

"اور اور اور اگر کسی کو اعتراض ہوا تو ایک سیکنڈ چوائس بھی ہے کیوں ذیشان؟؟؟"

اب اس نے ڈائریکٹلی اسے بھی گھسیٹا

اور وہ جو کچھ لمحے پہلے تھوڑا گڑبڑایا تھا کہ پتہ نہیں کیا فضول بات کرے گی وہ فوراً پرسکون ہوا

"ذیشان؟؟؟"

Classic Urdu Material

ارحم نے ہنستے ہوئے یقین دہانی چاہنا اور وہ جو اب چنگاری پھینک چکی تھیمزے سے سنی کا موبائل کھینچ کر
چیک کرنے لگی

تو سنی کو بھی مجبوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہونا پڑا

"واہ فیشن بھائی آپ تو چھپے رستم نکلے"

وہ دایاں ہاتھ اوپر اٹھا کر اسے داؤ دے رہا تھا

"لچھا یہ تو بتاؤ کی سیکنڈ چوائس کیا ہے"

ارحم نے اسکی توجہ دوبارہ بات کے دوسرے حصے کی طرف کرائی

"بھائی جب باقی ساری انفلیمیشن عروہ دے رہی ہے تو یہ بھی اسی سے پوچھ لو"

وہ مزے سے صوفہ پہ نیم دراز ہو گیا تھا بھی ویسے بھی یہ لمبا پروگرام ہونے والا تھا

Classic Urdu Material

"اچھا بھائی تم ہی بتا دو"

مریم کو بھی انٹرسٹ ہوا تھا اسی لیے عروہ سے پوچھنے لگی

ہے کوئی حسن کی دیویمگر میں یہ اب پھپھو کے سامنے ہی بتاؤں گیکہ کون ہے وہ حسن کی دیوی جسے "

"اگلے اکلوتے صاحبزادے نے اگلے لیے پسند کیا ہے

وہ کسی ٹی وی انانسر کی طرح خبر دینے کے لیے سیدھی ہو کر بیٹھی

"ہاں ہاں بتاؤ تمناگر تم میرا کام کرو گی تو بدلے میں میں بھی تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا"

ررناب علی

"کیسی آسانی؟"

ذیشان کی آفر کے جواب میں سب سے پہلے ارجم بولا تھا

Classic Urdu Material

وہ جو اندر سے تھوڑی نروس ہوئی تھیمگر بظاہر کانفیڈنس سے بیٹھی رہی

"ہاں ہاں ضرور مگر پہلے میں تو تمہارا کام سیٹ کرا دوں؟"

"نہیں نہیں تمہارا کام بھی سیٹ ہونا چاہیے میرے ساتھ"

ذیشان اب سب کی تپوں کا رخ اسکی طرف موڑ رہا تھا

"اسکا کون سا کام ہے؟"

منتہی نے پہلی دفعہ انکی اس فضول بحث میں حصہ لیا

اور ڈرامہ آرٹ کا تو وہ بھی ماہر تھا

بھئی آپ لوگوں ک نہیں پتہ کہ عروہ کو ایک بڑا سیکرٹ قسم کا کرش ہے اب یہ بے چاری لڑکی ہے "

"خود سے تو کہہ نہیں سکتی

Classic Urdu Material

اب وہ بھی سیم اسی کے انداز میں سب ک دیکھ رہا تھا

"تو اب میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں بھی اسکی مدد کروں عروہ ڈئیر پریشان نہ ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں"

اب وہ اسے تسلی بھی دے رہا تھا

مگر وہ ایک چیز میں ماہر تھیکم از کم اس بات کی اسے کوئے نہیں ہرا سکتا تھانیشن بھی نہیں

اسے پتہ تھا کہ کسی غیر پسندیدہ سچویشن سے کیسے نکلنا ہے

ہالیر لیکن لیٹ ہو گئے ہو تمب مجھے فواد خان پہ کوئی کرش نہیں رہا آج کل ایک اور بڑا زبردست لڑکا "

"آ رہا ہے ٹی وی پہ آج کل میں اسے فالو کر رہی ہوں

Classic Urdu Material

اب وہ بڑے جوش سے اس نئے ایکٹر کے کارناموں اور ٹیلنٹ کے بارے میں بتا رہی تھی

اور پھر وہ محفل اسی فضول ٹالپک پہ بحث کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوئی

رات گئے گھر آئے تو اسفر بھائی اپنے کچن میں اسے ملے وہ خالہ امی کو پانی دینے کے لیے کچن میں گئی

اور وہ وہاں موجود تھے

مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتے وہ پانی والی بوتل لے کر فوراً باہر آگئی

زیناب علی

مگر صبح ناشتے کے بعد وہ اسے مل گئے

"کلج نہیں جانا تم نے؟؟"

وہ شاید سے ڈراپ کرنے کی آفر کرنے والے تھے

Classic Urdu Material

"نہیں شلینگ پہ جانا ہے لیکن شام کو آپ وعدہ یاد ہے نا؟؟"

اسے ہنی فکر تھی

"ہاں ہاں یاد ہے تم تیار رہنا لے چلوں گا"

انھوں نے یقین دہانی کرائی

"سب نے جانا ہے خالہ امی اور سلمیٰ باجی نے بھی"

اس نے ہنی پریشانی کا اظہار کیا ان لوگوں کے ساتھ شلینگ نے جا کر بالکل مزہ نہیں آتا تھا

"کیوں سلمیٰ واپس نہیں جا رہی؟"

سلمیٰ باجی ایک دن سے زیادہ نہیں رکتیں تھیں

"نہیں اب نکاح کے بعد ہی جائیں گی"

"کس کا نکاح؟؟،"

Classic Urdu Material

انھوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"آپ کا اور کس کا؟"

وہ بھی کافی بے زاری سے بولی

وہ جو پہلے حیران اور پھر خوش ہوئے تھے

مڑ کر اسکی طرف آئے اور غصے سے اسے ڈیٹا

"اور تم نے رات کو نہیں بتلایا مجھے "

"ہاں تو آپ نے بھی میری ٹیوشن کا انتظام نہیں کیا نا"

اس نے خفگی سے کہا اسکی تیاری نہیں تھی اور ایگزامز کی تیاری کے لیے اسے کسی کی ہیلپ کی ضرورت تھی

یاد پتہ تو ہے کہ تمہاری اماں نہیں مانیں گی اور ویسے بھی آجکل رحم اور ذیشان گھر ہی ہینان سے ہیلپ "

"لے لو"

Classic Urdu Material

وہ خوشی سے حل بنا رہے تھے

جب انسان خوش ہو تو مسائل مسائل نہیں لگتے بلکہ انکے ایک سو ایک حل سامنے نظر آنے لگتے ہیں

ہاں وہ تو پڑھا ہی نہ دیں مجھے ویسے وہ تو کچھ دنوں کے لیے آئے بینمیں نے تو ساری پریپریشن کرنی "

"ہے ابھی

اسکو پیپرز کے قریب اسی طرح پریشانیں گھیرے رکھتی تھیں اور باقی سارہ سال وہ خوش رہتے بغیر کسی فکر کے

اور اب اسے نکاح کی تیاریوں کی فکر بھی گھیرے ہوئے تھی اتنی جلدی کمنگ فرائڈے کو وہ سب کچھ کیسے

میخ کرے گی؟؟

Classic Urdu Material

اسفر بھائی تو اپنی خوشی میں اسے ان دونوں سے مدد لینے کا مشورہ دے کر چلے گئے مگر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کس سے ہیلپ کا کہہ ارحم سے ہیلپ کا کہنے کی صورت میں جو انا مجروح ہوتی وہ انگاور جو پورے گھر والوں نے اسے نالائق کے طعنے دیئے تھے وہ الگ

اور ذیشان کے گھر روز اسے لے کر کوئی نہ جانا

"اوپر سے نکاح بھی رکھ لیا ہے انھوں نے اس میں بھی سادہ خاندان آئے گا تیری بھی تو کرنی پڑے گی"

پہپہز کی تیری گئی بھاڑ میں سادہ دن اس نے یہ سوچنے میں لگایا کہ پہننے گی کیا

اور شام کو بازار جانے سے پہلے عادت کے مطابق خالہ امی نے انھیں گھر سے نکلنے سے پہلے ہٹھا کر پوچھا کہ انھوں نے لینا کیا ہے

"اتنی جلدی میں کوئی بنا کر تو دے گا نہ ہینریڈی ٹو وئیر ہی لینے پڑیں گے"

Classic Urdu Material

سلمیٰ باجی نے ہنی رائے دی

ہاں میں تو سوچ رہی ہوں میں اور تمہاری اماں تو کوئی سادہ سا جوڑا لیتے ہیں"

"اور تم بتاؤ سلمیٰ تم کیا لو گی؟

وہ خود سب کو نکاح کے لیے کپڑے لے کر دے ہئے تھیں باقی سب باتوں کے ساتھ ساتھ انکے اس بات کا بھی رواج تھا کہ کسی بھی خوشی کے موقع پر ایک دوسرے کو اسی طرح چھوٹے چھوٹے تحائف دیے جاتے

ان پہ کسی کا کیا ہی خرچ ہونا تھا مگر یوں سنت رسول بھی پوری ہو جاتی اور خاندان کے سب لوگوں کو ہنی خوشیوں میں بہتر طریقے سے شریک کر لیا جاتا

یہی چھوٹی چھوٹی ہائیں خاندانوں کو اک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنتی ہیں اور صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت بھی پیدا ہوتی ہے

Classic Urdu Material

میں تو سوچ رہی ہوں کہ منتهی تو جائے گی نہیں تو اس کے لیے کوئی شرارہ یا ملکہ کام والا لہنگا ہی لے آئیں "

"گے کیوں خالہ امی؟"

سلمیٰ باجی خود سے زیادہ منتهی کی فکر تھی

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم منتهی تو نہیں جائے گی اسکی ماں بھی کہہ رہی تھی کہ آپ لوگ اپنے ارمان "

"پورے کرنا اور خود ہی لے آئیں شادی جب وہ گی تو وہ بھی چلی جایا کرے گی

خالہ امی بھی کچھ پریشان ہی تھیں پہلے بیٹے کی شادی پہ مائیں اسی طرح پریشان ہوتی ہیں کہ خداخواستہ کوئی کمی

ہی نہ رہ جائے اور بار بار ایک ہی چیز کے بارے میں پریشان ہوتی رہتی ہیں وقت یہ کہ شادی ہو کر گزر نہ

جائے

"تو پھر کیا سوچا ہے آپ نے؟"

سلمیٰ انھیں کلئیر کرنا چاہتیں تھیں

Classic Urdu Material

میں نے اور تمہاری ماں نے تو یہی سوچا ہے کہ گلابی رنگ کا شرارہ کر لیتے ہیں اور اسفر کے لیے مچنگ "

"میں ویز کوٹ لے لیں گے کپڑے تو وہ سفید ہی پہنے گا

وہ ڈیسائیڈ کر لینے کے باوجود متفکر تھیں

"ہاں تو اسفر سے پوچھ لیں نا"

سلمیٰ باجی کے مشورے کے جواب میں خالہ امی سے پہلے عروہ بولی

"انہیں ساتھ ہی لے جلتے ہیں پھر جو پسند آیا لے لیں گے"

زرناب علی

"وہ چلے گا ساتھ؟"

سلمیٰ کو اسفر کے ساتھ جانے کے لیے ماننے کا یقین نہیں تھا

"ہاں کیوں نہیں جائیں گے انکا پہلا اور اکلوتا نکاح ہونے والا ہے ضرور جائیں گے یہ مجھ پہ چھوڑ دیں"

Classic Urdu Material

وہ جوش سے بولی

ہاں صبح ہے ارحم کے لیے میں نے سوچا ہے کہ آسمانی رنگ کا لائٹر شیڈ لوں گی بہت سوٹ کرتا ہو اس " "پراور سنی گرے کا کہہ رہا ہے اب باقی تم لوگوں کا مسئلہ ہے

خالہ امی تمام ہوم ورک کر چکی تھیں

" میں تو انڈین سٹائل میں فراک لوں گی "

زرناب علی

مریم نے اپنا اعلان کیا

"میں بھی سوچ رہی ہوں فراک ہی بنواؤں"

Classic Urdu Material

سہمی بھی اسی پہ اتفاق رکھتی تھیں

"تمہارے کیا ارادے ہینتم نے تو پورا بازار گھمنا ہو گا؟؟"

انھوں نے ابھی تک خاموش بیٹھی عروہ کو مخاطب کیا

"میں نے سوچا نہی ابھی تلوہاں جا کر ڈیسائیڈ کروں گی"

اسنے بھی شان بے نیازی سے کہا

سب کو پتہ تھا کہ اسے آسانی سے کچھ پسند نہیں آئے گا

پھر سب کے تیار ہونے تک وہی اسفر کو اپنے کمرے سے نکال کر لائی

ارحم تلیا با کے ساتھ انکے کسی دوست کے گھر گیا ہوا تھلایا با بے انتہا خوش تھے اور اسے ساتھ لیے لیے

Classic Urdu Material

پھرتے تھے

عصر کے بعد وہ لوگ بازار پہنچے اور پھر سب سے پہلے مشکل ترین مرحلہ سر کیا گیا یعنی دہا دہن کے کپڑے پسند کیے گئے وہیں انھیں پھپھو اور ذیشان بھی مل گئے

اور پھر تو انھیں رات کے آٹھ وہیں بچ گئے مگر تب بھی عروہ کو کچھ پسند نہ آیا

"تم بھی مریم اور سلمیٰ جیسی فراک ہی لے لو بہت سبجے گی تم پہاڑ بھی کچھ پسند نہیں آیا تمہیں"

زیناب علی

پھپھو نے تنگ کر کہا

"ہرگز نہیں میں نے سوچا ہوا ہے کہ گھیر دار پٹھانی شلوار کے ساتھ شارٹ شرٹ بنواؤں گی"

وہ تڑپ کر بولی

Classic Urdu Material

اب دو دن میں کون بنا کے دے گا تمہیں ٹھیک ہے بعد میں بنوا لینا فلحال جو اسفر بھائی نے لے کر دیا "

"ہے جوڑا وہی پہن لینا

سلمیٰ کا بیٹا گھر تھا وہ اسی لیے جھنجھلا رہی تھی

"ہرگز نہیں"

وہ اپنی جگہ سے ایک انچ ملنے کو تیار نہ تھی

"ٹھیک ہے پھر ہم تو جو رہے یتیم لے کے سارا میٹیریل تو اسفر بھائی کے ساتھ جاکر رہے او ٹیلر کو"

سلمیٰ نے آخری حل پیش کیا

مگر اسفر نے فوری انکار کر دیا

"نہیں مجھ نے ملنے ایک دوست گھر آیا بیٹھا ہے ذیشان کے ساتھ چلی جاو"

انھوں نے اپنی جان چھڑائی

Classic Urdu Material

"ہاں ٹھیک ہے پھر ہماری طرف ہی آجانا"

اس سے پہلے کہ ذیشان بھی کوئی بہانہ مارتا پھپھو نے بات یہ ختم کر ڈالی

اس نے خالہ امی کی طرف دیکھا اجازت لینا بھی تو ضروری تھا

"ٹھیک ہے مگر جلدی واپس آ جانا"

انہوں نے اجازت دے بھی دیکھا لاکھ اگر اماں ہوتیں تو کبھی اجازت نہ دیتیں

اب سب کو رخصت کر کے وہ نئے سرے سے بازار میں گھسے تو ذیشان بتا سے نتیجہ کی

تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے اگر تم اس ٹائم میں شاپنگ کمپلیٹ نہ کر سکیں تو میں تمہیں یہیں " "چھوڑ جاؤں گا

مگر وہ بھی کہاں اتنی آسانی سے ڈرنے والی تھیجانتی تھی نہیں جا سکتا اس طرح چھوڑ کر

Classic Urdu Material

"ہاں تو چلے جانا میں نے کونسا گھر کا راستہ نہیں دیکھا یہ کسی اور کو دھمکی لگانا"

اور وہ اپنی مطلوبہ شاپ میں گھس گئی ایک گھنٹہ لگا انھیں مطلوبہ سامان دیتے اور پھر ٹیلر کو ڈرا دھمکا کر زبردستی کپڑے دیتے ہوئے اسکی شاپ سے باہر آکر وہ اس پہ غصے ہوا

جس جاہلیت سے تم اس پہ رعب جھاڑ رہی تھیں اگر اسے ماموں لوگوں کا لحاظ نہ ہوتا تو تمہیں ہنی "

"دکان سے باہر پھینکتا

"تم جو ریکوسٹیں کر رہے تھے اگر میں بھی کرنے لگتی تو وہ ہمیں آسانی سے ترخا جاتا"

وہ مزے سے بولپھر اسکی طرف مڑی

"مائی ڈئیر بے وقوف کزن مے رعب نہیں جھاڑی تھیں تو گڈ کپ، بیڈ کپ کھیل رہی تھی"

اس نے داد طلب نظروں سے اسے دیکھا مگر اسکے تاثرات ویسے ہی سخت رہے

Classic Urdu Material

اور اتنی سمارٹنس دکھاتے ہوئے آپ بھول جاتی ہیں کہ آپ ایک لڑکی ہیں اور یہ آدھا شہر آپکو آپکے گھر "

"والوں کی وجہ سے جانتا ہے

وہ پیسک اخلاقیات کے معاملے میں اسی طرح سخت ہو جاتا تھا مگر اس نے زیادہ سنجیدگی سے نہ لیا

"سو واٹ؟"

پھر گاڑی میں بیٹھ کر وہی پے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بات اس سے کرے جو بہت ٹائم سے اسکے ذہن

میں تھی

اسکے لیے اس نے مناسب الفاظ سوچے اور اسے پکارا

"نیشن"

Classic Urdu Material

"ہوں؟؟؟"

اس نے ایک نظر ٹریفک سے بیٹا کر اسے دیکھا

وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھی تھیالہ جانے اب کیا کہنے والی تھی

وہ جو اس کے ایک دم اتنی سنجیدگی سے بولنے پہ حیران ہوا تھا ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں دوبارہ ٹریفک کی طرف موڑیں

"ہونبولو"

وہ اصل میں شادی مطلب نکاح سر ہے اور فرائڈے سے میرے پری یونی بھی سے سٹارٹ ہو رہے ہیںاور "میری بالکل تیاری نہیں ہے"

وہ نہایت سنجیدگی سے تمہید باندھ کر بولی تو ایک لمحے کے لیے وہ حیران ہوا

Classic Urdu Material

"تو تمہارا نکاح تو نہیں ہے نہتم کرو پریپریشن"

وہ سرسری انداز میں بولا

"ہاں پتہ ہے مجھے مگر میری ذرا پریپریشن نہیں ہے اور اماں ٹیوشن بھی نہیں رکھ کر دے رہیں"

لہجے کو اچھا خاصہ متفکر اور غمگین بنایا

"تو؟؟؟"

وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں پایا

"تو یہ کہ اسفر بھائی کہہ رہے ہیں کہ تم سے ہیپ لے لو ننگر"

بات نا مکمل چھوڑی

Classic Urdu Material

"تو؟"

پھر یک لفظی جواب آیا

"تو یہ کہ تم کہاں اتنے قابل ہو کہ پڑھا سکو ویسے بھی میرے سائنسز سبکیٹس ہیں"

اسے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا

"تو بی بی میں بھی وہاں انجینئرنگ کر کے آیا ہوں کوئی خطاطی کا کورس تو نہیں کر لیا انھوں نے"

وہ برا منا گیا تھا

"او ہو تم تو برا ہء منا گئے ہو میرا یہ مطلب نہیں تھا"

وہ اسے بے وقوف گردانتے ہوئے بولی

"تو کیا مطلب ہے آپ کا؟؟"

Classic Urdu Material

گاڑی کو گھر والی ذیلی سڑک کے طرف تیزی سے موڑتے ہوئے پوچھا

اسے اچھا خاصہ جھٹکا لگا کر فحش اس طرف توجہ نہ کہ

"مطلب یہ ہے کہ تم کچھ اریخ کر دو میرے لیے"

نہایت خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا

"میں کیا اریخ کر دوںا بھی تم کہہ رہی تھی کہ ماں نہیں مانیں گئے پھر میں کیا کر سکتا ہوں"

وہ بالکل انٹرسٹ نہیں لے رہا تھا کم از کم عروہ کا یہی لگا

"تو کیا فیل ہو جاؤں پھر میں؟؟"

ایسے غصے اور بے زاری سے کہا جیسے اسکے فیل ہونے میں پورے کا پورا ہاتھ کمپین ذیشان کا ہر ہونے والا

تھا

"ارے یاد نہیں ہوتیں تم فیلبس پیپرز اٹیمپٹ کرنے آنے چاہیں اور تو کچھ بھی نہیں"

Classic Urdu Material

اس نے اسے تسلی دی

"ہاں اور تم تو بڑے لیکسپرٹ ہو نا جیسے"

وہ ناراضگی سے بولی اتنی تمیز سے بات کرنا بیکار ہی گیا تھا

میں ہی نہیں ڈئیر کزن ہر وہ انسان جو عقل رکھتا ہے اسے یہ باتیں پتہ ہوتیں پنکلوئی بھی دس دس "

"گھنٹے بیٹھ کر نہیں پڑھنا سب سمارٹ ورک کرتے ہیں

گاڑی کا گھر کے گیٹ کے سامنے روک کو اس نے ہارن دیا

"اچھا تو کیا ہے ہی سمارٹ ورک جو تم جیسے سمارٹ لوگ کر کے انجینئرنگ کر لیتے ہیں"

زرناب علی

اسے جیسے اسکی باتوں کا یقین نہیں تھا طنزیہ بولی

Classic Urdu Material

"بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہینے فکر رہو تمہیں بتاؤں گا"

اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے ہوئے اسے تسلی دی

"سچی؟ چلو ٹھیک ہے شام کو آنا ہمارے گھر"

وہ اسے تاکید کرتی گاڑی سے اتر کر اس سے پہلے اندر جا چکی تھی

پھوپھا جی جاگ رہے تھے جبکہ خواتین سو چکیں تھیں ان سے ڈانٹ کھانے کے بعد ذیشان تو اپنے کمرے میں

چلا گیا مگر وہ پھوپھا جی کے پیچھے کچن میں چلی گئی

وہ شاید کافی بنا رہے تھے اتنے سالوں سے وہ اپنے بیوی بچوں کے سکھ کے لیے پردیس کے دھکے کھا رہے

تھے اگرچہ گھر میں دولت اور آسائشوں کی فراوانی تھی مگر وہ خود خاندان سے کٹ کر رہ گئے تھے نہ کسی کے

Classic Urdu Material

دکھ سکھ میں شریک ہو سکتے تھے نہ اپنے خاندان کے ساتھ ٹائم گزار پا رہے تھے

رزق کس تلاش میں جب انسان گھر اور وطن سے دور ہو جاتا ہے تو اسے بہت قربانیاں دینی پڑتی ہیں وہ کسی اپنے کے پاس وقت ضرورت پہنچ پاتا ہے ناولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے بڑا ہوتے ہوئے دیکھ پاتا ہے بس ایک آسائش کے پیچھے بیوی بچوں اور خاندان کا سکھ پرایا کرنا پڑتا ہے پھوپھا جی بھی انھی مجبوریوں کا شکار ہوئے تھے

اسے ایک دم ہمدردی سی ہوئی تھی
انکے ہاتھ سے کافی کس مگ لے کر وہ انکے منع کرنے کے باوجود خود انکے لیے کافی بنانے لگی
"آپ کو پیسہ نہیں آتیجو اس وقت کافی پی رہے ہیں؟"

Classic Urdu Material

اس نے سوال داغا

"بس بیٹا پردیس کی عادتیں ایسی ہی ہوتی ہیں آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتیں"

کافی کاگ پکڑتے ہوئے وہ اداسی سے مسکرایے

"کیوں آپ وہاں لیٹ سوتے ہیں؟"

اسے حیرت ہوئی

"ہاں نا بچپنا کاروبار ہو تورات کو کلوسنگ میں ہی بہت دیر ہو جاتی ہے"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے

"تو آپ واپس کیوں نہیں آ جاتے؟"

کئی دفعہ کا پوچھا گیا سوال اس نے پھر سے پوچھا

ہاں بچے اب بس سب وائینڈ اپ کروں گا اب تو ذیشان بھی ماشاللہ سیٹ ہو گیا اب میں اگلے سال تک "

Classic Urdu Material

"بچوں کی شادی سے پہلے پاکستان شفٹ کر جاؤں گا پھر زندگی کا مزہ آئے گا

وہ خوشی سے پر جوش انداز میں بولے تھپیٹے کے ذکر پہ انکی آنکھوں میں اداسی کی جگہ فوراً چمک نے لے تھی

عروہ کو عجیب سی خوشی ہوئی

انہیں اب اس عمر میں اچھا وقت دیکھنے کا شوق ہو گیا تھا جوان اولاد ماں باپ کی آنکھوں سے ٹھنڈک ہوتی ہے سچ ہی کہا تھا کسی نے پھوپھا جیسے اسٹیبلشمنٹ بزنس مین کا بھی اپنے بیٹے کے کسی کام پہ لگنے کا اسکے سیٹل ہونے کا انتظار تھا

انکے جانے کے بعد وہ منتہی کے کمرے میں آگئی وہ حسب توقع سو رہی تھیلیک تکیہ اس پہ دھکیل کے وہ بھی بیڈ پہ گر گئی مگر وہ کسمسا کر دوبارہ سو گئی

Classic Urdu Material

اس نے سکون کے ٹھنڈی سانس بھری

دونوں کام آدھے آدھے تو ہو ہی گئے تھے ذیشان نے مدد کی خامی بھر لی تھیں جس سے کچھ نا کچھ فائدہ تو

ہوتا ہٹا اور کپڑے بھی بن ہی جاتے وہ بہت پر سکون سوئی تھی

صبح اٹھ کر اس نے منتہی کے ساتھ ناشتہ بنوانے کی کوشش کی مگر اس نے اسے سختی دے منع کر دیا

"تم ادھر بیٹھ جاو اور بس مجھے بتاؤ کہ کیا کیا کھاؤ گی"

اسکی افر کے جواب میں اس نے بھی لمبا چوڑا مینیو بتایا جو اس نے بخوشی بنا بھی دیا

منتہی بھی خاندان کا سب سے ڈیفرنٹ ہیں تھانہ لیت سفید دنگت پھپھو پہ گئی تھی

قد دراز تھا مگر عروہ سے ایک انچ کم ہی تھا اور وہ بہت سویٹ سی لڑکی تھیں چپن سے ہی وہ کسی بھی معاملے

Classic Urdu Material

میں باقیوں کی طرح جھگڑالو اور جنگلی پن کا مظاہرہ نہ کرتی تھیں بلکہ اسکا انتہائی ری ایکشن یہ ہوتا کہ وہ ایک کونے میں بیٹھ کر بے آواز رونے لگتی بصورت اور کھلے دل کی اس لڑکی پہ اگر اسفر بھائی فلیٹ ہو گئے تھے تو قصور انکا بھی نہیں تھا

ناشتے کے بعد وہ پھپھو اور پھوپھا کے ساتھ گھر آگئیں نشان اس وقت سو رہا تھا ورنہ وہ اسے اپنے وعدے کی یاد دہانی ضرور کرا کر آتی

گھر آکر اس نے سب سے پہلے کتابیں جمع کیں آج بھی کالج سے چھٹی ہو گئی تھی

سب کتابیں نکال کر اس نے پڑھنا سٹارٹ کیا بلکہ سٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر کچھ سمج نہ آیا تو کتابیں بند کر کے سو گئی

Classic Urdu Material

سہ پہر میں سنی نے اسے جگلیا اور فیشن کے آنے کی اطلاع دیستی سے اٹھ کر اس نے آرام سکون سے

منہ دھویا اور دس منٹ بعد کتابیں لے کر باہر آئی

سب لوگ لان میں بیٹھے ہوئے تھے

وہ بھی وہیں آگیا سکے ہاتھ میں کتابیں دیکھ کر اماں تو حیران ہی رہ گئیں

"خیر ہے؟؟؟ آج تمہیں کتابیں اٹھانے کا خیال کہاں سے آگیا؟"

انہوں نے حسب عادت و توفیق طنز کیا

"آپ نے ٹیوٹر رکھ دی ہے نائیں نے سوچا خود ہی کچھ پڑھ لوں"

اس بت بھی جوابی طنز کیا

Classic Urdu Material

پڑھتی تم خود نہیں ہو میرا کیا قصور ہے میں نے کہا ہے تمہارے بابا کو اب کوئی لڑکی نہ ملے تو ہم کیا " "کریں؟

انہوں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی

ذیشان ان دونوں کی بحث سن کر خاموشی سے زیر لب مسکرا رہا تھا اس نے اسے مخاطب کیا

"تم یہاں بیٹھ کے دانت ہی نکالتے رہو گے یا کام سٹارٹ کریں"

اسکی بات پہ اس نے تو کوئی خاص رد عمل نہیں دیا مگر اماں نے اسے بھرپور انداز میں گھورا جسے اس نے نکل مکمل نظر انداز کیا

"چلو بھئی کھولو کتنا بیتلکہاں سے شروع کریں؟"

Classic Urdu Material

اس نے مصالحتی انداز میں پوچھا

اماں نے بیچ مین وارنگ دینا ضروری سمجھی

کرا لو تم بھی ایک کو ششمیں صاف تمہارے ماموں کو کہہ دیا ہے کہ اگر اسکا رزلٹ لچھانا آیا تو ختم "

"کالج گھر سنبھالے

اطلاع دیتیں وہ اٹھ کر اندر کئے طرف چل دیں

"ایسے ہی کالج ختم آپ نے بڑی ٹیوٹر رکھ کے دے ہے مجھے؟"

وہ پیچھے سے ڈھٹائی سے بولی

Classic Urdu Material

اور پھر کتابوں کے طرف متوجہ ہوئیڈیشان ایک کتاب الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا

ابھی انھیں کچھ دیر ہی ہوئی تھی لان کرتے ہوئے جب ارحم وہاں آیا

اور وہ ڈیشان کو اس طرح وہاں دیکھ کر حد درجہ حیران ہوا

دل_کا_دریا#

از #زرناب_علی

قسط_10#

ارحم نے ڈیشان کو عروہ کو پڑھاتے دیکھا تو خاصہ حیران ہوا۔ ابھی صبح ہی اسفر بھائی نے اسے کہا تھا کہ عروہ

Classic Urdu Material | by ZARNAB ALI

Dil Ka Darya

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

بے چاری کی یگزائمز کی تیاری نہیں ہے تو تم اسکی ہیلپ کر دو اور ابھی وہ لان میں اسکی آواز سن کر ہی

آیا تھا مگر جانتا نہ تھا کہ ذیشان پہلے سے یہ خدمت سر انجام دے رہا ہے

اسے کچھ ناگوار محسوس ہوا مگر اس نے نارمل بی ہیو کیا

"تم پڑھا رہے ہو اسے"

ذیشان سے گلے مل کر وہ مسکرا کر مخاطب ہوا

"ہاں کوشش جاری ہے اور جاو نا عروہ تم چائے بنا کر لاؤ"

ذیشان نے عروہ کو تنگ کرنے کے لیے مسکراہٹ دبا کر کہا

"چلو پھر میں چلتا ہوں اسفر بھائی کہہ رہے تھے کہ عروہ کو کوئی ہیلپ چاہیے تو اس لیے آیا تھا میں"

وہ سرسری سے انداز میں کہتا ہوا مڑنے لگا تھا جب ذیشان نے اسے روکا

"ارے نہیں بھئی تم آؤ ادھر پڑھاؤ اسے میں تو جا رہا ہوں"

Classic Urdu Material

وہ فوراً کتابیں بند کر کے خود سے دور میز پہ رکھنے لگا

"کیوں؟؟؟"

ارحم کو ہچنبھا ہوا

بھئی مفت میں تو میں نہیں پڑھا سکتا اور کب سے کہہ رہا ہوں چلے پلا دواس طرف یہ دھیان نہیں "

"دے رہی

ارحم نے تو کیا ہی جواب دینا تھا مگر عروہ بی بی فوراً بولیں

"جاو جی تمار پھلے کچھ کام تو کرا دو پھر خدمتیں کرا لینا چلے پنے آئے ہو یا ہیلپ کرنے"

ارحم کو جانے کا کہہ کر اس نے ساتھ ہی ذیشان کو بھی آنکھیں دکھائیں

"بھئی پھلے کچھ انویسٹ کرو گی تو میرا دماغ چلے گا ناس لئے اٹھو شہباز اور بیٹھو کزن تم"

اسے اٹھا کر ارحم کے لئے ساٹھ والی کرسی خالی کی کتابیں عروہ کو پکڑا دینا اور آرام سے بیٹھ گیا

Classic Urdu Material

ارحم بھی اسکی خالی کی گئی کرسی پہ بیٹھ گیا تو اسے مجبوراً نکلے لیے چائے بنانے جانا پڑا

"دھیان سے چینی کی جگہ زہر نہ ڈال لانا بھی تو میرے اچھے دن آنے والے ہیں"

وہ پیر پٹختی ہوئی اندر گئی تو ذیشان نے پیچھے سے ہانک لگائی

اسکا جواب سنائی نہ دیا وہ دور جا چکی تھی

پھر وہ دونوں اپنی متوقع پوسٹنگز کو ڈسکس کرنے لگے

وہ چائے بنا کر لائی تو وہ ابھی تک اسی ٹپک پہ تھے

"کیوں تم لوگ کیا اب ایک جگہ نہیں رہو گے؟ رجمنٹ تو ایک ہی ہے نا تم لوگوں کی؟"

اس نے چائے کے کپ میز پہ رکھتے ہوئے سوال کیا

"ہاں رجمنٹ ایک ہے مگر یونٹ ڈیفرنٹ ہے"

Classic Urdu Material

ارحم نے جواب دیا

"وہ کیوں بھلا جب رجمٹ ایک ہے تو رہنا بھی ایک جگہ ہی چاہیے"

اسکی ہنسی لاجک تھی

محترمہ اگر سارے انجینئر ایک جگہ اکھٹے ہو جائیں گے تو باقی سارے ملک میں انکی ڈیوٹیز آپ پر فارم کریں "

"گی؟"

ذیشان نے بتانے کے ساتھ ساتھ اسکی عقل مندی کو بھی سراہا

"ہاں تو میں بھی کر سکتی ہوں یہ کونسا مشکل کام ہے"

شان بے نیازی سے کہہ کر وہ وہیں انکے پاس بیٹھ گئی

Classic Urdu Material

کرنا ہی کیا ہے بس ٹیکنیکل کیڈٹ کے لیے پلائی کروٹیسٹ دو اور سلیکٹ ہو کے انکی یونی چلے جاو پھر ایک "

"سال کی ٹریننگ اور یہ بندہ ہو گیا انجینئر

اس نے چٹکی بجا کے خود کو انجینئر بنا دیا

اب یہ اصل میں کتنا آسان تھا یہ بات تو وہی دونوں جانتے تھے جب سخت بھوک کے وقت برگر میں ٹوٹھ

پیسٹ کھانا پڑے اور سردیوں میں عشاء کی نماز نہ پڑھنے پہ ٹھنڈے برف پانی کی بالٹیاں آپ کی رضائی پہ

ڈالی جائیں اور پھر آپکو ساری رات اسی میں سونا پڑے اور جب ٹریننگ میں ذرا سا کسی انسٹرکشن کو غلط فالو

کرنے پہ کپچر کے تالاب میں لیٹنا پڑے اور نہ صرف یہ بلکہ ساتھ ساتھ خود کو الو اور گدھا بھی کہنا ہو تو

کیسے بندہ چٹکیوں میں انجینئر بنتا ہے یہ وہی جان سکتا تھا جس پہ یہ سب بتانا ہو

"ع جس تن بیٹی او تن جانے عروہ بی بی"

ذیشان نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا وہ سب جانتی تھیں اس لیے اسے بتانا اور سمجھانا بے کار تھا

Classic Urdu Material

ان دونوں نے اپنے اپنے کپ اٹھا کر لبوں سے لگائے

"اچھا اب مجھے بتاؤ کی کیسے پریپریشن کروں؟"

اپنا کپ اٹھا کر اس نے دوبارہ ایک بک اٹھالی

"بتاؤ یاد رکھو! فائدہ اٹھاؤ لڑکیاں آرمی کا ایک بہترین انجینئر لایا ہے تمہیں اپنے بچ کا ایک ٹیپر"

اس نے یہ ذمہ داری ارحم کو سونپیں ساتھ ہی کھلے دل سے اسکی تعریف بھی کی

یہ اسکی عادت تھی اسی طرح وہ جہاں بھی بیٹھتا محفل لگا لینا سب کو ساتھ لے کر چلنا اسکی عادت تھی

بھئی زیادہ جگاڑ لگتا تو نہیں جانتا میں مگر ایک دو پوائنٹس ہیں جن پہ فوکس کر کے مارکس زیادہ لیے جا "

"سکتے ہیں

اس نے کپ رکھ کر ایک بک اٹھا لیزیشن بھی بہت دھیان سے اسکی بات سن رہا تھا عروہ نے اس پہ

چوٹ کرنا ضروری سمجھا

Classic Urdu Material

”تم کیا ادھر گھاس چرتے رہے ہو؟“

ساتھ ہی پوائنٹس نوٹ کرنے کے لیے پن اور نوٹ بک سنبھالی

”ہاں تو کیا ہیں وہ پوائنٹس؟“

اب وہ ارحم کی طرف متوجہ تھی

”سب سے پہلی بات پیپرز کی پریپریشن میں پوری پوری کتابیں رٹنے کی ضرورت نہیہنبھلا کیوں؟“

اسکے پوچھنے پہ عروہ نے سر اٹھا کے اسے سوالیہ دیکھا

اس لیے کہ اس لیول پہ پیپرز پروفیسرز اور ایجوکیشنسٹ سیٹ کرتے ہیں اور انکے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا ”

کہ پوری بک کھنگالیناس لیے وہ زیادہ حصہ وہی چیزیں دیتے ہیں جو امپورٹنٹ ہوتی ہیں یا پاسٹ پیپرز میں

”آئی ہوناس لیے سب سے پہلے تم پچھلے دس سال کے پیپرز پریپیر کرو

Classic Urdu Material

اس نے ہنی بات مکمل کر کے اسکی طرف دیکھا

"تو اس سے میرا سارہ پیپر سالو ہو جائے گا؟ اور اگر نہ ہوا تو؟"

وہ مشکوک تھی

"سارا نہیں مگر تمہارا 80% پیپر سالو ہو جائے گا گیرنٹ"

اس نے اسے یقین دہانی کرائی

مگر وہ کہاں اتنی آسانی سے ماننے والی تھی

"اگر ایسا ہو تو سب ایسا ہی کریں ناکیا ضرورت ہے لوگوں کو سارا سال محنت کرنے کی؟"

اسکے سوال کا جواب ذیشان نے دیا

مائی ڈئیر سب اتنے سمارٹ ورکر نہیں ہوتے اور کچھ ٹو تمہاری طرح کے ذہن لوگ بھی ہوتے ہیں جو "

"تیری نا ہونے کا رونا روتے ہوئے ہی فیل ہو جاتے ہیں مگر کسی کی بات نہیں سنتے

Classic Urdu Material

ذیشان کا طنز سن کر ارحم نے بھی اضافہ کیا

دیکھو میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم باقی بک دیکھو بھی نہیں بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اب جبکہ تم پورا "

"سال ویسٹ کر چکی ہو تو اب رونے کی بجائے عزت سے پاس ہونے کی کوشش کرو

طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اوکے اوکے تم آگے موو کرو"

اس نے ان دونوں سے جان چھڑائی

"اوکے نیکسٹ پوائنٹ تم جو بھی یاد کرو گی پورا کرو گی مطلب اس میں نو چوائس"

اور یہ بات تو عروہ کے لیے سب سے مشکل تھی تو جب بھی یاد کرنے بیٹھتی اور اسے پانچ دس منٹ

میں اگر یاد نہ ہوتا تو وہ اسے چوائس پہ چھوڑ کر اگلے ٹاپک پہ موو کر جاتی مگر اب یہ انھیں تو نہیں کہہ سکتی

تھی

Classic Urdu Material

"اوکے آگے"

پوائنٹس نوٹ کرتے ہوئے بولی

اور باقی پیپر بلکل صاف ستھرا ہونا چاہئے رائٹنگ اچھی ہے تمہاری صرف ایک ایکسپریشن پہ فوکس کرنے کی " ضرورت ہے

اس نے اسکے رائٹنگ کو اوکے کر دیا تھا ذیشان خاموشی سے سنے جا رہا تھا جبکہ ارحم ساتھ ساتھ اسکے نوٹس چیک کر رہا تھا

آگے اس نے کچھ نہیں بولا اور کندھے اچکا دیے

زرناب علی

ایک پوائنٹ رہتا ہے یہ ذیشان تھا"

پیپر پورا اٹیمپٹ کرنا ہے چاہے کوئی سوال نہ آتا ہو مگر تم اس سے ریلیونٹ جو کچھ بھی آتا ہو گا تم لکھ "

Classic Urdu Material

"دو گیار سب سے اہم پوائنٹ جواب چھوٹا اور ٹو دے پوائنٹ ہونا چاہیے ٹو دی پوائنٹ

ارحم نے بھی سر ہلا کر اسکی بات کی تصدیق کی

"لو بھلا پہلے ہی دو لائنیں آتی ہوں تو اس میں سے بھی ایک لائن لکھوں پھر تو پاس ہو ہی جاؤں گی میں

عات کے مطابق منہ بنایا

"اوں ہوں ایک لائن نہہء بلکہ صرف اتنا جتنا پوچھا جائے پتہ ہے کیوں؟"

اس نے سوالیہ اس کم عقل لڑکی کو دیکھا

"More you write more you commit mistakes کیونکہ"

"سمجھی؟؟؟"

ذیشان نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا البتہ ارحم نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا جانتے تھے بات

Classic Urdu Material

اتنی جلدی اسے سمجھ نہیں آتی

"ہاں سمجھ گئی ہوں بس،؟؟؟"

وہ ابھی تک لکھنے میں مصروف تھی

"نہیں اب پڑھنا شروع کرو مگر پہلے ہمدے لیے کچھ کھانے کے لیے لاؤ"

وہ مزید چوڑے ہو رہے تھے

اور اب وہ عادت کے برخلاف فوراً اٹھ گئی

"تم کیوں تنگ کرتے ہو اسے پڑھنے دو"

ارحم نے اسکی سرزنش کیتو وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

یار ایک وہ ہے جو ہر وقت سڑی نہیں رہتی اور منہ پہ جواب ملتی ہے مجھے تو اس کے ساتھ بات کرنے "

"میں بہت مزا آتا ہے لڑکیوں کو کانفیڈنٹ ہونا چلیئے

Classic Urdu Material

آخر میں اس نے سنجیدگی کے ساتھ کہا

"یاد پتہ نہیں اب ایک دفعہ گھر آنے کے بعد دوبارہ گھر آنا نصیب ہو گا یا نہیںنا تنگ کیا کرو"

ارحم نے بہت سنجیدگی سے کہاہر سپاہی کو ایک دفعہ ڈیوٹی پہ آنے کے بعد یہی فکر ہوتا ہے کہ پتہ نہیں
"وطن کے کام آئیں گے اور پتہ نہیں گھر والوں کو دوبارہ ملنے کا موقع ملے گا

مگر ذیشان کہاں اتنی سنجیدگی سے رہنے والا تھا

"چھوڑو یاد مجھے تو کچھ نہیں ہونے والا میں تو گیریشن میں ہوںہاں تم فیلڈ میں ہوتمہیں فکر ہونی چاہیے"

اس نے بات چٹکوں میں اڑائی

ابھی وہ اسی بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے کہ عروہ سیٹڈوچ بنا کے لے آئی

"ارے واہ بڑی اچھی سرونگ کی ہے آج تو"

Classic Urdu Material

ذیشان کہے بغیر نہ رہ سکا بڑی تمیز سے کیچپ اور ملاو کے ساتھ پلیٹ میں سینڈوچ رکھے گئے تھے

"ٹیسٹ بھی لچھا ہے تم چھکو تو سہی"

مسکرا کر کہا گیا ساتھ ہی باری باری پلیٹ بھی آگے بڑھائی دونوں نے ایک ایک سینڈوچ اٹھا لیا بے چارے جانتے نہ تھے کہ وہ جو اپنے لئے کچھ بناتے ہوئے سو دفعہ سوچتی ہے ان کے لئے اس خاموشی کیوں کچھ بنائے گی

سرا سر لا علمی میں انھوں نے ایک ایک باٹ لی آرمی کی ٹریننگ کا ایک فائدہ ہوا تھا جلدی جلدی کھانا ختم کرنا آ گیا تھا

فورا تو کچھ سمجھ نہیں آئی مگر سب سے پہلے ارحم چیخا تھا

منہ میں آئی کچی سرخ مرچوں نے چند سیکنڈ میں اس کے کانوں سے دھواں نکال دیا تھا

اسکی طرف غصے سے دیکھ کر ایک بھی لفظ کہے بنا وہ اندر کی طرف بھاگا ذیشان اس سے بعد اٹھا تھا مگر

جس تیزی سے اٹھا تھا یقیناً وہ پہلے پہنچا ہو گا اور وہ جو ابھی تک کھڑی تھی ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو گئی

ابھی اسے اس پاگلوں کی ماند ہنستے ہوئے تین چار منٹ ہی ہوئے تھے کہ اسے خالہ امی نظر آئینا دونوں کا

Classic Urdu Material

ابھی تک کوئی اتا پتا نہیں تھا

"کیا ہو گیا ہے عروہ؟"

انہوں نے حیرانگی سے بھاگی کو قہقہے لگاتے دیکھا

وہ جو انہیں دیکھ کر چپ کرنے لگی تھی دوبارہ ہنسنے لگی

"کیا ہو گیا ہے لڑکیاں طرح نہیں ہنسنے نظر لگ جاتی ہے"

انہوں نے بھاگی کو دیکھا وہ گردن پیچھے کی طرف گرائے ہنسی جا رہی تھیں مسلسل ہنسنے کی وجہ سے آنسو

گالوں تک آ گئے تھے انکی بات سن کر ایک لمحے کے لیے رکی

"کوئی نہیں لگتی نظر اب ہنسوں بھی نا"

اس نے شکوہ کیا اور دوبارہ ہنسنے لگی

"آپ بھی ہنسیں گی پہلے جا کے اندر اپنے لاڈلے بیٹے کو تو ڈھونڈیں"

Classic Urdu Material

ہنستے ہوئے کہا

انہیں بالکل سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہہ رہی ہے مگر جواب دیے بغیر اندر جانے کے لیے مڑ گئیں مگر اس کے اس طرح ہنسنے سے انکا دل ہولا گیا تھا

"اللہ اس بے وقوف کو سدا ہنستے کھیلنے رکھنا کبھی رونے نہ دینا ان آنکھوں کو"

انہوں نے دل سے دعا کی جانتی تھیں اکثر ہنستے والد آنکھوں کو رونا بھی پڑتا ہے

مگر دوسری طرف پرواہ کسے تھی وہ اب بھی ہنستے ہوئے اپنی کتابیں اٹھا کر اندر آ گئی تھی

"دیکھوں تو سہی کدھر گئے پینلین پہلے کتابیں اندر رکھ آؤں یہ نا ہوا انتقامی کاروائی میں کتابیں پھاڑ دیں"

خود کلامی کرتے ہوئے وہ خالہ امی کے پیچھے ہو لیا اور جب تک وہ کتابیں سنبھال کر آئینہ تک شاید خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی وہ دونوں لاؤنچ میں نڈھال سے بیٹھے تھے اور سب لوگ انکے ارد گرد جمع تھے

Classic Urdu Material

"میں نے مرچیں بھی بھر بھر کے وہ بھی خالص ڈالی ہیں"

سوچتے کے ساتھ ہی اسے پھر سے ہنسی آ گئی

وہ بازار کی ملاوٹ اور لٹنٹ گارے والے مرچوں کے بجائے گلوں سے خالص مرچیں منگا کر خود سکھاتے تھے اور پھر پیسوا کر چھ مہینوں کے لیے سٹور کر لیتے تھے مہینے سے زیادہ نہیں بھرتی تھیں اسکے بعد کیڑے پڑنے لگتے

ادھر ماں نے جب اسکی آواز سنی تو فوراً شدید جلال کے عالم میں اسکی طرف لپکیں

اور اسکے بعد اسکے ساتھ جتنا برا کیا جا سکتا تھا انھوں نے کیا ڈیٹان اور ارحم کو تو خالہ امی نے فوراً بھیج دیا کہ جا کر آؤں کریم کھاؤ یا ڈاکٹر کے چلے جاؤ مگر ماں آج معاف کرنے کے موڈ میں نہ تھیں اس نے فوراً اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا

مگر باہر سے ماں کے پہلے گالی پتھر کوسنے اور آخر میں رو کر اللہ میاں سے اس جیسی آزمائش ڈالے جانے کے گلے کرنے کی آوازیں آتی رہیں

Classic Urdu Material

انہوں نے اسے احسان فراموش اور پتہ نہیں کیا کیا قرار دیا مگر وہ ذرا شرمندہ نہیں تھی

"ہوں احسان کو نساچائے پلائی تو تھینہ چوڑے ہوتے تو نہ ہوتا ان کے ساتھ یہ سب"

آرام سے سوچتی وہ مطمئن ہو کر کتابیں کھول کر بیٹھ گئی تازہ تازہ بے عزتی کا اثر تھا شاید سب کچھ جلدی جلدی یاد ہونے لگا آٹھ بجے جب اس نے ٹائم دیکھا تو کافی کچھ یاد ہو گیا تھا وہ حیران ہوئی ساتھ ہی خود کو شاباش بھی دی

باہر سے اماں کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں شاید انکا بی بی پی ہائی ہو گیا تھا یا بابا آ گئے تھے

وہ باہر آئی تو بابا کھانا کھا رہے تھے وہ عشاء سے پہلے کھانا کھا لیتے تھے

مگر اسکی شکایت لگ چکی تھی اور خلاف معمول بابا بھی اسے دیکھ کر غصے ہو گئے

Classic Urdu Material

مگر بابا کے سامنے اسکی زبان کنٹرول میں ہی رہتی تھی

تمام بات سن کر اس نے اپنی آواز کو میکسیمم تمیز دار بنا کے صرف ایک بات کی

"بابا وہ غلطی سے ڈل گئی تھیں"

اور بابا نے اسے ایک نظر دیکھا پھر غالباً یہ خیال آیا ہو گا کہ لاڈلی بیٹی اتنی تمیز سے غلطی کا اقرار کر رہی ہے تو مزید پریشاں نہیں کرنا چاہیے اسی لیے چہرے کے تاثرات فوراً نرم ہو گئے

اس نے مزید معصومیت طاری کی

"نیکسٹ ٹائم کیر فل رہنا نہ تم بچی ہو اب اور نا وہ"

انھوں نے دو ٹوک کہا تو اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

پھر انھوں نے اس کے لیے اپنے قریب جگہ بنائی وہ فوراً بیٹھ کر ان کے ساتھ کھانا کھانے لگیورنہ اماں تو شاید آج

Classic Urdu Material

اسے کھانا بھی نہ دیتیں

"کی تو غلطی ہی ہے نا مجھے ہری مرچیں ڈالنی چاہیے تھی"

دل میں آنے والے خیال کو ڈھٹاء سے دیباہ اس وقت مصلحت اسی میں تھی کہ وہ بابا کے ساتھ بنا کر رکھتیا سی لیے چھوٹی موٹی غلط بیانی کی جا سکتی تھی

اماں نے اسے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں کھا انھوں نے اگلے دو دن بھی کچھ نہیں سارے کام وہ خود سلمی باجی کے ساتھ مل کر کرتی رہنا سے مخاطب کرنا ضروری نہ خیال کیا گیا

مگر مسئلہ تب ہوا جب نکاح والے دن انھوں نے اسے پری یونی کا فرسٹ پیپر مس کرانے سے صاف انکار کر دیا

اور ظلم یہ کہ وہ کہہ رہی تھیں کہ جلدی لینے کے لیے بھی کوئی نہیں جائے گا مل ٹائم پہ وین والے کے ساتھ آو گی تم

Classic Urdu Material

اسکی تو گویا شہ رگ پہ ہاتھ پڑا تھا

"ابھی تو میں نے اپنے کپڑے اٹھانے بھی جانا ہے"

اس نے سوچا ایسی سچیشن میں دو ہی لوگ اسکے کام آتے تھے اسفر بھائی اور زیشا ننگر آج وہ دونوں ہی کسی کام آنے والے نہ تھے پھر بھی ڈھٹائی سے زیشان کو کال ملائی تے دنوں بعد بات ہونی تھپتہ نہیں وہ کال اٹھاتا بھی یا نہیں

"مگر اس نے اسکی کال نہیں اٹھائی شاید ناراض ہو گیا ہے"

اس نے سوچا پھر بیرونی گیٹ پہ آ کر بغیر کسی کو مخاطب کیے ہانک لگائی

"مجھے لینے گیارہ بجے ہر صورت کوئی آ جائے میں نے ٹیبلر سے کپڑے بھی اٹھانے میں"

Classic Urdu Material

کہہ کر وہ باہر نکل آئی

وہاں جا کر احساس ہوا پیپر دینا خالہ جی کا گھر نہیں

جب سب کو رٹے لگاتے ہوئے دیکھا تو شکل خود بخود ہی ہونق ہو گئی

"کیوں تم نے تیاری نہیں کی؟؟"

علیزے نے جب اسے ادھر ادھر گھورتے دیکھا تو پوچھا

کدھر یاد میرے کزن پاس آوٹ ہو کر آئے پینلور دو کزنز کا نکاح ہے وہ بھی آج تیاری کہاں کرنی "

"تھی؟؟"

اس نے آہ بھر کر کہا

"ہائے آگئے وہ تمہارے دونوں کزنز؟"

سمعیہ نے ایسے پوچھا جیسے پتہ نہینکب سے انتظار کر رہی ہو

Classic Urdu Material

"ہاں آ گئے"

اس نے بے زاری سے کہا

"ارے کہیں انھی دونوں کا تو نکاح نہیں کر رہے تم لوگ؟"

صائمہ کو فکر لاحق ہوئی

"ہونان نازک اندام شہزادوں سے کس نے کرنا ہے نکاح؟؟؟"

اس نے بے زاری سے کہاسب انھی لوگوں کی وجہ سے تو ہوا تھا

"ارے کیوناتنے پیدائے تو میں دونوخاص طور پہ وہ جو سکول میں تمہارا بیگ اٹھا کے لے کر جاتا تھا"

اس نے کوئی پرانی میموری سٹور کر رکھی تھی شاید مگر اس "احسان فراموش" کو کہاں یاد تھا کہ کون اسکا

بیگ اٹھاتا تھا

"کون؟؟؟"

Classic Urdu Material

حیرت سے دریافت کیا

اے یار وہی جو پیدا ساتھ جو کالج میں ہاوس کمپن بھی تھا وہاں سے سکول سائیڈ آ کر تمہیں لے کر گھر "

"جنا تھا اے یار وہی جسکے پیچھے میرب طاہر پڑی ہوئی تھیں عرصے تک؟

اس نے جوش سے مختلف حوالے دیے

"اچھا ہاں ارجمند تھنا وہاں کونسی میرب تھی اسکے پیچھے؟"

اس نے حیران ہو کر سوال کیا اس خبر کا تو اسے پتہ ہی نہیں تھا

اے وہی میرب یار جس نے بالوں کو ریڈ ڈائی کرایا تھا تو کو آرڈینیٹر نے اسے ریڈ سلپ دی تھیں

"ہی برے لگتے تھے اسے وہ بال ویسے وہ میٹرک کے بعد چلے گئی تھی

مجال ہے جو عورتیں کسی کو اسکی اچھی بات سے یاد کریں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

"او اچھا جس کے ساتھ تمہارا جھگڑا بھی ہوا تھا"

Classic Urdu Material

دیکھا کوئی مثبت چیز تو دماغ میں آتی ہے نہیں

"ہاں وہی"

اسے یاد تھا مگر اس نے جان بوجھ کے جھگڑے والے بات نہیں چھیری تھیں مگر اب اسے یاد آہی گیا تھا مگر
اس سے پہلے کہ وہ مزید اسکی برائیوں پہ روشنی ڈالتی پیپر کا ٹائم ہو گیا اور انھیں اندر جانا پڑا

مگر اپنی کرسی تک جاتے وہ ذہن میں تہیہ کر چکی تھی کہ وہ ارحم کو اس بات سے ضرور تنگ کرے گی وہ
بھی سب کے سامنے

تین گھنٹے کے بعد وہ باہر نکلی تو خاصی تپ ہوئی تھی
"پاس ہو جاو گی؟"

سمعیہ نے اسے دیکھتے ہی وہ مشہور سوال پوچھا جو ان جیسے تمام لائق بچے ایک دوسرے سے پوچھتے تھے

Classic Urdu Material

"ہاں فٹنی پرسنٹ سے کچھ اوپر آ ہی جائیں گے"

اس نے بے زاری سے کہا

"گھنی صبح تو کہہ رہی تھیں کہ تیاری نہیں کی میں تو پکی فیل ہوں"

اس پہ چڑھائی کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا رونا رویا سب ایک جیسی ہی تھینٹا پرواہ اور غیر ذمہ دار

"میں نے کہاں پڑھا تھا بس دو دن بیٹھ کے پڑھا"

وہ سخت بے زار تھی

"کیوں ٹیوشن لگوا لی ہے تم نے؟"

وہ بھی ٹیوشن لگوانا چاہ رہی تھی

Classic Urdu Material

"نہینکدھر زیشان لوگوں نے کچھ گائیڈ کیا تھا پر اس میں سے کچھ بھی نہیں آیا"

آخر میں وہ غصہ ہوئی

"تو پھر کیا لکھ کر آئی ہو؟"

وہ ابھی تک حیران تھی کہ عروہ کیسے پاس ہو سکتی ہے پیپر اچھا خاصہ تف تھا

نہیں کچھ چیزیں آئی ہیں مگر وہ کہہ رہے تھے کہ 80% پیپر ہو جائے گا 50 یا 60 پرسنٹ ہوا تھا اس "سب میں سے"

وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے اسے پیپر نہ آنے میں سارا قصور انھی کا تھا

"چلو پاس تو ہو جاو گی نا تمجو رہ گیا ہے وہ اب کر لینا"

اسے اپنی فکر تھی

اس سے پہلے وہ مزید ان دونوں کی نالائقی پہ روشنی ڈالتی اسے مالی نے آکر بتایا کہ کوئی اسے لینے آیا ہے

Classic Urdu Material

وہ حیران ہوئی وہ ابھی تو صرف سوا گیارہ ہوئے تھے اتنی جلدی

وہ سمعیہ کے ساتھ ہی کالج کے گیٹ کی طرف آ گئی

سامنے رحم کھڑا تھا وہ بھی بائیک پہوہ سخت بد مزہ ہوئی

"اتنی گرمی میں بائیک"

سمعیہ کی نظر بھی پڑ چکی تھی

"ہائے وہ تمہارا ہینڈ سم کزن لینے آیا ہے تمہیں وہ بھی بائیک پہ تمہاری تو موجیں ہیں عروہ"

سمعیہ اکسائیڈ ہو رہی تھی اور وہ پہلے سے بے زار مزید بے زار ہوئی

"میری کیا موجیں ہنگامی مین بائیک پہ سڑنے میں شام تک منہ کالا سیاہ ہو جائے گا میرا"

Classic Urdu Material

اسکے کنسرن سمجھنا آسان نہیں تھا

سمعیہ کو اللہ حافظ کر کے وہ باہر اگنڈا حم بھی سائے سے بائیک نکال کر گیٹ پہ بلکل اسکے سامنے لے آیا

"تم بائیک پہ کیوں آئے ہو؟"

بیٹھتے ساتھ جرح کی

"نینوں گاڑیاں بڑی تھیں"

اس نے نادل انداز میں جواب دیا

"تم تو بڑی چھوڑ رہے تھے کہ سارا پیپر حل ہو جائے گا اور ہوا ففٹی پرسنٹ بھی نہیں"

وہ زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکیا سی لیے غصے سے بھری بولی

Classic Urdu Material

اور وہ جو اپنے دھیان میں ہلک چلا رہا تھا حیران ہوا پاؤں بے اختیار بریک پہ پڑا

اب اس فضول لڑکی کو اچھے طریقے سے سمجھانا ضروری ہو گیا تھا

جاری ہے #دل_کا_دریا

زرناب_علی #

قسط 12 #

بچ سڑک کے بائیک روک کر وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھ کر رہ گیا

"اتر نیچے فوراً اترو"

اسکے کہنے پہ ایک دفعہ تو وہ ڈر گئی یہ ارحم تھا ذیشان نہیں یہ نہ بدتمیزی کرتا تھا نہ کسی کی بدتمیزی برداشت

Classic Urdu Material | by ZARNAB ALI

Dil Ka Darya

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

کرتا تھا

"ہائے اللہ کہیں چھوڑ ہی نا جائے میں کیسے گھر جاؤں گی"

دل میں سوچا مگر اتر گئی

"کیا ہوا ہے اب؟"

چہرے کے تاثرات نارمل کر لئے

"کیا کہہ رہی تھیں ابھی تمذرا دوبارہ کہو"

وہ شاید اسکی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا

یہی کہ جو تم نے کہا تھا اس میں سے تو مر کے 50% پیپر ہی حل ہوا ہے میرا اور تم لوگ تو "

"لمبی چھوڑ رہے تھے کہ 80% ہو جائے گا اور یہ وہ

دوبارہ چہرے پہ بے زاری طاری کی

Classic Urdu Material

"میں نے کہا تھا کہ 80% ہو گا تب جب تم پورا پورا پیپر پر پیئر کرو گی اور تم نے کیا کیا؟"

اب وہ سخت غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

"تم نے اس میں سے بھی آدھا چھوڑ دیا اور ہاں"

وہ اسے کم از کم اس معاملے میں اچھی طرح جانتا تھا

وہ ہلکی سی خفیف ہوئی مگر ابھی اسکی تسلی نہیں ہوئی تھی اسی لیے دوبارہ بولا

اور جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں اتنی قابل اور فوکسڈ تو تم کبھی بھی نہیں رہیں گے پورے سال کا "

"محض دو دن میں کور کر لو (lapse) لیں"

اسکے چہرے کی طرف دیکھتا وہ جلال میں تھا

"کیا ہو گیا ہے آرام سے بات کرو لوگ دیکھ رہے ہیں"

Classic Urdu Material

اسکے انداز سے وہ نا چاہتے ہوئے بھی انڈر پریشر آگئی تھی اسی لیے کچھ اور بات سمجھ نہ آئی تو اسے احساس دلایا کہ وہ بچ روڈ کے کھڑے ہیں

"بیٹھو"

کہتے کے ساتھ ہی اس نے بائیک سٹارٹ کر دیوہ بمشکل بیٹھ سکی

"پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے؟"

دل میں سوچا عام حالات میں وہ بڑا ویل مینرڈ بنتا تھا اور ری ایکٹو تو بالکل بھی نہیں تھا مگر آج تو سلطان راہی بنا ہوا تھا

"اور ہاں شکر کرو کہ اتنا کر آئی ہو ورنہ تمہیں اتنا بھی گائیڈ نہ کرتے تو یقیناً فیل ہوتیں"

وہ اب احسان جتا رہا تھا کم از کم عروہ کو یہی لگا اسے اپنی غلطیاں کبھی نظر نہ آتی تھیں وہ ہمیشہ دوسروں کو ہی غلط سمجھتی تھی

Classic Urdu Material

اور اس لمحے اسے اس ارحم حیات خان سے شدید نفرت محسوس ہوئی ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے ایک

سینڈویچ ہی تو کھلایا ہے وہ بھی انھی کے کہنے پہا بھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ دوبارہ بولا

"اور ہاں تمہاری اس دن والی بد تمیزی بھولا نہیں ہوں میں"

وہ کہاں پرواہ کرنے والی تھی

"جہنم میں جاو میری طرف سے نہیں بھولے تو نی بھولو"

یہ صرف سوچ سکی کہا صرف یہ کہ

"جلدی چلا و میں نے کپڑے بھی اٹھانے میں بازار سے"

بے زاری سے کہتی وہ اسے ٹیلر کی شاپ کو راستہ بتانے لگی

کپڑے اٹھا کر وہ گھر آئی اور شکریہ تک کہے بغیر اندر چلی گئیں نے خود ہی اتر کر دروازہ کھولا اور بائیک

Classic Urdu Material

دوبارہ اندر لے کر گیا

اسکے بعد جو بھی تیار ہوتی رہی وہ باہر نہیں نکلیں گے آٹھ بجے نکاح کی تقریب تھیں سب نے
نکلنا تھا مگر سب اس وقت حیران ہوئے جب وہ چھ بجے اپنا سارا سامان لے کر لان میں کھڑی تھیں
ساتھ اسکی بحث کی آواز سن کر بابا اور اماں کے علاوہ خالہ امی نے بھی باہر جھانکا

"ہوا کیا ہے؟"

یہ بابا تھے

"یہ مجھے چھوڑ کر نہیں آ رہا ہے کہیں مجھے پھینچو کی طرف چھوڑ آئے"

بابا کو غالباً اماں نے بتایا تھا اسکے پیپر سکپ کرنے اور انکے نہ ماننے کے بارے میں اسی لیے وہ اسے دیکھ کر
مسکرائے اور سنی کو اسے چھوڑ کر آنے کے لیے کہا

Classic Urdu Material

"ارے ابھی ہمارے ساتھ ہی جانا ناہم بھی بس نکلنے ہی والے ہیں"

خالہ نے حیرت سے اسے روکا

"نہیں میں نے ابھی جانا ہے آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جانا"

وہ ناراضگی سے بولی

"ٹھیک ہے چھوڑ آؤ"

بابا نے ہنستے ہوئے کہا

جب وہ جاچکے تو خالہ امی کو احساس ہوا کہ وہ پرسوں سے ہی ناراض ہے

"لگتا ہے ابھی تک ناراض ہے تم نے بھی حد ہی کی تھی"

ساتھ ہی بہن کو لٹاڑا

"میں نے تو کچھ نہیں کیا خود ہی الگ مسجد بناتی ہے وہ"

Classic Urdu Material

اماں نے بھی ناک سے مکھی اڑائی

وہ تو چلو بچی ہے تم بھی بچی بن جاتی ہو اسکے ساتھ بھلا کونسے بچے ہیں جو شرارتیں نہیں کرتے مگر اسکا "

"مطلب یہ تو نہیں کہ بندہ پکڑ کر ہی بیٹھ جائے

اب کہ انھوں نے ذرا خفگی سے کہا وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہتی تھیں بقول اماں کے اسکی وجہ یہ تھی کہ انکی

اولاد اس قدر ڈھیٹ نہیں تھی

انکو خفا دیکھ کر بابا جو آگے آگے جا رہے تھے رک گئے

"کیوں اب کیا ہوا ہے؟"

اور اماں جو یہ بات شوہر سے چھپا گئی تھیں سخت ملوس ہوئیں

"کچھ نہیں بس اسکی الٹی سیدھی حرکتیں تو چلتی رہتی ہیں"

Classic Urdu Material

وہ ٹال کر اندر چلے گئیں اب انھیں کیا بتائیں

"کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں اور بیٹی کا بچپنا ہی ختم نہیں ہو رہا"

انھوں نے شوہر کو کراس کٹا اور پہلے اندر اپنے ہورشن میں پہنچ گئیں

"آپ بھی جلدی کر پندرہ آخر پہ رہ جائیں گے"

اسکے بعد وہ سب تیار ہونے اور باہر نکلنے میں آٹھ گھر ہی بجا چکے تھے تیار ابو سخت الجھن کا شکار نظر آتے

تھے مگر اسفر بھائی جو کہ چھ بجے کے نکلے ہوئے تھے ابھی تک انکا کوئی نام و نشان نہیں تھا

"میں بتا رہا ہوں آپکو وہ سیلون گئے ہوں گے ریڈی ہونے کے لیے آجائیں گے ہم چلتے ہیں"

سنی نے سب کے درمیاں کوئی تیسری دفعہ کہا

"ارے فون تو اٹھائے"

Classic Urdu Material

خالہ امی کو بھی ٹینشن ہونا شروع ہو گئی تھی

"امی میں کال کر رہا ہوں وہڈرائیو کر رہے ہوں گے اور فون سائلنٹ پہ ہو گا"

ارحم کے کہنے کے باوجود انکی تسلی نہیں یوئی

"اچھا میں جا کر دیکھتا ہوں آپ لوگ چلیں تو انتظار کر رہے ہوں گے"

پانچ منٹ بعد اس نے آفر کی

اور سب کے منع کرنے کے باوجود گاڑی باہر نکالی

مگر اس سے پہلے کہ وہ نکلتا سامنے محترم اسفر صاحب کی گاڑی دکھائی دی

"آگے ہیں دلہے صاحب"

Classic Urdu Material

اس نے گیٹ کے باہر ہی سے نعرہ لگایا

اور اسکے بعد اسفر کی ایک نہ سنی گئیخیر ساڑے آٹھ تک وہ وہاں پہنچ چکے تھے اور تمام مہمان پہلے سے وہاں موجود تھے

سب نے تشویش سے باہر آکر استقبال کیا

رسمی استقبال کے بعد پھپھو نے سب سے پہلا سوال ہی اسی متعلق کیا اور خالہ جو بس وضاحت دینے ہی لگیں تھینسنی نے ان سے پہلے بولنا ضروری سمجھا

"وہ اصل میں آج کے دن بھی بے چارے اسفر بھائی کی عزت افزائی ہونا لکھی تھیاسی لیے دیر ہوئی"

اور مہمانوں کے سامنے یہ بات کہہ کر اس نے اپنی عزت افزائی یقینی بنائی

اماں سمیت مریم اور ارجم نے بھی اسے گھور کر دیکھا

مگر کہتے ہیں ناکہ کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات دوبارہ واپس نہیں آسکتے تو سچ ہی کہتے ہیں

Classic Urdu Material

اب اسکے ساتھ جو ہوتا وہ گھر جا کر ہی ہوتا

کیونکہ پہلے ہی دیر ہو چکی تھی اس لئے فوری طور پر نکاح کی کاروائی شروع کرائی گئی

طریقے کے مطابق پہلے دہا سے اجازت کے بعد عورت کو انتہائی عزت دینے کے اسلامی عقیدے کے

مطابق پہلے منتهی سے عجب وقبول کرایا گیا

ببا اور اسکے ایک کزن دولہن کی طرف سے گواہان میں شامل تھے

نکاح کے بعد وہ لوگ تو چلے گئے مگر عروہ کی زبان رکنے میں نہیں آ رہی تھی

وہ جو پہلے ہی نروس تھی رہی سہی کسر عروہ نے اسے چھیڑ چھیڑ کر نکال دیوہی نمازوں اور تعویذوں کے

الزام جو وہ پہلے بھی اس پر لگاتی تھیں پھر پورے زور و شور کے ساتھ لگا رہی تھی

اور وہ جو ویسے تو ہنس کے سن لیتی تھیں آج دوستوں اور رشتے دار لڑکیوں کے سامنے نہایت نروس ہو رہی

تھی

اسی لیے نکاح کے بعد جب عروہ آکر اسکے پاس پیٹھی تو اس نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اسے کہہ سکے
کہ عروہ ہاتھ ہولا رکھو کچھ تو خیال کرو

مگر وہ تو تھی ہی پھٹا ہوا ڈھول مشہور

اے اب تم اپنے شوہر کا ہاتھ اس طرح پکڑ کر انھیں دھمکیاں دینا میں نہیں آنے والی تمہاری دھمکیوں
میں

با آواز بلند جواب دیا منتی سخت شرمندہ ہو رہی تھی

پھر وہ اٹھ کر باہر آئی تو مبارک سلامت کا شور تھا ماشاء اللہ نکاح ہو چکا تھا سفر بھائی ابھی باہر ہی تھے ارحم

اندر آیا

Classic Urdu Material

تو اسے دیکھ کر اسکی طرف متوجہ ہوا

"کچن سے ایک گلاس پانی لے آؤخیل سے زیادہ ٹھنڈا نہ ہو"

شاید بتایا ہو کے لیے لینے آیا تھا وہ زیادہ ٹھنڈا پانی نہیں پیتے تھے

"لے لو جا کر میں کوئی کام والی ہوں"

اس نے بے مروتی سے کہا ان والے بے عزتی بھولی تو نہ تھی وہ ہوں

اور وہ اسے سخت ملاؤسی سے دیکھنے لگا

"عروہ سیر سلاء تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا تم بالکل پاگل ہو"

ملاؤسی سے کہتا وہ خود کچن کی اور چلا گیا

"یہ تو طے ہے کہ اسے درست کرنا اماں کے بس کی بات نہیں"

Classic Urdu Material

وہ سوچ کر رہ گیا عروہ کی اماں کو وہ بھی اماں ہی کہتا تھا عروہ کو تو اس بات پی بھی اعتراض تھا

"خیر اسے تو میری تمام باتوں پہ اعتراض ہے اللہ جانتا ہے کیوں؟؟؟"

وہ اس وقت ہم سوچتے ہوئے نہیں جانتا تھا کہ بہت جلد اس بے چاری کے تمام اعتراض ختم ہونے والے تھے

وہ باہر کی طرف جا رہی تھیں جب اماں نے اسے روکا کہ کھانا کھل گیا ہے اس لئے ابھی نا جاو ویسے تو وہ کبھی نہ رکتی مگر وہ باہر سے ہی آرہی تھیں یقیناً بابا لوگ بھی باقی مہمانوں کے ساتھ وہیں ہوں گے اسی لیے وہ واپس منٹھی کے کمرے کی طرف آگئی وہاں اب منتیہ کے علاوہ صرف اسکی ایک دوست تھی

Classic Urdu Material

کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے اپنا اصل کام شروع کیا

"ہاں جی مستی پی ملنا ہے دلہے صاحب سے تو بتاؤ مفت مین ملا دوں گی"

اس نے شان کے ساتھ افر کی

"نہیناتی تم نیک"

ساتھ ہی وہ کلکھلا کے ہنسی

"دیکھو ذرا اسے شرم کرو لڑکیاں اس طرح ہنستی ہیں اپنی شادیوں پہ"

وہ ہنستے ہوئے بہت پیداری لگی تھی عروہ نے فوراً شرم دلائی

"تو میری کونسا شادی ہو رہی صرف نکاح ہی ہوا"

وہ فوراً بولی تھی مگر عروہ نے کہاں بخشنا تھا

Classic Urdu Material

ارے یہ پریشانی ہے کہتی ہو تو آج ہی لے چلتے ہیں تمہیں ویسے سنا ہے دلہ صاحب خصوصی طور پی تیار "

"یو کر آئے ہینچ بتاو کہین پلانگ کی ہوئی تو نہیں؟

ایک آنکھ دبا کر شرارت سے پوچھا

"یہ نہ ہو آخر وقت لڑکا کہے میں دولہن کے بغیر نہیں جاؤں گا سچ سچ بتا دو"

وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے ایسی کسی سچویشن میں ساری ذمہ داری اسی کے کندھوں پہ ہوتی

"کی بھی ہے تو تمہیں کئوں بتائیں؟"

وہ پھر کھلکھلا کر ہنسی تھی

ارے واہدیکھو تو ذرا بھی صرف نکاح ہوا اور اتنی زبان آگئی ہے تمہارے منہ میں شادی کے بعد زلزلے "

"زلزلے لاو گئے تم

ساتھ ہی دل میں اسکی خوشیوں کے لیے دعا کی

Classic Urdu Material

اللہ کسی کی خوشیوں کو بری نظر نہ لگے دے پھپھو اکثر یہ دعا کرتی تھیں آج اس نے کی

ابھی وہ باہر لے کر جانے کے لیے اسے زبردستی گھونگھٹ نکال رہی تھی جب ذیشان کمرے میں آیا
سفید کلف لگے شلوار سوٹ کے اوپر براؤن ویز کوٹ تقریب کے عین مطابق تھلچے کھسہ پہن رکھا تھا عروہ
نے اسے دیکھ کر فوراً طنز کیا

اے لڑکی گھونگھٹ نکالنے میں کیسی شرمتم تو دولہن ہو ادھر تمہارا بھائی ایویں مین کھسہ خشہ پہن کر "
"دولہا بنا پھر رہا ہے اور اسے ذرا شرم نہیں آ رہی
بلند آواز میں کہا اس نے بھی فوراً جواب دیا

اصل میں تو تم جل رہی ہو کہ دو گھنٹے بیوٹیشن کی اتنی محنت کے بعد بھی بس پوری سی لگ رہی "

Classic Urdu Material

"ہولویس سیاور میں بغیر میک اپ اور اتنی ڈینگ پیٹنگ کے بھی اتنا پیدا لگ رہا یوں

پہلے اسکی طرف پھر شان سے اپنی طرف اشارہ کیا وہ کہاں برداشت کرنے والی تھی

"ہاں ہانکئی لوگوں نے پوچھا مجھ سے کہ یہ ٹام کروڑ جیسا لڑکا کون ہے؟"

وہ طنز سے بولیا ساتھ ساتھ منہمک کا دوپٹہ بھی سیٹ کر رہی تھی

جسے ذیشان بڑے دھیان اور محبت سے دیکھ رہا تھا

"ہاں مجھ سے بھی بہت لوگوں نے کہا کہ یہ انجینئرنگ بیوٹی (مسکور کن خوبصورتی) کون ہے؟"

وہ بھی اپنے نام کا ایک تھاکسے ہو سکتا تھا کہ جواب نہ دیتا

مگر عروہ کا دھیان اس وقت منہمکی کی تیاری کو فائل ٹچ دینے پہ تھا

مگر یوں ہی وہ اسے اوکے کر کے فالتو سلمان ڈریسنگ پہ رکھ کے مڑی وہ حیران رہ گئی

ذیشان نے منہمکی کو اپنے سینے سے لگا رکھا تھا اور وہ رو رہی تھیں فیکٹ وہ دونوں رو رہے تھے

Classic Urdu Material

"ارے ارے ارے"

وہ فوراً انکی طرف لپکی

ان دونوں کو اس طرح ایک دم سے روتے دیکھ کر وہ فوراً انکی طرف لپکی

'ارے ارے کیا ہو گیا ہے میک اور خراب کرنا ہے؟'

اس نے بازو سے پکڑ کر فیضان کو زبردستی علیحدہ کیا تو وہ اپنا چہرہ صاف کرنے لگا جبکہ منتہی کی تو ہچکی بندھ گئی تھی

"کیا ہو گیا ہے ایک دم تم لوگوں کو؟"

وہ حیران تھیزیشن کے سامنے کھڑی ہو کر دریافت کرنے لگی مگر وہ اسکی سائیڈ سے نکل کر منتہی کو باہر لانے کا کہہ کر کمرے سے چلا گیا

'حیرتہ کیوں بادشاہ جذبات بنا ہوا تھا تمہاری تو چلو خیر ہے؟'

Classic Urdu Material

اسکا چہرہ پف کرتے ہوئے عروہ نے دوبارہ پوچھا

"کچھ نہیں"

سوں سوں کرتی وہ بمشکل اتنا ہی بولی

"Muntaha I must say u have a very nice and loving brotheru r very

lucky"

منتہی کی فرینڈ سونیا جو کمرے میں ہی تھی اور یہ سارہ سین دیکھ چکی تھیں شاید کچھ زیادہ متاثر ہو گئی تھی

" ماشا اللہ "

منتہی صرف اتنا ہی بولی "میں اب پورے منہ پہ بلیک لائٹر ملوں گی تمہارے اگر تم اگلے دو منٹ میں چپ

"نہ ہوئیں تو

اسے مسلسل سوں سوں کرتے دیکھ کر سخت وارننگ جاری کی گئی

"لیں آئیں باہر؟"

Classic Urdu Material

مریم نے دروازے سے منہ اندر ڈال کر اتنا ہی کہا

"آ رہے ہیں"

سونیا نے اتنا کہہ کے منتہی کا ہاتھ پکڑا اور وہ اسے دونوں طرف سے سہارہ دیے باہر لے آئیں

"عروہ میرے ساتھ ہی رہنے لگیں زرز"

وہ منت کر رہی تھی

"اچھا ٹھیک ہے اتنا نروس ہونے کی ضرورت نہیں فیملی ہی ہے کوئی باہر سے تو نہیں"

وہ اسے ٹپٹنے والے انداز میں بولی

"اور پلیز سب کے سامنے کوئی فضول بات نہ کرنا"

ایک اور ریکوسٹ موصول ہوئی

Classic Urdu Material

"بے فکر رہو"

اسے تسلی دی گئی مگر عروہ بی بی کی طرف سے اس معاملے میں بے فکر نہیں رہا جا سکتا تھا

اس سفر بھائی پہلے ہی وہاں تشریف فرما تھے

ساتھ ہی منتهی کو بھی بٹھایا گیا پھر سب سے پہلے تایا ابو اور خالہ نے سلامی کی رسم کی

خالہ امی اچھی خاصی صحت مند تھیں تاکہ تین اور لوگوں کو ساتھ ایک تھری سیٹر پہ پورا آنا ممکن نہیں تھا وہ بھی اس وقت جب دولہا اور دولہن بیچ میں انڈو-پاک بارڈر جیسی جگہ چھوڑ کے پیٹھے ہوں

روناں علی

"منتهی میری جان ساتھ ہو جاو"

سلمیٰ نے اسے دیکھ کر با آواز بلند کہا مگر وہ ٹس سے مس نہیں یوئیسب نے ہی اس بات کو نوٹ کیا اور

اجتماعی قہقہہ لگایا

Classic Urdu Material

" اچھا بھئی اسفر تم ہی ساتھ ہو جاو "

سلمی بھی کہاں چھوڑنے والی تھیمگر اسفر بھائی بھی انکی بات کے جواب میں محض ہلکا سے مسکرائے

آخر خالہ امی ہی بیٹے اور بہو کو اثر نہ ہوتا دیکھ کر اٹھ گئیں

پھر باری باری پھپھو اور پھوپھا کے علاوہ بابا ارو اماں کے ساتھ ساتھ ذیشان کی فیملی سے آئے گیسٹس نے

بھی دونوں کو سلامی سے نوازا

"انکی تو عید ہو گئی ہے"

اس طرح سلامیاں اور پروٹوکول ملتے دیکھ کر وہ پاس کھڑے ذیشان کو کہے بغیر نہ رہ سکی

"ہاہا تمہیں جلن ہو رہی ہے"

وہ ہنسا بھی کچھ دیر پہلے تو کیسے جزبات کا بادشاہ بنا ہوا تھا

Classic Urdu Material

"نہیں پر یہ سب دیکھ کر مجھے ایک خیال آرہا ہے"

وہ جو بالکل اسکے ساتھ کھڑا سامنے ہوتی کاروائی کو دیکھ رہا تھا فوراً اسے مڑ کر دیکھا

"کیا؟؟"

"یہی کہ میں بھی نکاح یا کم از کم منگنی ہی کرالوناور نہیں تو کچھ تحفے تحائف ہی مل جائیں گے"

پر سوچ آواز میں بولی

"شاباشمگر وہ تمہارا فواد افضل خان تو شادی شدہ ہے ناشاید"

اسکی سوچ کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ڈارک سائیڈ بھی دکھائی

"لو بھلا اس سے کیوں شادی کروں گی میناسکی تو میں فین ہوں بس؟"

برا سامنے بنا کر مڑ کر ذیشان کو دیکھا

Classic Urdu Material

"او پچھاتو پھر آپ کس پرنس چارمنگ کو یہ اعزاز دیں گی"

مصنوعی حیرت سے طنزیہ پوچھتا ہوں کہ وہ تھوڑا بجھا بجھا سا تھا

ارے وہ کیونکہ دنیا کے چھوٹے موٹے پرنس کیا ہیئت دیکھنا جس سے میں شادی کروں گیجمل جاو گے تم "

"سب

اپنے لہجے کو بھرپور خواب ناک بنا کر کہتی آخر میں اسے چیلنج کر رہی تھی

"اوپا، مطلب ہم کیوں جلیں گے ہم شکر نہیں کریں گے کہ تم سے جان چھوٹی"

وہ بھی جواباً طنز کرنا نہ بھولا تھا

رنا اب علی

"ارے یہ تو وقت بتائے گا نا تم بس دیکھتے جاو"

اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر معاملات کو وقت پہ چھوڑا

Classic Urdu Material

"چلو دیکھتے ہیں"

اسنے مزید بحث نہیں کی

"تمہیں کیا ہوا تھا شہنشاہ جذبات؟"

وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی

"اونہاں کچھ نہیں"

اسکا دھیان نہیں تھا شاید چونک کر بولا

"تو شوق ہو گیا تھا اسکا میک اور خراب کرنے کا؟"

وہ خشمگین نگاہوں سے تکتی بولی

"ہا تم نہیں سمجھو گی بہت سی باتیں تم ابھی نہیں سمجھ سکتیں"

اس نے پھسکا سا قہقہہ لگا کر کہا

Classic Urdu Material

"کیوں نہیں سمجھ سکتی؟"

ہنی سمجھ پہ اعتراض وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

"سمجھ جاو گیجب وقت آئے گا تو سب سمجھ جاو گی"

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

"ہائیں تو بالکل بھی نہیں روون گیمیں تو شکر کروں گیمیری شادی ہو گیاور جان چھوٹے گئان سب سے"

وہ ابھی سے شکر گزار ہو رہی تھی

وہ زور دار قہقہہ لگا کر ہنساتو سامنے پیٹھی اماں نے دونوں کو گھور کر دیکھا جسے عروہ نے ہسب عادت نظر

انداز کیا مگر وہ نہیں کر سکا

"تمہاری اماں مجھے گھور رہی ین"

عروہ کو آہستگی سے بتایا

Classic Urdu Material

تو نا جاہلوں کی طرح قہقہے لگاویسے میں سوچ رہی تھیکہ جب میری شادی یوگی تو سنی روئے گا اس "

"طرح؟؟؟"

وہ سامنے ماں کو دیکھے بغیر پر سوچ انداز میں بولیتو وہ اپنا قہقہہ نہیں روک سکا

"ابھی تم کہہ رہی ہو کہ تم نہیں روگیتو اسے کیا مصیبت پڑی ہے رونے کی"

وہ اس سے دریافت کر رہا تھا

"ظاہر ہے میں تو نہیں روون گئمگر تم روو گے میری شادی پہ؟"

اے عجیب فکریں لگ گئی تھیں

ذیشان چاہ کر بھی ہنسی نہیں روک پا رہا تھا

Classic Urdu Material

جتنا تم نے تنگ کیا ہوا ہے رونا تو بالکل نہیں بنتا اور میں اس وقت ہوں گا ہی نہیں تمہارے پاس جس " وقت رونا پڑے کم از کم میں تمہارے لیے بالکل نہیں رو سکتا خاص طور پر تین دن پہلے کے قاتلانہ حملے کے بعد

وہ ایسا کچھ کرنے سے صاف انکار کر رہا تھا

"مرو تمہیں نے تمہیں اپنی شادی پہ بلانا ہی نہیں"

اسے دھمکی دیتی وہ اسفر بھائی کی طرف چلی گئی یہ جانے بغیر کہ ہو سکتا ہے وہ واقعی اسکی شادی میں نہ آئے

زرناب علی

مہمان اب جا رہے تھے ساڑھے دس کے قریب سب لوگ واپس چلے گئے جب تایا لہو نے انھیں بھی اٹھنے کے لیے کہا

کیا ہو گیا بھائی صاحب ابھی تھوڑی دیر تو رکیں^۸

Classic Urdu Material

پھپھو نے محبت سے ریکوسٹ کیجئے مان لیا گیا

تھوڑی دیر بعد سب بڑے کوئی گول میز کانفرنس کرنے ڈرائنگ روم میں چلے گئے تو وہ اٹھ کر اسفر بھائی کے پاس آگئیاتی سب فوٹو سیشنز میں لگے ہوئے تھے اس نے ایک نظر سب کو دیکھا سلمی باجی اپنے بیٹے کو اندر کمرے میں لیٹانے گئی تھیں مریم سنی کو کسی بات پہ کنوئس کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور دونوں کپتان صاحبان اپنے موبائل سامنے کیے کوئی رازنیز کرنے میں مصروف تھے اسفر بھائی نے بھی فون نکالا ہوا تھا جبکہ منتمی مریم کو سنی کے ساتھ دماغ کھپانا دیکھ رہی تھی

"کیا خیال ہے میری کوئی سروس چاہیے؟"

اس نے اسفر سے سرگوشی کی

"نہیں اتنی تم نیک؟"

وہ زیر لب مسکرائے

آج کے بعد شادی تک آپکے ادھر آنے پہ پابندی ہو گئیں لے سوچ لیں حساب کتاب بعد مین کر لیں "

گے

اس نے آفر کیوہ صرف مسکرائے

"میں چائے بنا رہی ہوں کوئی پیئے گا؟"

پانچ منٹ بعد وہ اعلان کر رہی تھیباقی تو شاید کوئی بھی اس آفر کو قبول نہ کرتا مگر سنی نے اسے حیرت

سے دیکھا

"سب ہی پیئیں گے بنا لاو"

"اوکے"

وہ بغیر کسی اعتراض کے کندھے اچھاتی کچن کی اور چلی گئی

ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے جب انھوں نے اسکی چیخ سنیسنی، مریم سمیت وہ چاروں کچن کی طرف

بھاگے

Classic Urdu Material

"لگتا ہے جلا لیا ہے اس نے کچھ؟"

منتہی کہتی ہوئی پنا ڈریس سنبھال کر اٹھنے لگی

جب اسفر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"بے فکر رہو یہ جلانے پہ اسے لائٹ یا گل احمد کا جوڑا ملے گا"

وہ سخت حیران ہوئی اسفر ایسی بے تکلفیاں نہیں دکھاتا تھا کجا کہ ہاتھ پکڑ کر روک رہا تھا

"جی؟"

وہ اسکی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی

پیٹھو عروہ کہہ رہی تھی کہ اب شادی سے پہلے تک میرا یہاں آنا بند ہوگا تو میں نے سوچا تم سے کچھ "

"بات کر لو کوئی اعتراض؟"

Classic Urdu Material

وہ جو اپنا ہاتھ چھڑا رہی تھی اسے دیکھ کر نظریں جھپکا گئیں احساس ملکیت نے اسکا ہر انداز بدل دیا تھا

اور منتہی نے سوچا کہ وہ کبھی بھی اپنے ماموں کے بچوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گی چاہے وہ عروہ ہو اور چاہے وہ اسفر ہو

اور دوسری طرف وہ کسی کو اپنا ہاتھ دیکھنے نہ دے رہی تھی بس شور مچائے جا رہی تھی
"ارے دیکھنے تو دو کہیں زیادہ ہی نہ جل گیا ہو"

کہتے کے ساتھ ہی ارحم نے زبردستی ہاتھ فکر کر دیکھا

"ہو نسرخ ہی ہوا ہے چھالے وغیرہ تو نہیں بنے"

وہ دیکھتے ہوئے تبصرہ کر رہا تھا

"چھالے فوراً ہی بن جاتے ہیں؟ ہائے چھوڑو میرا ہاتھ"

وہ غصے سے ایسے دھاڑی جیسے اسکی بات سے زیادہ درد محسوس ہوا ہوا اسکے انداز پہ اس نے مسکراتے ہوئے

Classic Urdu Material

ہاتھ چھوڑ دیا

"مرضی ہے تمہاری"

ذیشان کچن کے کیمینٹس سے کوئی کریم نکال لایا تھا

"یہ لگا لونشان نہیں پڑے گا"

وہ کسی صورت اس کے لیے تیار نہیں تھی

"نہیں ہاتھ نہ لگنا"

اسکے اس قسم کے ری ایکشن پہ سنی اور مریم دونوں ہی بے زاری سے کاونٹر ٹاپ ہی بیٹھ گئے جیسے جانتے

ہوں کہ یہ سین کافی دیر چلنے والا تھا

خیر اسکے بعد اسے واقعی لائٹ کا سوٹ مل گیا تو وہ تھوڑی بہت ہو تکلیف ہوئی تھیوہ بھی بھول

گئیو یہ بے نیم گرم پانی سے مر تو جانا نہیں تھا اس نے

زندگیاں پھر معمول پہ آگئی تھیں دونوں اپنی ڈیوٹی ہی چلے گئے سلیم باجی اپنے گھر عروہ پہنچا میں بڑی ہو گئی

Classic Urdu Material

دن کی چھٹیوں کے بعد فورتحہ ائیر کی کلاسز بھی سٹارٹ ہو گئیں مگر پھر اس نے نوٹ کیا کہ اماں بہت خوش رہنے لگیں پہنا سے بھی داٹنا بہت کم کر دیا تھا

سب سیٹ جا رہا تھا مگر پھر زندگی میں پہلی اس وقت ہوئی جب ارحم فوری طور پہ اچانک گھر آیا

تب اسکا مشکل وقت شروع ہوا تھا مگر وہ اس سے پوری طرح لاعلم تھیں مگر جنکو علم تھا انکی راتوں کی نیندیں خراب ہو گئی تھیں

زندگی میں بعض دفعہ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب انسان اپنے رشتوں کے گنجلک میں کھو جاتا ہے اسے سمجھ نہیں آتی کہ فیصلہ کیسے کرے اور کس چیز کو بنیاد بنائے

اور وہ جو کہتے ہیں کہ کہیں کا رہنما ہونا یا بڑا ہونا آپکو طاقت دیتا ہے وہ پتہ نہیں کیا سوچ کر کہتے ہیں

Classic Urdu Material

مختار حیات خان تو اس وقت اپنے کندھوں کو ذمہ داری کے بوجھ تلے جھکا ہوا محسوس کر رہے تھے ہمیشہ کی طرح اس مشکل وقت میں بھء انکے بہن بھائیوں نے فیصلے کا بوجھ انکے سر پہ ڈال کر خود کو بری الذمہ کر لیا تھا

اور وہ جو والدین کے جانے کے بعد آج تک اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پوار کر رہے تھے آج پہلی دفعہ خود کو مکمل بے بس محسوس کر رہے تھے

حالات ہمیشہ سے اتنے مشکل نہیں تھے بلکہ دو مہینے پہلے ارحم کے آنے پہ جب انھوں نے اس سے اسکی شادی اور پھر اپنی خواہش کے بارے میں بات کی تو اسکا جواب سن کر اپنا سینہ چوڑا ہوتا محسوس کیا تھا

"پاپا جیسے آپکی مرضی آپکو اگر یہ مناسب لگ رہا ہے تو ایسے ہی کر لیں"

اور وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا انھیں اور بھی عزیز محسوس ہوا حالانکہ انکی بیوی کو ڈر تھا کہ وہ عروہ کے لئے نہیں مانے گا انکی کبھی بنتی جو نہ تھی

Classic Urdu Material

شبابشیرے بچے مجھے یہی امید تھیمگر میں چاہتا ہوں سب جلدی جلدی ہو جائے گھر کی بچی "

"ہے دونوں جی ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہو گے

انہوں نے اسے سینے سے لگا کر کہا تو وہ انکا کندھا تھیکے لگا مسکراتے ہوئے انہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود

اسکا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا

یاد زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں مریم ابھی چھوٹی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں کا فرض جلد از جلد ادا "

اگر دو نیکلے اگلے سال جب اسفر کی رخصتی کرائیں گے تب تک عروہ کے پیپر ہو جائیں گے نا؟؟؟

انہیں جسے کوئی خیال آیا

"جی ہو جائیں گے"

ارحم نے کہا

Classic Urdu Material

ہاں تو بس ٹھیک ہے تب دونوں کو فارغ کریں گے تم تیری پکڑو کوشش کرو کہ تمہیں چھٹی مل "

"جائے بات کرو جا کر

انہوں نے مسکرا کر کہا

"جی میں کوشش کرتا ہوں"

وہ دھیمے لہجے میں انہیں تسلی دے رہا تھا

ٹھیک ہے لڑکے سدا خوش رہواللہ صحت اور برکت والی عمر دے زندگی کی تمام خوشیاں دیکھنی نصیب "

"ہوں

انہوں نے دعائیں دے کر اسے رخصت کیا

زرناب علی

ماں باپ تو سب ہی اپنی اولاد کے لیے دعا کرتے ہیں مگر وہ جنکے جوان، خوبصورت بیٹے سرحدوں کی حفاظت پہ

مامور ہوتے ہیں انکا تو جسم کا روعا رورا مسلسل مجسم دعا بنا رہتا ہے

Classic Urdu Material

اس رات انھوں نے جیسے اپنی بیوی کی کم عقلی پہ ہنس کر اسے کیا تھا

بھلی عورت تم کیا کہہ رہی تھیں کہ وہ نہیں مانے گا اور دیکھو اس نے ایک لفظ تک نہیں کہا فرمان بردار اولاد "

"ہے میری

پر جوش انداز میں کہتے آخر میں وہ فخر سے بولے

ہاں جی میں تو اس لیے کہہ رہی تھیں کہ ان دونوں کا مزاج نہیں ملتا رحم جتنا دھیمے سروں میں بات کرتا "

"ہے عروہ اتنی ہی شوخ اور جذباتی ہے مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ کی اولاد اتنی فرمان بردار نکلتے گی

آخر میں انھوں نے مسکرا کر اپنے شوہر کا حوصلہ بڑھایا

ہاں جی کیوں نا کلتیمیں نے بھی کبھی ماں باپ کی نا فرمانی نہیں کیجھاں انھوں نے کہا سر جھکا کر "

"شادی کر لی

Classic Urdu Material

وہ خوش تھے پرانی باتیں یاد کر رہے تھے

اور تاریخ بتاتی ہے کہ انسان اپنے ماضی کو دو ہی صورتوں میں یاد کرتا ہے ایک جب وہ دکھی ہو اور دوسرا جب وہ بہت خوش ہو باقی وقت تو وہ حال میں ہی کھویا رہتا ہے یا پھر مستقبل کے خواب بننے میں

اور انکی بیوی حیران تھیں آج وہ اپنے بیٹے پہ بھی حیران ہوئی تھیں مگر شوہر پہ زیادہ حیران ہو رہی تھیں اسفر کی دفعہ بھی اسکے کہنے پہ انھوں نے ہی اپنے طور پر شوہر سے بات کی تھی اور وہ خوش ہوئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ اسفر سے پوچھ لو اگر اسکی مرضی ہے تو کر لیتے ہیں بتاؤ پھر بات کرنے پہ پھپھو نے فیصلہ انھی پہ چھوڑا تھا

اس دفعہ وہ زیادہ خوش تھے اگلے ہی دن بات کرنے بیوی کو لے کر بھائی کے پورشن میں پہنچ گئے

حالانکہ وہ انھیں منع ہی کرتی رہ گئی تھیں کہ اتنی جلدی بھی کیا ہے کچھ دن انتظار کر لیں

Classic Urdu Material

مگر وہ کہاں ماننے والے تھے اور ادھر وہ دونوں میاں بیوی انکی آمد پہ حیران ہوئے تھے

"بھائی مجھے بلالیا ہوتا"

چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو اس طرح اپنے کمرے میں دیکھ کر اس عمر میں بھی بوکھلا گیا تھاسر سفید ہو گئے تھے مگر دلوں سے عزت نہیں گئی تھیجانی چائے بھی نہینا جی کے بعد بھائی صاحب ہی انکے بڑے تھے اور انکے خاندان میں بڑوں کی عزت اب بھی کی جاتی تھی

"ارے بھائی اپنے ہی گھر میں ہینمیں اجاوں یا تم ایک ہی بات ہے"

خوشی سے بولتے بیٹھ گئے پھر بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی

دیکھو بھائی میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گانچے جوان ہو گئے ہنناور ہم بوڑھے اس لیے میں چاہتا ہوں "

"جلد از جلد انکی ذمہ داریوں سے فارغ ہو جائیں

Classic Urdu Material

"جی بھائی صاحب"

انھیں بھلا اس بات سے کیا اختلاف ہو سکتا تھا

"اسی لیے آج ہم ادھر آئے ہیں"

بیوی کی طرف تائیدی نظروں سے دیکھا انھوں نے مسکرا کر سر ہلایا

ویسے تو وہ ہماری ہی بیٹی ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ عروہ اور ارحم کا نکاح کر دیا جائے گھر کے بچے گھر "

"ہی رہیں باقی تم ماں باپ ہو جو آپکی مرضی

مدعا بیان کر کے فیصلہ ان پہ چھوڑا

انھیں کیا اعتراض ہونا تھا ماں کی تو دلی خواہش تھی اور وہ اللہ نے سن لی تھی اور بھائی کے لیے بھائی کا ا جانا

ہی کافی تھا بھتیجے میں بھی تو کوئی کمی ڈھونڈے نا ملتی تھی

Classic Urdu Material

"بھائی صاحب وہ بھی ہمارا ہی بچہ ہے جیسے آپکو مناسب لگے"

نہایت خوشی سے کہا

نہیں بھائی تم لوگ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو عروہ سے پوچھو اگر وہ خوش ہے تو ٹھیک ہے اسکے پیروں "

"کے بعد سب کو ایک ساتھ ہی بھگتائیں گے نہیں تو اللہ دونوں کے نصیب اچھے کریں

انھوں نے عروہ کی رائے کو ضروری قرار دیا

بھائی صاحب آپ بڑے پیچھے بھی فیصلہ کریں گے سب کو قبول ہو گا ہماری بچیوں نے پہلے کبھی "

"اعتراض کیا ہے جو وہ کرے گی

بھابھی نے فوراً کہا حالانکہ کہ اندر سے انھیں یقین تھا کہ عروہ ضرور اعتراض کرے گی

"پھر بھی پوچھ لینا مناسب ہے دین بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے"

وہ بضد تھے

Classic Urdu Material

"ابھی وہ بچی ہے اپنے لیے فیصلہ نہیں کر سکتی ہمارا فیصلہ ہی قبول کرے گی"

بھائی نے بھی بیوی کی ہاں میں ہاں ملائی

"چلو تم لوگ سوچ لو ابھی تو ویسے بھی پڑھ رہی ہے تب تک آرام سے سوچو"

انہوں نے سوچنے کا موقع دیا

بھائی صاحب آپکا فیصلہ ہی آخری ہو گا ابھی وہ پڑھ رہی ہے اس وقت ایسی باتیں بچے کا ذہن خراب "

"کرتی پینا سے اس بات سے فحاح دور ہی رکھنا بہتر ہے

اماں فوراً بولیںالانکہ اگر اس وقت عروہ ہوتی تو فوراً سونکتے نکالتی رحم میں

ٹھیک ہے بھاء بہت بہت شکریہجیسے مناسب لگے تم لوگوں کو اگر ایسی بات ہے تو اللہ مبارک کرے "

"اس رشتے کو اور آپکو بھی مبارک ہو بھائی کوئی مٹھائی وغیرہ منگو او

پھر وہ بیوی کی طرف متوجہ ہوئے

"مٹھائی نے منگا لیں گے ویسے میں کہہ رہی تھیکہ اب رحم آیا تو رسم کر دیں گے گیدرنگ ہو جائے گی"

خالہ امی نے سچیشن دی

"ہاں دیکھتے ہیں"

تلیا ابو نے مختصر جواب دیا

اسکے بعد یہ خبر تو کسی تک نہ پہنچیاں نے دانستہ یہ بات فلحال بتانے سے منع کیا تھا، کیا خیال تھا کہ ایک دم پڑے گیتو عروہ کو اعتراض کا موقع نہیں ملے گا، اصل میں تو وہ عروہ کی حرکتوں کی وجہ سے ناامید ہو گئی تھیں کہ خاندان میں کوئی اسکا رشتہ مانگے گا، مگر اب ان لوگوں نے خود بات کی تھی اور وقت سے پہلے کی تھینو انکی دیرینہ خواہش پوری ہو رہی تھی اور وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھیں اور اتنا تو عروہ نے بھی نوٹ کیا تھا کہ اماں اب اسے پہلے کی طرح نہیں ڈاٹینمگر وجہ یہ غور کرنے کا اسے خیال نہ آیا

Classic Urdu Material

یہاں تک تو معاملات ٹھیک ہی تھے مگر وہ جو پھپھو کو اپنی خوشی بتانا چاہتی تھیں معاملہ اس وقت خراب ہوا جب اتوار کو آکر انھوں نے دونوں بھائیوں اور بھابھوں کے سامنے اسی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ عروہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں

پہلے تو وہ سب حیران ہوئے مگر پھر بڑی بھابھی نے ہی ہمت کی
دراصل ہم تمہیں کافی دنوں سے اسی لیے بلا رہے تھے کہ ہم تمہیں بتا سکیں کہ ہم نے عروہ اور "
ارحم کی بات طے کر لی ہے تو اب تو تم لیٹ ہو گئی ہو دونوں بچے اپنے ہی ہیں اور اگر تم کچھ دن پہلے آ
"جائیں تو ہمیں بالکل اعتراض نہ ہوتا مگر ظاہر ہے اب تو یہ نہیں ہو سکتا

شرمندہ سی مسکراہٹ کے ساتھ آخر میں انھوں نے شوہر کی طرف دیکھا
ہاں ظاہر ہے اب تو بات تقریباً ہو چکی ہے تمہاری خواہش سر آنکھوں پر مگر خیر اللہ کوئی بہتر سبب کر "
"دے گا

آخر میں انھوں نے بہن کو تسلی دی

Classic Urdu Material

"اچھا بھائی صاحب"

شرمندہ سی بہن کچھ کہتے کہتے چپ ہو گئی صاف ظاہر تھا وہ کچھ کہنا چاہ بھی رہی ہیں اور کہہ نہیں پا رہیں

"بولو بھئی اگر کوئی اور بات ہے تو"

انھوں نے بہن کو حوصلہ دیا

وہ دراصل بھائی ارجم بھی اپنا ہی بچہ ہے اسکی خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے مگر اصل میں وہ (فیضان کے "

"پاپا) تو خود بھی اتنا چاہ رہے تھے مگر میں نے کہا کہ مکملے میں بات کر آؤں

وہ لمبی تمہید باندھ رہی تھیں

سب ن خاموشی سے انھیں دیکھا وہ بھی باری باری چاروں کو دیکھ کر دوبارہ گویا ہوئیں

Classic Urdu Material

وہ اصل مینڈیشن چاہتا ہے کہ میں آپ سے بات کروں بھائی صاحب بچوں کی خوشی کے لیے میں "مجبور ہوں"

وہ خاموشی سے انھیں دیکھنے لگیں

"مطلب کیا ہے اس بات کا؟"

اس بات پہ سب سے پہلے عروہ کے بابا بولے تھے

بھائی مجھے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے میں نے اسے کہا تھا کہ مجھے لگتا ہے بھائی ارحم کے لیے "یہی خواہش رکھتے ہیں مگر اس نے پھر باپ کو فون کیا وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ سے بات کروں ہر "صورتاً اور ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ فیصلہ کر چکے ہیں

وہ وقفہ لے لے کر بات کر رہی تھیں اپنے بھائیوں کے سامنے انھیں کبھی ایسی شرمندگی پہلے نہ ہوئی

تھیں مگر وہ مجبور ہو کر آئی تھیں انکی اکلوتی نرینہ اولاد کی خواہش نے انھیں مجبور کر دیا تھا

Classic Urdu Material

اس وقت تو وہ وہاں سے آگئیں مگر پیچھے بھائیوں اور بھابھوں کو بھی مشکل میں ڈال آئی تھیں اگر بات کر فی چکے ہوتے تو انھیں ذرا اعتراض نہ ہوتا مگر اب تو یہ مناسب نہ تھا

مگر انکی مشکل میں اس وقت اضافہ ہوا جب تین دن بعد انھیں بہنوئی کا فون آیا وہ بھی اپنے اکلوتے بچے کی خوشی کے لیے درخواست کر رہے تھے

اور تب انھیں اندازہ ہوا کہ فیضان ن یقیناً انھیں مجبور کیا تھا ورنہ وہ بہت وضع دار آدمی تھے آج تک کسی معاملے میں انکے بہنوئی نے شکایت کا موقع نہیں دیا تھا

اور پھر ایسی سچویشن میں جب انھوں نے بچی کے باپ سے بات کی تو وہ ساری ذمہ داری انکے کندھوں پہ ڈال کر خود بری الذمہ ہو گئے

اسی لیے اب وہ مشکل کا شکار تھے ماں سے اس بات کا ذکر سن کر وہ فوراً بغیر بتائے گھر آ گیا تھا اب چاہے وہ جتنے یہاں بتانا مگر وہ جانتے تھے وہ کس لیے گھر آیا تھا

Classic Urdu Material

اور اسکے اس طرح آنے کا مطلب یہ تھا کہ جو انکے بھانجے کی خوشی تھی وہی انکے پیٹے کی خوشی تھی

ہوا دراصل یہ تھا کہ ہفتہ پہلے جب ارجم گریژن آیا تو شام کو کلب میں بیٹھے باتوں باتوں میں اس نے اپنے گھر کے وزٹ اور اسکے ساتھ ساتھ پاپا کی خواہش اور اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے بارے میں بھی بتایا

اس وقت تو وہ کچھ نہ بولا مگر پھر گھر فون کر کر کے اس نے ماں کا جینا محل کر دیا اور جب اس نے دیکھا کہ انکی طرف سے کوئی پوزیٹو جواب نہیں آ رہا تو باپ کو فون کیا اور انھیں پتہ نہیں کیا کہا تھا کہ انھوں نے بھی بیوی کو کم از کم ایک دفعہ جانے اور بات کرنے کا کہا

رنا اب علی

وہ بات تو کر آئی تھیں مگر سخت شرمندہ تھیں

دوسری طرف مختار حیات خان ذمہ داری کے بوجھ تلے دبا ہوا محسوس کر رہے تھے اگر پیٹے کی خوشی کا خیال کرتے تو بھانجے کے مجرم بننے اور اگر بھانجے کی خوشی پوری کرتے تو بیٹا جو فرمان بردار تھا اور جس نے

Classic Urdu Material

کبھی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا

اسے دکھی کرتے

فیصلہ مشکل تھا

اگر اصولوں کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرتے تو یقیناً رحم کے حق میں تھا

انہیں بچپن میں پڑھا حضرت داود کا قصہ یاد تھا اگرچہ وہ اسے صورتحال سے مکمل طور پر ریلیٹ نہیں کر سکتے تھے مگر پہلے بات رحم کی ہوئی تھی تو فیصلہ آسکے حق میں جانا تھا مگر بات صرف رحم کے حق کی نہ تھی اس بھروسے اور ذمہ داری کی تھی جو انہیں بڑا سمجھ کر دی گئی تھی

اور اس ذمہ داری کا تقاضہ یہی تھا کہ وہ قربانی دینے کی ذمہ داری ان سے قربانی مانگ رہی تھی اور یہ قربانی بہت سخت تھی بہت سخی انہیں بیٹے کی خوشیاں قربان کر رہی تھیں اور یہ کوئی آسان بات نہ تھی بہت مشکل فیصلہ تھا

اور بڑوں کو ہمیشہ ہی مشکل فیصلے کرتے ہوئے دوسروں کی خوشی کے لیے اپنی خوشیوں کی قربانی دینی پڑتی ہے مگر جب بات اولاد کی خوشیوں کی ہو تو معاملات خراب ہو جاتے ہیں

Classic Urdu Material

انکے معاملات بھی خراب ہونے کی طرف جا رہے تھے اگر اپنے بیٹے کے حق میں اصولی فیصلہ کر بھی دیتے

تو بھی انکا خاندان ٹوٹ جاتا وہ آنے والی زندگی میں اپنے بہن بھائیوں کے سامنے شرمندگی محسوس کرتے

وہ بری طرح پھنس گئے تھے آخر کار انھوں نے پوری رات جاگ کر سوچا اللہ سے مدد کی درخواست کیا اور

صبح تک وہ پورے خاندان کا دباؤ سہنے کے لیے خود کو تیار کر چکے تھے

صبح فجر کی نماز کے بعد انھوں نے بیوی اور بیٹے کو اپنے کمرے میں بلایا وہ دونوں بھی حد درجہ سنجیدہ تھے

انکی شریک حیات خوفزدہ نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھیں وہ جانتی تھیں کہ کسی لڑکی کا رشتہ نہ ملنا بڑی بات

نہیں مگر جب معاملات اس نہج پہ آ جائیں تو بات انا کی ہو جاتی ہے

اور جب مرد کی انا کو ٹھیس پہنچے تو یہ زخم وہ زندگی بھر نہیں بھلا سکتا

اسی لیے وہ خوفزدہ تھیں دونوں صورتوں میں نقصان تو ہونا ہی تھا مگر دیکھنا یہ تھا کہ انکے شوہر نے کس

کی خوشیاں قربان کرنے کا فیصلہ کیا تھا

Classic Urdu Material

مختار صاحب نے بیوی اور پھر بیٹے کی طرف دیکھا پھر گلا کٹکھار کر گفتگو کا آغاز کیا

"معاملہ کیا ہے اور کیا صورت اختیار کر گیا ہے یہ تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے"

انھوں نے رک کر دونوں کی طرف دیکھا بیوی نے اثبات میں سر ہلا کر انھیں گفتگو جاری رکھنے کا عندیہ دیا

میرے لیے یہ بہت مشکل تھا ایک طرف میرا بیٹا تھا تو دوسری طرف بھانجاگو کہ دونوں میں کوئی فرق "

" نہیاناور نہ ہی میرے نزدیک کوئی کمی ہے مگر

وہ پھر رکے مگر انکے انداز سے لگتا تھا کہ فیصلہ کر چکے ہیں

میں نے دل پہ پتھر رکھ کر ایک فیصلہ کر لیا ہے اور میں یہی امید کرتا ہوں کہ آپ دونوں میرا ساتھ "

"دیں گے چاہے حالات جیسے بھی ہوں میں آپکو اپنے ساتھ کھڑا دیکھنا چاہتا ہوں

انھوں نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا

Classic Urdu Material

"کیوں ارحم؟"

انکی امید بھری نظروں کے جواب میں وہ معمول سے زیادہ دھیمی آواز میں بس ایک لفظ ہی بولا

"جی پاپا"

ہونجھے یہی امید تھیدیکھو یہ فیصلہ آسان نہیں تھا مگر بڑا ہونے کے ناطے مجھے سب نکلت پہ نظر رکھنی تھی

انھوں نے وقفہ لیا

"آور انشاء اللہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہو گا اللہ تمہیں بہت اچھا جوڑ عطا کرے گا"

وہ نظریں جھکائے آرام آرام سے کہہ رہے تھے

ماں نے بے اختیار پیٹے کو دیکھا وہ بے یقینی سے باپ کو دیکھ رہا تھا

مگر پاپا اصولاً یہ غلط ہے اس وقت جبکہ پہلے ہی ہم بات کر چکے ہیں اور آپ کو اس نکتے پہ بھی سوچنا چاہیے"

Classic Urdu Material

اور وقت نے یہ لمحہ بھی محفوظ کر لیا تھا بیٹا پہلی دفعہ باپ کو کسی معاملے میں غلط قرار دے رہا تھا
میرے بچے جانتا ہوں مینمگر وہ میری بہن ہے اس نے مجھ پہ بھروسہ کر کے فیصلے کا اختیار مجھے دیا "
ہے"

وہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتے کہہ رہے تھے

اور ہمارے خاندان میں بہنوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا اسکی علاوہ بھی مجھے کسی ایک کی خوشی کو قربان "
"کرنا تھا اور میں نے مناسب سمجھا کہ میں اپنے بیٹے سے یہ درخواست کروں
وہ پر امید تھے

میں جانتا ہوں بہت طے ہونے کے بعد سے اس پہ تمہارا حق ہے مگر وہ بھی ہماری ہی بچی ہے اور میں "
" اس طرح سے اسکا تماشہ بھی نہیں بنونا چاہتا
وہ ابھی بھی انھیں سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

Classic Urdu Material

"آگے جو بھی فیصلہ تم کرو گے وہ مجھے قبول ہو گا"

انہوں نے فیصلہ اس پہ چھوڑ دیا تھا

اس موڑ پہ آکر وہ اسے اختیار دے رہے تھے تب جبکہ سارے فیصلے وہ کر چکے تھے اسکے بعد وہ وہاں

مزید نہیں رکاکمرے سے چلا گیا تھا آ

وہ سارا دن میاں بیوی نے کانٹوں پہ گزارا مگر وہ جو ماں کی طبیعت خرابی کو اپنے آنے کی وجہ بتا رہا تھا اسی

دن واپس چلا گیا اس نے ایک لفظ نہ کہا تھا

زرناب علی

اور یہ تو مختار حیات خان ہی جانتے تھے کہ انہوں نے کس دل سے فیصلے کا بوجھ پیٹے کے کندھوں پہ رکھا

تھا اور وہ ابھی جوان تھا اور صابر بھی بوجھ سہارا گیا تھا

Classic Urdu Material

خاموشی سے واپس چلا گیا تھا

ماں اور بہن دکھی تھیں مگر بے بس تھیں مریم کو عروہ سے پہلے سے زیادہ نفرت محسوس ہوئی ہمیشہ سے زیادہ وہ ہمیشہ اسکے بھائی کو تنگ کرتی تھیں آج بھی وہ اپنی زندگی میں تنگ ہوا تھا تو صرف اسی کی وجہ سے اسے پاپا پہ بھی غصہ تھا جنہوں نے خواجواہ میں ارحم اور عروہ کے بارے میں سوچا ارحم کو بھلا لڑکیوں کی کمی تھی وہ بے بسی سے خود پہ ہی غصہ ہوتی رہیں جبکہ اسفر کے خیال میں یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی

" میں تو پہلے ہی اس کے حق میں نہ تھا ان دونوں کی کبھی بھی نہ بنتی چھا ہوا ابھی درست فیصلہ ہو گیا "

ساری بات سن کر اس نے یہی کیا تھا

اور ماں کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ناراض ہو کر گئے بیٹے کو کیسے سمجھائیں کہ معاملہ اتنا بڑا نہیں تھا وہ

جانتی تھیں وہ دل پہ لے لے گا

Classic Urdu Material

خود پہ بھی ناراض تھیں کہ خواخواہ اس وقت جلدی کی اسے بتانے کی

دو دن بعد پھپھو کو بلایا گیا اور باقاعدہ رشتہ مانگ کر فوراً ہاں بھی کر دی گئی

عروہ تو مارے حیرت کے بے ہوش ہونے والی تھیں اسے تو کسی نے بتلانا بھی مناسب نہ سمجھا تھا بس اچانک پھپھو آئین پھر سب نے بند کمرے میں اجلاس کیا اور باہر آ کر اسے بلایا گیا وہ جو اپنی ہی دھن میں تھی اماں نے اسے آنکھیں دکھا کر بیٹھنے کو کہا وہ بیٹھ گئی

پھر پھپھو نے آکر اسکا ماتھا چوما اور اپنے ہاتھ سے ایک سونے کا کنگن اتار کر اسے پہنا دیا وہ سب کے سامنے اس قسم کی کاروائی پہ حیران ہوئی تھیں تبھی ہونقوں کی طرح انھیں دیکھا

"عروہ آج سے تم میری بیٹی ہو تمہیں نیشن کے لیے مانگ لیا ہے میں نے"

Classic Urdu Material

وہ مسکرا کر کہتینیٹھ گئیوہ ایک دم ہنسی تھیمگر وہاں موجود کوئی بھی فرد نہیں ہنسا تو اس نے فوراً سنجیدہ

ہونے کی ناکام کوشش کی

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہو کیا رہا ہے وہ نا سمجھ نہیں تھی مگر اس کے لیے یہ ایک اچانک موومنٹ

تھینفسیاتی طور پر قبول نہ کر پانے کی وجہ سے اسکا فوری ری ایکشن ہنسی تھیا بھی وہ یہی سوچ رہی تھی

جب بتایا لو نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ لیا

"ٹھیک ہے بھئییب کو مبارک ہو اور اسفر تم جاو اور مٹھائی لے کر آو"

اسفر بھائی کو روانہ کرنے کے بعد وہ اماں اور بابا کی طرف متوجہ ہوئے

زرناب علی

"چھ مہینے بعد اسفر اور منتهی کے ساتھ ساتھ ہی ذیشان اور عروہ کا بھی نکاح کر دیا جائے کیا خیال ہے؟"

Classic Urdu Material

"جیسے آپکی مرضی بھائی"

بابا صرف اتنا ہی بولے اور یہ تو بھائی صاحب خود ہی جانتے تھے کہ اس مرضی کی انھیں کیا قیمت دینی

پڑی تھی

چیزیں اتنی غلط نہیں ہوتی خلات انھیں غلط بنا دیتے ہیں

اور طاقت انسان پہ ذمہ داری ڈالتی ہے اور ذمہ داری کے ساتھ انصاف کرنے میں انسان کے کندھے جھک

جاتے ہیں

"ٹھیک ہے پھر کرو تم لوگ تیاریاں جو کرنی ہیں تم لوگوں نے"

انھوں نے خواتین کو ہدایت دیعروہ جو یہ سب دیکھ رہی تھی اور خلاف معمول خاموش تھی اماں نے اسے

"ٹھیک ہے اب تم جاو"

کہہ کر روانہ کر دیا

Classic Urdu Material

پھر کچھ دیر بعد ہی انکی کانفرنس ختم ہو گئی اور پھپھو بھی اس سے مل کر رخصت ہو گئیں

اپنے کمرے میں آکر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ خوش ہو یا پریشانمگر جو بھی ہوا تھا اسے بس ہنسی آئے جا رہی تھی

پھر اماں نے اسے کچن میں بلا لیا

"اب انسانوں کی طرح سب کام دھیان سے کرنا سیکھ لو"

انھوں سنجیدگی سے گویا وارننگ دی تھیں جسے اس نے چٹکیوں میں اڑایا

اماں سنجیدہ تھیں بابا واپس مارکیٹ چلے گئے تھے خالہ امی اور تایا ابو بھی سنجیدہ تھے خالانکہ انھیں خوش ہونا چاہیے تھا مگر یہ بات اس نے اس وقت نوٹس نہیں کی اس کے اپنے حواس ٹھکانے ہوتے تو دوسروں کے

روپے کے بارے سوچتی

Classic Urdu Material

پھر اس سے صبر نہیں ہوا

کمرے میں جا کر ذیشان کو کال ملائیں دوسری نیل پہ ہی فون اٹھا لیا گیا

"تمہیں پتہ ہے آج کیا ہوا پھپھو ہمارے گھر آئی تھیں"

وہ اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے وہ انجان ہی تھا

"اچھا؟ پھر؟"

اس نے بھی مصنوعی حیرت سے کہا

"پھر کیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے کنگن اتارا اور مجھے پہنا دیا"

وہ جیسے نو بچے کے خبر نامے کی نیوز بریک کر رہی تھی ساری کاروائی اسے سنائی جیسے سن کے وہ اطمینان سے

بولا

Classic Urdu Material

"اچھا چلو یہ تو ٹھیک ہو گیا نا اور باقی سب خوش تھے کچھ ہوا تو نہیں"

"لو بھلا جو ہوا وہی تو بتا رہی ہوں اور سب خوش ہی تھے"

وہ اسکی بات کے پس منظر سے انجان تھی

"ہاں مطلب آرام سے مان گئے کچھ کہا تو نہیں؟"

وہ اس سے سیدھی بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا

"ہاں نا تھوڑی دیر اندر کمرے میں بیٹھے پھر باہر آکر یہ سب ہوا اور پھر میٹنگ ڈس مس ہو گئی"

"مطلب سب خوش ہیں اس بات سے؟"

اسے تسلی نہیں ہو رہی تھی

ہاں ویسے اتنے خوش بھی نہیں تھے بابا تو کافی دنوں سے سنجیدہ سے بینیمیں نے اماں سے پوچھا بھی مگر وہ "

"مجھے کہاں بتانی والی تھیں

Classic Urdu Material

وہ بے پرواہی سے بتا رہی تھی

’کیوں سنجیدہ کیوں تھے؟؟‘

وہ استفسار کر رہا تھا ماما نے اسے بتایا تھا کہ وہ لوگ پہلے سے آپس میں ارحم کی بات کر چکے تھے اسی لیے

اب وہ ذاتی طور پر گھٹی فیل کر رہا تھا

اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی بات کر چکے ہوں گے اور بعد میں جب ماما نے اسے بتانے

کی کوشش کی تو اس نے انکی بات ہی نہیں سنی مگر جب انھوں نے اسے فون کر کے سب کچھ بتایا تو اب

وہ اس لینڈ پہ سوچ کر شرمندہ تھا

زرناب علی

’ہاں مجھے تو ساری باتیں بتاتے ہیں‘

وہ طنزیہ بولی تو اس نے موضوع گفتگو بدل دیا

Classic Urdu Material

"اچھا چلو چھوڑو تم یہ بتاؤ تم خوش ہو؟"

"میں کہاں خوش ہوں؟ اور تمہیں پتہ تھا؟"

حسرت سے کہتی پھر فوراً اس سے جرح کی

"ہاں ظاہر ہے مجھے بتا کر ہی آئی تھیں"

وہ ہنسنے ہوئے بولا

"ہاتو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

اسے نہ بتائے جانے کا دکھ کھا رہا تھا

"میں نے سوچا تمہیں سرپرائز دیں گے یہ بتاؤ کیسا لگا؟"

Classic Urdu Material

وہ دوبارہ اسے اپنے مطلوبہ موضوع کے طرف لایا

"بہت ہی فضول"

یقیناً ساتھ منہ بھی بنایا تھا مگر ڈیشن آڈیو کل پہ نہیں دیکھ سکتا تھا

"کیوں؟"

اسے حیرت ہوئی

"تمہیں کس نے کہا کہ میں نے تم سے شادی کرنی ہے؟"

غصے میں جرح کرتی وہ اسے حیرت زدہ کر رہی تھی

"تو کیا کرنا ہے تم نے؟؟؟"

اس نے کیا کو لمبا کھینچا وہ لڑکی اسے پریشان کر رہی تھی

Classic Urdu Material

دل کا دریا

LAST PART

از زرناب علی

"نیشان کو بھی آج ہی آنا تھاسنڈے کو تو ویسے بھی میری جان کواتنے عزاب ہوتے ہیں"

عروہ گھر کی صفائی کرتے ہوئے جھنجھلا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اماں نے اسے نہیں جانے دینا

"کہ تمھارا جانا ضروری نہیں ہے اور اگر جانا ہی ہے تو بعد میں چلی جانا"

Classic Urdu Material

سلمیٰ باجی بھی مبارک باد دینے آئی ہوئی تھیں

آج ارحم اور ذیشان کی ٹریننگ کمپلیٹ ہوئی تھی اور وہ پاس آوٹ ہونے کے بعد پہلی دفعہ گھر آرہے
کے بعد آرمی میں پلائی کیا تھا اور خوش قسمتی سے دونوں ہی سلیکٹ ہو گئے تھے fsc تھے انھوں نے
ارحم تو چلو پھر بہت لائق فائق تھا لیکن ذیشان ایک لیوریج سٹوڈنٹ ہی رہا تھا مگر آرمی میں سلیکٹ ہو ہی
گیا تھا کچھ ویسے بھی گھر میں سب نے اسے کہہ کے بہت جوش دلا دیا تھا کہ تم نے سلیکٹ نہیں ہونا تو
رہنے دوارحم کو کرنے دو

اور اس بات پہ وہ جذباتی ہو گیا اور پلائی کر دیا پھر محنت رنگ لائی اور وہ سلیکٹ ہو گیا اور وہ دونوں ہی
اکیڈمی چلے گئے

" اور آج پاس آوٹ ہو کر آرہے ہیں پتا ہی نہیں چلا اور پانچ سال گزر گئے "

ہاتھ میں پکڑے ڈسٹنگ والے کپڑے کو جلدی جلدی چلاتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی

Classic Urdu Material

اللہ آج تو اماں نے مجھے اصل میں قتل کر دینا ہے ایک تو مین اٹھی لیٹ ہونا پیر سے ناول لے کر بیٹھ "

"گنڈیور اب گیدہ بج گئے پناور ابھی تک صفائی بھی نہیں ہوئی

کپڑا پھینک کر اس نے جلدی جلدی پو چالگنا شروع کر دیا

ویسے تو وہ اتنی سیدھی نہیں تھی کہ سارے گھر کی صفائی کرتی پھرتی وہ صبح عام طور پہ کالج کے لیے لیٹ

ہو جاتی تھیں جو دین بابا نے اسے کالج کے لیے لگوا کر دی تھیں یہ وہ کبھی کبھار ہی جا پناور بابا ہی اسے

کالج چھوڑتے اماں تو اس بات پہ بھی اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتی تھیں کہ اس کی وجہ سے انکے شوہر نام

دار کو روز آدھا گھنٹہ جلدی جانا پڑتا تھا

زرناب علی

"مگر بابا اچھے پنچھوڑ ہی آتے ہیں ورنہ اماں پہ ہو تو دودن بعد میرا کالج ہی چھڑوا دیتیں"

وہ کام کرتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھیں

سلمیٰ باجی تلیا ابو لوگوں کے پورشن میں خالہ سے ملنے گئی ہوئی تھیں تلیا ابو کی بیوی انکی اماں کی بہن بھی

Classic Urdu Material

تھینتو دہرا رشتہ تھا

ویسے تو سلمیٰ باجی اسی شہر میں رہتی تھیں مگر انکے شوہر کا بھی میں بازار میں الیکٹرونکس اسٹور تھا اس لیے وہ کم کم ہی ملنے آتی تھیں انکا ایک بیٹا تھا اور وہ اپنے سسرال میں رہتی تھیں

اور سب سے بڑی بات وہ اماں کی لاڈلی تھیں اس لیے عروہ انھیں اگر کسی کام کا کہہ دیتی سنڈے کو تو اول تو وہ خود ہی جان چھڑاتی تھیں اور دوم اگر کبھی وہ اللہ اللہ کر کے کچھ کر ہی دیتیں تو اماں اسے پورا مہینہ طعنے دیتی رہتیں کہ

"ایک سنڈے کو دو کام کرنے ہوتے ہیں تم نے وہ بھی نہیں ہوتے تم سے"

"حالانکہ اللہ جانتا ہے اماں سارے ہفتے کے تمام چھوٹے موٹے کام میرے لیے رکھتی ہیں"

کام کوئی خاص نہیں تھا مگر وہ شروع سے ہی گھر کے کاموں سے جان چھڑاتی تھی اور آج تو ویسے بھی

اسکی خواہش تھی کہ وہ شام کو انکے بچنے سے پہلے ہی پھپھو کی طرف چلی جائے اور رات ادھر ہی

رکے اور آرام سے کل شام تک آئے مگر یہ ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا تھا

Classic Urdu Material

"کیا ہے جو اماں کوئی کام والی رکھ لیں تو خالہ امی نے بھی تو رکھی ہوئی ہے"

اسے ہمیشہ والی ہنسی نا تمام حسرت پھر سے یاد آگئی جب بھی سنڈے کو اسے کام کرنا پڑتا وہ با آواز بلند کوئی

دس سے بارہ دفعہ اس خواہش کا اظہار کرتی جسکا جواب دینا بھی اماں نے کبھی ضروری نہ سمجھاتھا

سلمیٰ باجی بھی حد کرتی ہیں آج ہی انا تھا انھوں نے بھی اور اب اگر آہی گئے ہیں تو کوئی کام ہی "

" کروادیں پتہ بھی ہے اتنا کام ہے

اسے رہ رہ کے غصہ آ رہا تھا عام طور پہ وہ کسی بات کو اتنا سنجیدگی سے نہیں لیتی تھی مگر آج وہ بہت

اکسائیڈ تھی اسی لیے یہ چیز ہنسی مرضی کے مطابق چاہتی تھی

زرناب علی

ابھی وہ صفائی کر کے فارغ ہوئی ہی تھی کہ اماں جو کہ بازار گئی ہوئی تھیں باجی کے ساتھ واپس آ گئیں

سب سے پہلے ٹھنڈا پانی طلب کیا گیا جب وہ پانی پلا چکی تو انھوں نے شلنگ بیگز کو کھولنا شروع کیا وہ ارحم

اور ذیشان کے لیے تحفے لینے گئی تھیں

Classic Urdu Material

"کیا کیا لے کر آئی ہیں؟"

اکسائٹر سی وہ آگے بڑھ کر انکے ہاتھ سے شلپر لے کر خود ہی کھولنے لگی

"کپڑے لائی ہوں دونوں کے لیے اور ارحم کے لیے کھیڑیاں بھئیوہ شوق سے پہنتا ہے نا"

وہ پر جوش سی بتا رہی تھیں اور عروہ حسب عادت شروع ہو گئیں ارحم بالکل پسند نہیں تھا

کیوں جب لائی ہی ہیں تو دونوں کے لیے لائیناس نے کوئی زیادہ بڑا معرکہ مارا ہے یا اسکی خوشی زیادہ "

وہ لڑنے کو تیار تھی

"نہیں خوشی تو دونوں ہی کی بہت ہے ماشاء اللہ مگر ہاں گھر کے بچے کی خوشی زیادہ ہے"

اماں مطمئن تھیں

ارحم انکی بہن اور جیٹھ کا بیٹا تھا اور ذیشان نند کا لیکن وہ ارحم کو زیادہ عزیز رکھتی تھیں شاید وہ ہمیشہ

Classic Urdu Material

ساتھ رہا تھا یا پھر اور بھی وجوہات تھیں

مگر عروہ کی تو یہ دکھتی رگ تھی

"ہوں بڑی خوشی ہے ناحسے تنخواہ لا کر آپ ہی کے ہاتھ میں رکھے گا"

وہ منہ بناتی ہوئی کہنے لگی

خیر تنخواہ تو فیشن نے بھی نہیں لا کر رکھنیاور اللہ انھیں خوش رکھے مگر تم بتاؤ تمھیں کیا مسئلہ ہے اس "

"بیچارے کے ساتھ اسی کے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو

سلمیٰ باجی نے بولنا ضروری خیال کیا

جو بھی مسائل ہیں میں وہ بیاں کرنا ضروری نہیں سمجھتی اور اتنی فارغ نہیں ہوں میں کہ اسی عجوبہ کے "

" پیچھے پڑی رہوں

Classic Urdu Material

وہ بے زاری سے کہتی باقی شلپر کھولنے لگیں تو ویسے بھی خراب ہو گیا تھا

"یہ سلمیٰ کے لیے لائی ہوں"

وہ جو ایک جوڑا نکال کے دیکھ رہی تھی اس نے اس کے بارے بتایا وہ اسکی عادتوں سے واقف تھیں وہ ارحم کو
نپاسد کرتی تھی اور اسے زلیل کرنے کا کوئی موقع نہ جانے دیتی تھی اور اسی لیے اسکے ناراضگی کی کوئی پرواہ
نہ کرتا تھا اور نہ ہی وہ کسی کے پرواہ کرنے تک بیٹھی رہتی تھی وہ اپنی پسند نپاسد کا دھڑلے سے اظہار

کرتی تھیں اسی لیے اماں کے ہاتھوں اسکی شامت آئی رہتی تھی

"اور یہ یقیناً سنی کا ہوگا اور میرا؟؟"

وہ شلپر میں موجود آخری مردانہ سوٹ کرسی پر پھینکتے ہوئے بولی

"لے آؤں گی تمہارے بھی اور ویسے بھی تھوڑے کپڑے ہیں تمہارے پاس؟"

Classic Urdu Material

وہ اسکے پرانے کپڑوں کا ذکر لے کر بیٹھ گئی تھیں

" آپ ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہیں "

عروہ ہاتھ مٹ پکڑی پانی والی بوتل غصے سے کرسی پہ رکھی اور پلٹ گئی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اماں

ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھیں

اپنے کمرے میں آکر وہ بیڈ پہ بیٹھ کر رونے لگیں ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھیں

اس گھر میں صرف بابا ہی تھے جو اسے پسند کرتے تھے اور اس سے بہت محبت رکھتے تھے ورنہ اماں تو

ہمیشہ ہی سلمیٰ باجی اور سنی کو ہی اس پہ ترجیح دیتیں تھیں

اس میں زیادہ تر حصہ اسکی اپنی حرکتوں کا تھا مگر وہ بہت دکھی ہوتی تھی جب وہ چھوٹی تھی اور اماں اسکے

بجائے سلمیٰ باجی کی سائیڈ لیتی تھیں

Classic Urdu Material

مگر جب سے وہ تھوڑی بڑی ہوئی تھیں اس نے اپنی جنگ اپنے بل بوتے پہ لڑنا سیکھ لیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا چہرہ دھو کے نارمل ہو چکی تھیں وہ اسی ہی تھیں زیادہ دیر دکھی نہ رہتی تھی

ابھی بھی وہ اچھی طرح چہرہ دھو کر اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی

ہوں نہیں لے کر آئینہ تو نہ لے کر آئینا کر لے کر دیں اپنے سگوں کو میں بھی کل ہی بابا کے ساتھ جا "

"کر تین جوڑے نہ لاؤں تو عروہ نام نہیں ہے میرا پھر پتہ چلے گا انھیں

وہ مسلسل بڑبڑاتی ہوئی اپنا نیا نیلے رنگ کے سیلف پرنٹ والا جوڑا نکال کے استری کیا یہ اسے اسفر بھائی

نے لے کر دیا تھا جب انکی گورنمنٹ جاب کنفرم ہوئی تھی

اور وہ پچھلے کئی دن سے اسے سلوا کے پیٹھی انتظار کر رہی تھی کہ خاندان میں کوئی فنکشن ہو تو پہننے اور

آج موقع مل رہا تھا حالانکہ اماں نے اسے یہ جوڑا سلوانے سے منع کیا تھا کہ تمہارے پاس پہلے ہی بہت

کپڑے ہیں اور مت سلواؤ

Classic Urdu Material

"مگر ماں کو تو ویسے بھی میری ہر بات پہ احتراز ہوتا ہے"

اس نے سوچا اور سر جھٹک دیا وہ اب بالکل نارمل ہو چکی تھی اور شام کے لیے تیار ہونے لگی

وہ اور تیلایو لوگ شروع سے ہی اکھٹے ہی رہتے تھے تیلایو کے تین بچے تھے سب سے بڑے اسفر بھائی اسکے

میں تھی fsc بعد ارحم اور سب سے چھوٹی مریجو کہ ابھی

اسفر بھائی اور سلمیٰ باجی ہم عمر ہی تھے پھر جب ارحم پیدا ہوا تو ماں کی بھی یہی خواہش تھی کہ انکے ہاں

اس دفعہ نرمہ اولاد ہو مگر سلمیٰ باجی کے بعد بیت علاج کرانے کے باوجود انکے ہاں کافی سالوں تک مزید کوئی

اولاد نہ ہوئی اور ڈاکٹروں نے ناامیدی ظاہر کی تو ماں فطری طور پہ ارحم سے زیادہ اٹچ ہو گئیں

زرناب علی

خالہ امی بھی اپنی بہن کی فیلنگز کو سمجھتی تھیں اس لیے انھوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا

پھر کافی عرصے کے بعد جب اللہ نے امید لگائی تو اس وقت ماں نے بہت متنیں مانیانکی فطری سی ہی

خواہش تھی کہ اللہ اس بار انھیں اولاد نرمہ عطا کرے تاکہ وہ خاندان اور شوہر کے سامنے سرخرو ہو سکیں

Classic Urdu Material

مگر اس وقت جب عروہ پیدا ہوئی تو وہ کچھ ملاوس ہی ہوئیناور جب عروہ چھوٹی تھی تو بہت بیمار ہو گئی تھی

اس واقعے کو پھپھو اکثر بیان کرتی تھیں کہ اس وقت وہ سعودیہ میں تھیں اور جب وہ آنا چاہتی تھیں تو اماں نے انھیں کہا کہ رہنے دو نجی بہت بیمار ہے کوئی پتہ نہیں مر ہی جائے

اس بات پہ سلی باجی اور اسفر بھائی اکثر اسے تنگ کرتے تھے کہ دیکھو عروہ تمہاری اماں چاہتی تھیں کہ تم مر جاو

اور وہ رونے لگتی تھی مگر اماں نے کبھی اس بات سے انکار نہیں کیا بلکہ وہ یہی کہتی تھیں کہ

"تو میرے کہنے سے یہ کونسا مر گئی تھی"

Classic Urdu Material

آہستہ آہستہ اس نے ان باتوں پہ رونا چھوڑ دیا اور پھر وہ دوبارہ جواب دیئے لگی اور اب تو وہ پورے خاندان میں

پھٹا ڈھول مشہور تھی جس وجہ سے اسکی شامت آئی رہتی تھی

اور پھر عصر کے بعد جب سب لوگ تلیا لہو لوگوں کے لان میں بیٹھے تھے تو وہ شاہکار آہی گیا جسکا وہ

سب صبح سے سارے کام کاج چھوڑ کر انتظار کر رہے تھے

سب اے پہلے وہ تلیا لہو سے ملا

"میرے شیر آج میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"

تلیا لہو کا چہرہ خوشی اور جوش کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا

اس کے بعد وہ چاچو کی طرف مڑا

"ہاں جی کمیٹن صاحب بہت بہت مبارک ہو"

اسے سینے سے لگایا

Classic Urdu Material

پھر وہ باری باری سب سے ملا سہمی باجی اور اسفر بھائی کے بعد وہ مریم کی طرف بڑھا

ہوں نظر تو ایسے اتار رہی ہیں جسے پتہ نہیں کونسا معرکہ سر کر کے آیا ہے یہاں کو ساری نظریں "

"لگنیں ہیں بڑا آیا ٹام کروڑ

وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھینچے نہ جانا چاہتی تھیمگر عادت سے مجبور کھڑکی میں کھڑی ہو کر آڈیو کے بغیر

ویڈیو دیکھ رہی تھی جب خالہ امی نے ارحم کی نظر اتاری وہ ابھی بھی مریم کا ہاتھ پکڑے بیٹھا اسکی کوئی بات

سن رہا تھا جب ہی تلیا ابو کی آرڈر کی گئی مٹھائی لے کر سنی آیتا ابو نے سپیشل مٹھائی آرڈر کی تھی

خاندان میں بھانٹنے کے لیے آفٹر آل خاندان کے دو سپوت آرمی میں کپتان ہو گئے تھے سیلبریشنز تو بنتی

تھیں

زرناب علی

مریم کا ہاتھ چھوڑ کر وہ سنی سے گلے ملا

"اے ہوئے کپتان صاحب تو بڑے گریں فل ہو گئے ہیں"

سنی نے اسکا کندھا تھپک کر اسے چھیڑا

Classic Urdu Material

"اچھا؟ مجھے تو لگا میں پہلے سے ہی گریس فل ہوں"

ارحم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

"عروہ کہاں ہے؟؟"

اس نے خالہ سے پوچھا

"ہاں کہاں ہے وہ؟ اسے نہیں پتہ کہ ارحم آ گیا ہے"

بابا کو بھی سب کی موجودگی میں اسکی غیر موجودگی محسوس ہوئی

"دوپہر سے اپنے کمرے میں بیٹھی ہے"

اماں نے بے زاری سے بتایا

"کیوں؟؟"

Classic Urdu Material

تلیا لو نے بھی استفسار کیا

" مجھ سے بحث کر رہی تھی اور اب اس وقت سے کمرے سے نہیں نکلی جو عادت ہے اسکی"

اماں نے آگاہ کیا انداز میں لا پرواہی تھی

"تم بھی ہاتھ ہولا رکھا کرو بچی پہر وقت اسی کے پیچھے پڑی رہتی ہو"

بابا کو ناگوار گزرا تھا

" جاو سنی بلا کر لاو اسے"

بابا نے سنہ کو اٹھلایا

"رہنیں دیں میں خود ہی جا کر مل آتا ہوں"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

Classic Urdu Material

"ٹھیک ہے مل آؤ اور پھر وضو کر لو تو نماز پڑھنے چلتے ہیں"

وہ خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے

"اور سنی تم بھی وضو کر لو"

سنی جو وہاں سے کھسکنے لگا تھ آتیا ابو کی نظروں سے بچ نہ سکا

"ڈئیر کزن کشمیر بھی ہم نے بہت جلد فتح کر لینا ہے بس تم دعا کرو کہ اللہ وہ وقت جلدی لائے"

ارحم نے مسکراتے ہوئے اسکی اس بحث والی بات کا جواب دیا

"او بہت خوش فہمیاں ہو گئی ہیں ارحم صاحب کو اتنا نہ اڑو کہ تمہیں زمین بھی نہ ملے کزن"

عروہ سینے پہ ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑی تھیبظاہر مسکرا کر بولی

Classic Urdu Material

ا ر ح م کو سمجھ نہیں آئی کہ اسکی اس بات کا اس وقت کیا مقصد ہے مگر وہ آج اتنے عرصے بعد آیا تھا اس

لیے خواہ مخواہ کی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اسے ویسے بھی بحث کی عادت نہیں تھی

"چلو جی اچھا ہے کہ سیانی بی نے مجھے اتنی اہم بات سے آگاہ کر دیا ہے"

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

مگر عروہ نے دیکھا کہ اسکی مسکراہٹ کی بے ساختگی ایک دم ختم ہو گئی تھی

اسکو دلی خوشی ہوئی

ہوناب اسکی ماں سارے خاندان میں مٹھائیاں بانٹے گی اور میری ماں اپنی نا تمام حسرتوں کا اظہار کرتی "

"رہے گیکہ اگر اتکا بھی میری جگہ کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بھی آج کسی قابل ہو رہا ہوتا

اس نے دل میں سوچا اور پھر ا ر ح م کو دیکھا وہ جسے اتنے عرصے بعد فرصت سے گھر کو آگے پیچھے سے

Classic Urdu Material

دیکھ رہا تھا

" بیٹھو نہ کوئی خاطر تواضع کریں ہم بھی اسپیکیشن صاحب "

اس نے اسے دعوت دی

پھر آؤں گا بھی نماز کے لیے جانا ہے بابا اور چاچو انتظار کر رہے ہوں گے میرا اور ویسے بھی میرا اپنا گھر "

" ہے مہمان تھوڑی ہوں میں

اتنا بے وقوف تو نہیں تھا کہ اس پاگل بلی کے پاس بیٹھ کر مزید اسے موقع دیتا

" عجیب سر پھری لڑکی ہے کہیں کا غصہ کہیں نکال رہی ہے "

وہ دل میں سوچتا اپنے پورشن کی طرف آگیا

Classic Urdu Material

"ہوں اپنا گھر میرے بس میں ہو تو کبھی اسے اس گھر میں داخل بھی نہ ہونے دوں"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے میں واپس آگئی بابا کے آنے تک اسے کمرے میں ہی رہنا تھا

"میری تو شادی ہو جائے ایک دفعہ پھر میں تو واپس مڑ کر بھی نہ دیکھوں"

اسکا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

"چلو بھائیست بچ گئے پیچھلنا نہیں ہے زہرہ کی طرف"

بابا جو شام سے تایا ابو لوگوں کے پورشن میں تھے اپنے پورشن میں آتے ہی آوازیں لگنے لگے

"ہاں ہاں آ رہے ہیں سلمیٰ ذرا بچے کو سلا رہی ہے وہ آ لے تو چلتے ہیں"

اماں بابا کی آواز سن کر اپنے کمرے سے نکلی تھیں

"آ جاو سنی تم بھی کپڑے بدل لو اب کیا ایسے ہی منہ اٹھا کر جاو گے"

Classic Urdu Material

سنی جو اپنے موبائل میں گم تھماں کے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوا اس پر

"جلدی کرو بھئی تم ابور سلمی کیوں سلا رہی ہے مرتضی کو وہ کس کے پاس رہے گا اگر اٹھ گیا تو؟؟"

سنی کو وارن کرنے کے ساتھ ساتھ بابا نے ماں سے سوال بھی کیا

"عروہ گھر ہی ہے نہ وہ دیکھ لے گی"

ماں نے جیسے تسلی دی

"کیوں اس نے نہیں جانا؟"

بابا کو تشویش ہوئی اور اپنے کمرے کے آدھ کھلے دروازے سے بیڈ پہ بیٹھی عروہ نے بابا کی آواز سنی

اب پتہ چلے گا "وہ خوشی سے گویا ہوئی اسے دوپہر سے اسی لمحے کا انتظار تھا وہ جانتی تھی بابا اسکا ضرور "

پوچھیں گے اور پھر ماں کے بتانے پر اسے ساتھ لے کر جائیں گے وہ ہمیشہ اسی طرح ہنسی باتیں پوری کراتی

Classic Urdu Material

تھیاور بابا اس گھنی بد معاشی کا شکار ہو جاتے تھے

"نیچے آؤ ہم جارہے ہیں"

سنی نے ادھ کھلے دروازے سے جھانکا

"مجھے نہیں جانا کہیں بھی"

اس نے بے زاری سے لیٹے لیٹے کہا

اسے یقین تھا کہ وہ ابھی دوبارہ آئے گا

"بابا بلا رہے ہیں نیچے تمہیں"

سنی دوبارہ میسنجر بنا آیا تھا

آتی ہوں"

Classic Urdu Material

اس نے اسی بے زاری سے کہا

"جی بابا آپ نے بلایا؟؟"

سیرڑھیوں پہ کھڑے ہو کر اس نے معصومیت سے پوچھا

"میری جان پھیسو کی طرف نہی جانا ہم جا رہے ہیں"

بابا نے اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا

"میں نے نہیں جانا بابا"

ماٹھے پہ بل ڈال کے خفگی سے کہا

"ارے کیوں بھائیتمہیں ہی تو سب سے زیادہ انتظار تھا سفر کی شادی کا"

زرناب علی

انھوں مسکرا کر کہا

وہ ہمیشہ اسی طرح اس سے مسکرا کر بات کرتے تھے خاص طور پر جب اسے اماں سے ڈانٹ پڑتی تو بابا کی

Classic Urdu Material

مسکراہٹ میں اور اضافہ ہو جانا

اور وہ اسے تسلیاں دیتے کہ

"تمہاری ماں اب بھوڑی یو گنڈیا سکی باتوں کی پرواہ نہ کیا کرو"

اور وہ اماں کو کئی دن یہ کہہ کر تنگ کرتی رہتی

"پچھا تو آج فائل کر دینا ہے؟؟"

ساری بے زاری ختم ہو گئی تھی محض چند ہی لمحوں میں

ہاں نہبھائی صاحب بھی کل سے آئے ہوئے ہیں اور آج فیشن بھی آ گیا ہے تو بات فائل کر دیں "

گے

زرناب علی

بلا آج بہت خوش تھے اور انکی خوشی انکے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی

"اب تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم جا رہے ہیں"

Classic Urdu Material

بابا نے اسے تیار ہونے کا کہا

"اوکے"

وہ خوشی سے کہتی مڑی اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے کمرے میں جاتیاں کی آواز آئی

"رہنے دیں اسے اب یہ اتنی دیر لگائے گی ویسے بھی اسکا جانا ضروری نہیں ہے بعد میں چلی جائے گی"

اماں نے اظہار رائے کر دیا

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا بابا نے انھیں ٹال دیا

وہ مزے سے کمرے میں آئی اور پندرہ منٹ میں تیار ہو گئی

تیار ہوتے ہوئے وہ بابا اور انکی فیملی کے بارے میں سوچتی رہی بابا اور انکی فیملی کی آپس میں محبت دیکھ کر

اسے رشک آتا تھا

ابھی بھی اسفر بھائی کی انگیجمنٹ پھپھو کی اکلوتی بیٹی سے ہو رہی تھی

Classic Urdu Material

منتہی ذیشان سے چھوٹی تھی اور بیلے کے بعد آجکل فارغ تھی

وہ نیچے آئی تو سب لوگ لان میں جمع ہو رہے تھے اسے اتنی جلدی لاش پیش سے تیار دیکھ کر اماں نے اسے

گھورا کہاں تو وہ اک گھنٹہ لپیتی تھی تیار ہونے میں اور کہاں اب وہ پندرہ منٹ میں پیچ چکی تھی

"ہنہ آپ تو تیار بھی ہوئی ہیناں تو کہہ رہی تھیں کہ آپ ناراض ہنہ آپ نے نہیں جانا"

مریم نے اسے دیکھ کر طنز کرنا ضروری سمجھا

"بے فکر رہو میں منتہی کی طرف سے انوائٹڈ ہوں تملوگوں کی طرف سے نہیں جارہی"

مریم کے طنز کے جواب میں اس نے ادھار رکھنا مناسب نہ سمجھا

ہنی خالہ کے بچوں میں اسکی صرف اسفر بھائی سے تھوری بہت بنتی تھیں میں بھی زیادہ کمال انھی کا

تھا ورنہ مریم اور ارحم کے ساتھ تو اسے خدا واسطے کا بیر تھا مریم اسکی مخالفت مول لے کر ارحم کا

ساتھ دیتی تھی

Classic Urdu Material

وہ اسفر بھائی کی طرف آگئی

"کیوں بھائی دولہا صاحب آپ کیوں نہیں جا رہے"

وہ نارمل ڈریسنگ میں تھے

اسکے سوال پر مسکرائے اس رستے پیٹھ پٹانسان والوں سے زیادہ وہ خود خوش تھے

"تم لوگ جاو میں نے جا کر کیا کرنا ہے"

انکی سمائل بہت واضح تھی انخے خاندان کا وہ واحد بندہ تھا جسے مسکراتے دیکھ کر اسے آگ نہہیں لگتی

تھیورنہ مریم اور عمر کو دیکھ کر تو وہ ان

کی خوشی خراب کرنے کے مواقع پیدا کرتی تھی

"ٹھیک ہے ویسے اگر ان سے بات کرنی ہے تو ڈیل کر سکتے ہیں آپ میرے ساتھ"

آنکھیں سکیڑ کر مسکرا کے انھیں آنر کی

Classic Urdu Material

"نہیں بھائی ایسے شوق نہیں پالے ہوئے میں نے"

وہ اس جھانسنے میں آنے کو تیار نہیں تھے

ہاں جیو آپ تو محض صلہ رحمی میں روز مجھے چھوڑنے چلے جاتے تھے پھپھو کے گھر اور ادھر بغیر "

" وجہ کے آدھا آدھا گھنٹہ بیٹھا کرتے تھے

اس نے انکی فری سروس کو انکے خلاف ہی یوز کیا

کس قدر احسان فراموش ہو تم عروہ لیکنتو میں اپنے بڑی شیڈیول سے ٹائم نکال کے تمہی لینے اور "

" چھوڑنے جانا تھا اور تم بجائے شکریہ کہنے کے مجھ پہ الزام لگا رہی ہو

وہ اپنا دفاع کر رہے تھے

"ہاں میرا تو بڑا احساس ہے آپ کو اور تو کہیں گھنٹہ گھنٹہ نہیں رکھتے آپ"

Classic Urdu Material

وہ ہار ماننے کے موڈ می ہرگز نہیں تھی

"آجاو عروہ بعد میں کر لینا باتیں"

خالہ امی نے اسے بلایا وہ بیت اچھی لگ رہی تھیں سب بیت اکسائڈ تھے وہ بھی اکسائڈ تھپیٹہ نہیں وہاں کیا
حالات ہوتے

وہاں سے وہ سب گاڑیوں میں بھر کر پھپھو کی طرف پہنچے

وہاں سب سے پہلے باہر لان میں آکر پھپھا جی نے انھیں ویلکم کیا وہ دو حاکم میں ہوتے تھے وہاں انکا

کنسٹرکشن کا چھوٹا سا سیٹ اپ تھا اور آجکل وہ آئے ہوئے تھے

ان سے ملنے کے بعد وہ پھپھو سے ملے

منتہی اندر تھی اور ذیشان بھی آواز سن کر باہر آگیا تھا بابا اور تلیا ابو کے ساتھ گرم جوشی سے ملنے کے بعد وہ

اماں اور خالہ امی کی طرف متوجہ ہو گیا پھر مریم کے ساتھ گپ شپ لگانے لگا وہ سب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے

ہال کے دروازے کی طرف آرہے تھے

Classic Urdu Material

اصولا اسے مریم کے بعد عروہ سے ملنا چاہیے تھا مگر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ اسکے بجائے سنی کی طرف مڑ گیا

"گھٹیا انسان دیکھو زرا اسے میں خوا مخواہ میں اکسائیڈ ہو رہی تھی اور یہ دیکھو مجھے کیسے اگنور کر رہا ہے"

اس نے دکھ سے سوچا پھر فوراً انتقامی جذبے نے زور پکڑا اور وہ اسکے فری ہونے کا انتظار کیے بغیر اندر منتہی کے پاس جانے کا اعلان کر چکی تھی

"اوکے پھپھو منتہی کدھر ہے میں اسکے پاس جا رہی ہوں"

"وہ شاید کچن میں ہے جاو اسکی ہیلپ کرا دو"

"ارے آج بھی بے چاری کو کچن میں گھسایا ہوا ہے"

"وہ خوشی سے کچن میں گھسی ہوئی ہے آج اسکا بھائی پاس آوٹ ہو کر آیا ہے اسکے لیے بڑا دن ہے"

Classic Urdu Material

ذیشان اب اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

"ہونہرا معرکہ مار آئے پیچھے پہلے تو کوئی آرمی سے پاس آوٹ ہوا ہی نہیں ہے"

وہ باآواز بلند بڑبڑاتی ہوئی اندر چلی گئی

"اگر یہ مجھے ایڈیٹوڈ دکھا سکتا ہے تو کیا میں نہیں دکھا سکتی"

وہ اپنی طرف سے حساب کتاب برابر کر کے گئی تھی

"ہاں جی منتہی بی بی آپکی تمام دعائیں قبول ہو ہی گئیں آج"

وہ کچن میں ہی ملی تھی اسے

"نا سلام نہ دعا عروہ بی بی میری کونسی دعائیں قبول ہو گئی ہیں؟؟"

وہ اسکے گلے ملتے ہوئے پیار سے بولی

"اب اتنی بچی بھی نہ بنو۔ ہورانی ہمارا لڑکا باغی کر دیا ہے وظیفے کر کر کے"

Classic Urdu Material

وہ اسے گھیر رہی تھی

"ہینپاگل ہو گئی ہو؟ میں نے کونسے وطنے کیے ہیں"

وہ حیران ہو گئی تھی

ہاں ہاں پچھلے اتنے عرصے سے جو تم اتنی مذہبی ہوئی ہوئی ہو تو بے چارے لڑکے کی عقل مارنے کے "

لیے ہی ہوئے ہو وہ ماں باپ کو پریشر رائز کر رہے ہیں کہ شادی کریں شادی کریں میری سب تمہارے انھی

"وظائف کا نتیجہ ہے

وہ پلیٹ میں پڑا سلاڈ اپنے سامنے رکھ کر کترنے لگی

زرناب علی

"ورنہ ہمارا لڑکا تو اتنا فرما بردار تھا"

Classic Urdu Material

اول یہ کہ تم میرا سلاخ خراب نہ کرو دوسرا یہ کہ میں ایسے کسی لڑکے کو نہیں جانتی جو اپنے ماں باپ سے "

" نافرماں ہو گیا ہے

منتہی اسکے سامنے سے سلاخ کی پلیٹ اٹھاتے ہوئے بولی

ہاں جی اب ہی تو وقت آیا ہے سسرال کو امپریس کرنے کا پھر اب ہماری وجہ سے تو آپکی چیزیں "

" خراب ہی ہونی ہیں

وہ اسے بخشنے کو تیار نہیں تھیزیشان بیت حاضر جواب اور شوخ مزاج تھا مگر منتہی کم بولنے والی اور بقول

اماں کے سگھر بچی تھی اور وہ اسی طرح اسے تنگ کرتی تھی مگر وہ اسکی باتوں پہ یا ہنستی رہتی یا پھر اسے

سمجھانے کی ناکام کوشش کرنا شروع کر دیتی لیکن عروہ اسکی

اس عادت کا بھرپور فائدہ اٹھاتی وہ جب بھی پھپھو کی طرف آتی اسکے لمبے فرماشی پروگرام ہوتے اور

عروہ اسکی بنائی ہوئی ہر چیز میں نقص نکالتی اور اسے مزید محنت کی تلقین کرتی جسے وہ خاموشی سے سن لیتی

" سچ بے چارے اسفر بھائیوہ مرے جا رہے ہیں اور یہاں لڑکی جاننے سے ہی انکاری ہے "

Classic Urdu Material

وہ اب کھیر کے ڈونگے کی طرف متوجہ تھی

چلو ٹھیک ہے اگر تم نہیں جانتی تو ٹھیک ورنہ میرے پاس تمہارا لیے ایک میچ تھا اس بے چارے "
"لڑکے کا

زور "بے چارے" پہ تھا انتہی ایک دم اسکی طرف مڑ پھر سنبھل گئی

"تم اپنے پاس رکھو اور مجھے کسی کے میچ میں کوئی انٹرسٹ نہیں "

وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئی تھی پھر جب اسے کھیر کے ڈونگے میں چمچ چلاتے دیکھ کر وہ مڑی

" اور عروہ تم کیون آئی ہو ادھر یقیناً میری ہیلپ کرانے کے لیے تو ہیلپ کراؤ کام تو فی بڑھاو "

وہ کچھ زورس ہو رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسکی بات کا جواب دیتیزیشن وہاں نازل ہوا

"کتنا کام رہ گیا ہے بھائی جلدی کرو ماما بلا رہی ہیں تم لوگوں کو "

Classic Urdu Material

"ہاں بس ہو گیا ہے کام تم دیکھ لو زرا یہ جلفریزیمیں اسکے بارے میں ذرا شور نہیں ہوں"

وہ ذیشان کو بھی شامل کر رہی تھیں عروہ کو حیرت ہوئی وہ پتہ نہیں کیوں اتنی نروس ہو رہی تھیں حالانکہ وہ اسکے ماموں کا خاندان تھا وہ بچپن سے انھی لوگوں کے ساتھ رہ رہی تھیں اور قریباً پچھلے ایک سال سے جانتی تھی کہ

ماموں اسے اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں پھر بھی آج کے دن وہ نروس تھی

"ٹھیک ہے یہ ڈیر سسٹراب تم جاو اور جاکر سب کو ملو باقی کام عروہ سنبھال لے گی کیوں عروہ؟؟"

وہ ایک سرسری نظر تمام چیزوں پہ ڈالتا کرسی کھینچ کر بیٹھتا اس کا خیال جاننا چاہ رہا تھا

"سوری جنکا گھر ہے وہ دیکھیں اپنے کام میں تو ویسے بھی گیسٹ ہوں"

وہ مزے سے منہ بناتی اسکی طرف دیکھے بغیر بولی

Classic Urdu Material

"بری بات ہے لڑکی تمہارا گھر نہیں ہے یہ؟"

وہ اسکی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا

"جی نہیںمیں تو یہاں اسفر بھائی کی وجہ سے آئی ہوں ورنہ میرا کیا کام ہے یہاں؟؟"

وہ اسکی طرف دیکھ کر لاعلمی کا مظاہرہ کر رہی تھی

"تو اسکا مطلب ہے کہ اگر اسفر بھائی کہ وجہ نہ ہوتی تو تم یہاں نہ آتیں"

وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے مصنوعی خفگی سے بولا

"بلکل میں نے کیا کرنا تھا آکر میں اتنی فارغ تو نہیں ہوتی"

وہ ایسے ایکٹ کر رہی تھی جسے اس سے زیادہ مصروف انسان پوری دنیا میں کوئی نہ ہو

"مطلب تمہیں میرے گھر آنے اور کیپٹن بننے کی کوئی خوشی نہیں ہے؟؟؟"

وہ حیرت بھری سنجیدگی سے بولا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ عروہ بی بی کو ایک دم ہوا کیا تھا

Classic Urdu Material

"نہیں خوشی ہے مگر ایسی بھی نہیں کہ میں دوڑی دوڑی چلی آتی"

وہ ایسے بولی جیسے کسی کونے کدرے سے تھوڑی بہت خوشی نکل آئی ہو

اور ویسے بھی اور بھی بہت سے لوگ ہیں میرے پاس جن کے ساتھ ہونا زیادہ ضروری ہے میرے لئے

وہ بالوں کی ایک لٹ اہنگی پہ لپیٹ کر بولیوہ اس کو اپنی طرف سے ایٹمیوڈ دکھا رہی تھی

اور وہ ایک دم قہقہہ لگا کر ہنسا

"او تو یہ بات ہے"

وہ مسلسل ہنس رہا تھا اور عروہ حسرت سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیوں جاہلوں کی طرح ہنس رہے ہو تم؟؟"

ذیشان کے مسلسل ہنسنے سے اسے کوفت ہونے لگی

Classic Urdu Material

لوگوں کے کزن اور بھائی جب پاس آوٹ ہو کر آتے ہیں تو اتنے ڈینگ ہو جاتے ہیں اور وہ سب کو "

"اتنے فخر سے بتاتی ہیں کہ یہ ہمارے ریلیڈو ہیں اور ایک میرے کزن نے مجھے تو بتاتے ہوئے بھی شرم آئے

وہ بے ذاری بھری حسرت سے کہہ رہی تھی

"اچھا تو یہ دکھ ہے تمہیں سمجھا پتہ نہیں کیا ہوا ہے"

ویسے تو شاید وہ کچھ دیر اور ہنس لیتا مگر اب بات اس کے اپنے اوپر آگئی تھی تو ہنسی کو بھی بریک لگ گئے

کردی سے اٹھ کر اسکی برتن نکالنے میں ہیلپ کرنے لگا

انکے خاندان میں رواج تھا جب بھی کوئی دعوت ہوتی سب سے پہلے وقت پہ کھانا سرو کیا جاتا اور اسکے بعد

بڑوں اور بچوں کی علیحدہ علیحدہ محفل جمعتی تیا ابو کھانے کے معاملے میں وقت سے چند منٹ بھی آگے

پیچھے ہونا پسند نہ کرتے تھے اور وہ سب اگر ایک دفعہ بیٹھ جاتے تو انھیں اٹھانا مشکل ہو جاتا سی لیے کھانا پہلے

سرو کر دیا جاتا

ویسے اگر تم نے اپنی کسی خوبصورت دوست سے ملوایا ہے تو مجھے کل تک کا ٹائم دو میں اچھے سے ڈینگ "

"پینگ کرا لوں کسی سیلون سے پھر تم جس سے کہو گی میں بہترین طریقے سے ملوں گا

Classic Urdu Material

اسکی اکسائٹمنٹ پہ وہ سخت بے ذار ہوئی

"شکل دیکھو تم اپنی ایسا لگتا ہے تندور پہ روٹیاں لگا لگا کر آئے ہو بڑے آئے میری دوستوں سے ملنے والے"

اس نے اپنا غصہ نکالا

پی-ایم-اے بھی ایک تندور ہی ہے ڈئیر کزن جہاں جل جل کر انسان کندن بنتا ہے بلندیوں ایسے ہی تو "

"نہیں ملا کرتیں

وہ پھمکی سی مسکراہٹ سے کہیں لگا جسے پتہ نہیں کن کن امتحانوں سے گزرا ہو

اور میں تو چلو کچھ کر کے آیا ہوں تو تندور والا لگ رہا ہوں تم گھر بیٹھی ہی کام کرنے والی ماسیوں کی "

طرح لگ رہی ہو تم میں اور چمکی میں ذرا فرق نہیں لگتا بلکہ اگر میں انصاف کے تقاضے پورے کر کے

"فیصلہ کروں تو چمکی تم سے کئی گنا بہتر ہے

Classic Urdu Material

وہ پر سوچ انداز و اطوار کے ساتھ اب اس پہ حملہ اور تھا

"ہلہائس ہنس کے پیٹ میں درد ہونے لگا ہے مجھے تمہارے اس مذاق پہ"

وہ برا منا گئی تھیں

ذیشان اسے چھیڑ کر اب مسکرا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے بھرپور توجہ چاہیے ہوتی ہے اور جب اسے توجہ نہ ملتی تو وہ اسی طرح کرتی تھی اکیڈمی میں بھی وہ اسے ہر ہفتے اور اتوار کو باقاعدہ کال کرتا اور سارے جہاں کی تازہ خبروں سے آگاہ کرتی اور اگر وہ کبھی اسکی ساری باتیں سنے بغیر فون بند کر دیتا تو وہ اگلے ہفتے اسکا فون نہ سستیمگر اتوار کو وہ خود فون کر رہی ہوتی اور جب خوب اس بات پہ ہنستا تو فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتی

"یو نوواٹھیں تو تم سے کانوں کی زکوت دینے کے لیے بات کر لیتی ہوں اور نہ تم اس قابل ہرگز نہیں ہو"

اور وہ جواب جاننے کے باوجود سوال کرتا

"لچھا جی؟ کیسی زکوت؟"

Classic Urdu Material

بھئی دیکھو نہ ہر مال دار آدمی پہ فرض ہے کہ اپنے مال کی زکوت دے اور میں بھی ایک مال دار "

"عورت ہوں

یہ کہتے ہوئے اسکی آواز میں ایک تفاخر آجاتا

تو میں بھی زکوت دیتی رہتی ہوں اور کانوں کی زکوت یہ ہے کہ بندہ کسی ایسے بندے کی بات سنے جسکی "

" بات سننے والا کوئی نہ ہو اور تمہاری تو ویسے ہی کوئی نہیں سنتا ہاہا

کہنے کے ساتھ ہی وہ ہنسی بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے قہقہہ بھی لگاتی

"اوعروہ صاحبہ میں شکر گزار ہوں مگر پلیز ایک بات تو کلئیر کر دیں"

وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا

"ہاں ہاں پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو"

شہانہ انداز میں آفر کی جاتی

Classic Urdu Material

"آپ میری کونسی بات سنتی ہیں؟ اسنادے وقت میں؟"

وہ حیرت بھرے ادب سے سوال کرتا

"تو اور کس کی بات سنتی ہونتمہاری ہی سنتی ہوں نہ"

"او اچھا کمال ہے مجھے پتہ ہی نہیں کہ پچھلے پندرہ منٹ سے میں بول رہا ہوں"

اسکی حیرت قائم رہتی

"اچھا چکو اگلی دفعہ میں بالکل نہیں بولوں گیتم کہو گے پھر بھی نہیں صرف تم بولنا"

"اوکے جی مہربانی آپکیاں احسان پہ"

اور اسی طرح کی فضول گفتگو کے بعد انکی کال کے ہوتی

شروع شروع میں اسکی ان کالز پہ سب دوست اسے مشکوک نظروں سے گھورتے اور اسکا مذاق اڑاتے مگر پھر

ارحم کی گواہی دینے اور ایک دفعہ جب وہ بتایا ابو کے ساتھ ان سے ملنے گئی تھی اسے دیکھنے کے بعد انھیں

Classic Urdu Material

یقین آیا کہ ویسا کچھ بھی نہیں اور وہ اسکی سسٹر کزن ہے

اب بھی وہ اپنا مذاق اڑائے جانے پہ بڑا منائے بغیر بولی

" پورے حیات خاندان میں مجھ سے زیادہ خوبصورت لڑکی کوئی نہیں "

گردن اکڑا کر فخر سے کہایہ اسکا پرانا دعوی تھا اور زیشان نے ایک نظر اسے دیکھا تک نہیں اور فلک شگاف نعرہ

لگایا

"ہاہا خوبصورتا لہجہ خوبصورت"

وہ جان کے بار بار خوبصورت کا لفظ دہرا رہا تھا

کیسی کیسی خوش فہمیاں پالی ہوئی ہیں تم نے میں تو سمجھا اب تم نکل آئی ہو گی ان خوش فہمیانوں "

"سے مگر کوئی نا

وہ مسلسل ہنس رہا تھا اور اشک آواز سن کر پھپھو بھی کچن میں آگئیں

"کیا ہو گیا ہے کیوں گلا پھاڑ رہے ہو تملوگ؟"

Classic Urdu Material

وہ شاید اسکے قہقہے کی آواز سن کر آئی تھیں

"میں تو نہیں آپکا بیٹا ہی پھاڑ رہا ہے"

وہ منہ بنا کے کہتی برتنوں کی طرف مڑ گئی

"میں آپکو بتاتا ہوں آج کی خبر"

وہ اب مزے سے خبر نشر کرنے کے موڈ میں تھا اور روکنا بے کار تھا

آپکی بھتیجی بھتیجی لگتا ہے بلکہ یہ انکی خوش فہمی ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی خاندان میں نہیں " ہے ہاں

وہ اب اسکے بالوں کی لٹ کھینچ کر اسے چڑا رہا تھا وہ نہیں مڑی

پتہ تو نے حیرت سے مہلے صاحبزادے اور پھر بھتیجی کو دیکھا

ہاں تو سہی کہہ رہی ہے ماشاء اللہ نظر نہ لگے میرے بھائیوں کی بچیاں ہے ہی بیت پیدایا اور عروہ تو ماشاء اللہ

بچپن سے بیت پیدای ہے تمہارے بابا کہا کرتے تھے کہ یہ تو ننھی پری ہے بلکہ ہمارے گھر میں آ گئی

"ہے"

پھہو نے بھی بھتیجی کی تعریف میں حد درجہ کھلے دل کا مظاہرہ کیا

"یعنی آپ کا پورا خاندان ہی خوش فہمیوں کا شکار ہوتا ہے"

وہ اب اپنی ماں کو چڑانے کے موڈ میں تھا

"خبردار جو میرے خاندان کے بارے بات کیاور پپ تمیادرا باپ کہتا تھا میرے خاندان کا کوئی فرد نہیں"

انھوں نے فوراً خاندان کی ڈیفنس کی

او اچھا تو یہ بابا کہتے تھے وہ آپکا دل رکھنے کو کہہ دیتے ہوں گے ورنہ ہمارا تو اپنا خاندان حسن میں ہے "

"مثال ہے

اس نے فرزی کالر کھڑے کیے

Classic Urdu Material

عروسہ جو پھپھو کی بات پہ فخریہ مر کر اسے دیکھ رہی تھی فوراً جواب کے لیے پر تولے

عروسہ نے اسکی بات کا جواب دینا ضروری خیال کیا

"ہاں ہاں کوئی شک نہیں کہ تم لوگ 'حسن' میں اپنی مثال آپ ہو"

وہ اب برتن ایک جگہ اکھٹے رکھ کر اسکی طرف مڑ پھپھو البتہ کھانے کی چیزیں دیکھ رہی تھیں آج انکا میکہ انکی اکلوتی بیٹی کے سسرال کی حیثیت سے آیا ہوا تھا خوشی کے ساتھ ساتھ نروس میں بھی تھی اسی لیے وہ صبح سے خود بھی کچن میں ہی تھیں

اب یہی دیکھ لو کہ چمکی تم لوگوں کے ساتھ بیٹھی تم لوگوں کی ہہ بہن لگتی ہے یاد ہے نا تمہیں جب "دلدار ماموں پہلی دفعہ آئے تھے تو وہ تمہیں اور چمکی کو بہن بھائی سمجھے تھے بھئی زیادہ ٹائم تو نہیں ہوا "ابھی پانچ چھ سال پہلے ہی کی بات ہے

وہ اسکے پرانے زخموں کو ادھیڑ رہی تھیں جب لہرواہ سے دلدار ماموں ان دونوں کو آپس میں بحث کرتے دیکھ کر انھیں بہن بھائی سمجھ کے پھپھو کو شکایت لگا گئے تھے اصل میں چمکی پچھلے دس سالوں سے انھی

Classic Urdu Material

لوگوں کے ساتھ تھیویر فیشن کی شروع میں آ سے نہیں بنتی تھیاسکی ماں نے جب دوسری شادی کی تو اسکا دوسرا شوہر نشئی تھا جو روز اپنی بیوی کے ساتھ ساتھ سوتیلی بیٹی کو بھی مانتا تھا بچی کے ساتھ اس طرح ظلم ہوتا دیکھ کر پھپھو نے اسے اپنے ساتھ ہی رکھ لیا شروع میں وہ انکے اپنے بچوں کے ساتھ ہی سکول جاتی تھیں مگر پھر میں نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکول میں نہ چل سکیا اور سکول چھوڑ دیا اسی وجہ سے منتہی اور فیشن اسکے ساتھ بہت اٹچ تھے اور وہ اسکو بہنوں کی طرح ہی ڈیل کرتے مگر اسفر بھائی اور عروہ بوقت ضرورت اس بات کا مذاق اڑالیتے

آج بھی وہ اسی پوائنٹ کو یوز کر رہی تھیوہ جانتی تھی وہ اس بات پہ اپنا ڈیفنس نہیں کریگا کیونکہ اب وہ اس بات کا برا نہیں مانتا تھا

"بے شکا اور اگر تم جتنی محنت وہ بھی کرے تو دس پندرہ پرسنٹ زیادہ ہی خوبصورت لگے گی وہ تم سے"

وہ توقع کے عین مطابق اس پہ جوابی وار کرتا پھپھو کے بلانے پر باہر جا رہا تھا

اگلے پندرہ منٹ میں منتہی اور عروہ نے مل کر میز پہ کھانا لگایا کھانا کھاتے ہوئے معمول کے مطابق

ہاموشی ہی رہی صرف عروہ نے اسفر بھائی کو ڈیل سیٹ کرنے کے لیے لاسٹ افر کا ایک میسج کیا اب وہ

Classic Urdu Material

انکے میسج کا انتظار کر رہے تھی

کھانے کے بعد سب ڈرائنگ روم میں آگئے آج خصوصی ایجنڈے کی وجہ سے سب وہیں جمع تھے

فارمل مبارک باد کے بعد ارحم اور ذیشان کو ٹیٹ دینے کے لیے شنواری کے وینیو پہ کونینس کیا گیا جس

پہ ارحم نے تو کوئی خاص اعتراف کیے بغیر حامی بھر لی مگر ذیشان پہلے ٹیٹ لینے کے موقف پی جما رہا مگر

پھر سنی، مریم اور عروہ کے مشترکہ اسرار اور منہء کے کہنے پی وہ بل آخر ماں گیا

کچھ دیر کے بعد تلیا ابو نے باقاعدہ رشتہ مانگا جسکا لب لباب یہ تھا

کہ اللہ تعالیٰ نے بہن بھائیوں جیسا خوبصورت اور محبت بھرا رشتہ بنا کر انسان کی زندگی آسان بنا دی "

ہے اور بڑھاپے تک پہنچ کر بھی انسان اپنے بہن بھائیوں کی موجودگی اور عدم موجودگی کو بہت محسوس کرتا

ہے مگر آج کل کے اس تیز دور میں جبکہ رشتوں میں دوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو بہترین بات یہ ہے کہ انسان

اپنی اولاد کے ذریعے ان درویش کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور ہماری خوش قسمتی سے ہمارا دین بھی

اس معاملے میں اسی بات کی ہدایت کرتا ہے تو ان حالات میں اگر اولاد کی بھی اسی مین رضامندی ہو تو اسکا

"مطلب ہے کہ اللہ کا آپ پہ خصوصی کرم ہے

Classic Urdu Material

"اور یہ کہ ہم اپنے نور چشم اسفر حیات خان کے لئے آپکی دختر نیک اختر کا مبارک ہاتھ ملگتے ہیں"

ایک کونے می بیٹھی عروہ کے ہاتھ مسلسل ٹاپنگ کر رہے تھے وہ اس محفل کی روداد اسفر بھائی تک پہنچا کر گویا انھیں مجبور کر رہی تھی کہ وہ اسکے ساتھ ڈیل کریں

اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی جب ساتویں منت میں اسے اسفر حیات خان کا میسج موصول ہوا کہ انھوں نے کیا جواب دیا ہے

اس نے فاتحانہ نظروں سے موبائل کو دیکھا اور سائلینٹ پہ لگا کر اپنے قریب رکھ دیا

اسے اپنی چال کے کامیاب ہونے کی خوشی کے ساتھ ساتھ اسفر بھائی کی بے قراری پی حیرت حیرت ہوئی تھی جواب جاننے کے باوجود وہ جواب پوچھ رہے تھے

ادھر پھوپھا جی نے رشتہ منظور کر لیا اور ذیشان انھی کی لائی گئی مٹھائی مٹھائی ٹوکری اٹھا لایا سب سے پہلے تلیا ابو نے ہی با آواز بلند اس رشتے کے دونوں خاندانوں کے لیے مبارک ثابت ہونے کی دعا کرائی اسکے بعد مٹھائی پیش کی گئی یہ ذمہ داری مریم نے بخوشی پوری کیا اور اسکے بعد محفلیں علیحدہ علیحدہ ہو گئیں

Classic Urdu Material

وہ منتہی کے کمرے میں پہنچی ہی تھی جب آنے اسفر بھائی کا

"کیا بنا؟؟"

کا میسج دیکھا اور با آواز بلند قہقہہ لگایا

"کیا ہوا ہے کوئی لطیفہ پڑھ لیا ہے؟؟"

منتہی نے اس کے ہنسنے کی وجہ دریافت کی

لطیفہ ہی سمجھو تمہارا ہونے والا مجازی خدا مجھ سے دریافت کر رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور میں اسے "

"کہنے لگی ہوں کہ انکار ہو گیا ہے

دوسری طرف اس نے اسے بھی میسج کیا

"کس کا کیا بنا؟"

فورا ریتلے آیا

"ہاں ہو گئی تو آجا اب تم لوگ اتنی دیر ہو چکی ہے"

Classic Urdu Material

وہ بھی کہاں ہاں ماننے والی تھی

"آ رہے ہیں ہم لوگ اور ابھی ہاں نہیں ہوئی اٹکل نے وقت مانگا ہے"

اس نے اسی منٹ میں جواب دیا

"اب کس بات کا وقت مانگا ہے"

وہ شاید حیران ہوئے تھے

ہو نہیں کیوں بتاتی پھروں خوا مخواہ میں ابھی تھوڑی دیر تک گھر آکر بتا دے گا بتایا ابو اور نہ بھی بتایا تو "

"آپ خود پوچھ لینا

اس نے اپنی اہمیت سمجھانے کی کوشش کی

وہ جانتی تھی اس وقت وہ اس بارے میں کسی اور سے بات نہیں کریں گے آفٹر آل انھوں نے اپنا مذاق

تو نہیں بنواتا تھا بعد میں اس لیے اس وقت انکے لیے بہترین سورس وہ ہو سکتی تھی

Classic Urdu Material

"عروہ ڈیر بعد میں مجھی سے کام ہوں گے آپکو اس لیے بہن بنو ڈین نہیں"

انھیں نے بھی کوشش سی کر ی

مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور پانچ منٹ بعد انکا ڈیل کے لیے میج آ گیا

اور اس وقت اسے یقین آ گیا کہ یہ جو کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ مرد بے صبرا ہے تو بالکل ٹھیک لکھا ہوتا ہے

"ہر کام میں ڈیل اچھی نہیں ہوتی مگر خیر بناو کیا چاہتی ہو"

وہ انکا میج پڑھ کر فخریہ مسکرائی

مستری خو ابھی ابھی کپڑے بدل کر آئی تھی اسے ابھی تک موبائل سے چپکا دیکھ کر بے زار ہوئی

"چھوڑ دو اب اسکی جان عروہ"

چھوڑ دیتی ہوں پہلے تم ایک سیلفی تو لو میرے ساتھ

منتہی بھی آج خوش تھی سو فوراً مان گئی

Classic Urdu Material

ایک سیلفی لے کر اس نے اسفر بھای کو بھیجیتو فوراً جواب آیا

"اس میں تو صرف تم ہی نظر آرہی ہو"

وہ خوش ہوئی

آپکا مطلوبہ چہرہ تب نظر آئے گا جب آپ اللہ کو خاطر ناظر جان کر کھاڑی کا لیک جوڑا مجھے دلانے کا "

"وعدہ کری گے

وہ مان بھی گئے

"اوکے"

"اوکے نہیں وعدہ کریں"

وہ پکا کام چاہتی تھی

"اوکے وعدہ"

Classic Urdu Material

ہونگڈ

پھر اس نے نسبتاً واضح تصویر بھیجی

"کیا بات ہوئی ہے یہ کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟"

وہ شاید جانتے تھے کہ وہ کون سے کپڑے پہن رہی ہے

"اوو خیر اسکے لیے آپکو میرے لیے ٹیوٹر اینج کرنا پڑے گا"

وہ ذرا اور پھیلی تھی

"عروہ کپڑوں تک ٹھیک ہے اب بات بتاؤ"

وہ ناراض ہوئے تھے شاید مگر عروہ بھی ڈھیٹ اعظم تھی

"مرضی ہے آپکی"

اتنے میں باقی سب لوگ بھی وہیں آگئے تھے

Classic Urdu Material

"اوکے ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا وعدہ نہیں کرتا اب سیدھی طرح بات بتاؤ"

وہ بھی جانتی تھی کہ اماں کبھی نہیں مانیں گی ٹیوشن کے لیے اسی لیے اس سفر بھائی بھی کوشش کی غامی بھر رہے تھے اماں میل ٹیوٹر پڑھنے کے لیے رضامند نہیں تھیں اور فی میل ہوم ٹیوٹر ملتی نہ تھی

لیکن انھوں نے غامی بھر لی تھی اسی لیے اسے انھیں بتانے کا فیصلہ کر لیا

اماں نے ٹیوشن کے لیے ماننا تو تھا کوئی نہیں مگر اس سفر بھائی نے کوشش کی غامی بھر لی تھی یہ بھی بہت تھا

ٹھیک ہے اگر آپ غامی بھرتے ہینٹو میں آپ کے علم میں اضافہ کرتی چلوں کہ فنکشن ختم ہو گیا ہے اس لیے منتهی بی بی نے کپڑے پھینچ کر لیے پناور آپ میرے سامنے تو بڑے معصوم بن رہے تھے کہ کچھ "فرق نہیں پڑتا آپکو اور ادھر خبریں یہ بھی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ ڈریس کونسا پہن رہی ہے

انھیں میج کر کے اس نے سیل فون آف کر دیا جتنا کام کیا تھا انھوں نے اس کے جواب میں اتنی ہی انفارمیشن دی جا سکتی تھی

Classic Urdu Material

پھر وہ باقی سب کی طرف متوجہ ہوئی

"کیا نا منتهی آپنی؟ ابھی شادی بھی کر دیتے خواجواہ میں ایک سال ڈال دیا"

مریم کو شاید دکھ ہوا تھا شادی کے ڈیلے ہونے کا

"ہاں تو لچھا ہے ناس طرح ملا اکیلی ہو جائیں گی ناگلے سال ساتھ ہی ذیشان کی بھی شادی کر دیں گے"

منتهی نے اسے سمجھانے کی کوشش کیذیشان اور ارحم سامنے والے صوفہ پہ بیٹھے تھے جبکہ عروہ بیڈ پہ نیم دراز تھیںسی حسب عادت اپنے موبائل میں گم تھا اسی لیے ان سب سے ذرا دور نیچے کالہٹ پہ ہی بیٹھ گیا

"تو اس کے لیے اتنا لمبا ٹائم لینے کو کیا ضرورت تھی"

Classic Urdu Material

مریم بہت اکسائڈ تھی اسی لیے اسکا دکھ کم نہیں ہو رہا تھا

اس سے پہلے کہ منتہی جواب دیتے ہوئے نے اعلان کیا

بلکل مریم صبح کہہ رہی ہے اتنا ٹائم لینے کی کیا ضرورت ہے بس تیاری ہی تو کرنی ہے وہ تو ایسے ہو جائے گی

اس نے ساتھ ہی چٹکی بھی بجائی

"لڑکی بھی تو ڈھونڈنی ہے ایک سال تو لڑکی ڈھونڈنے میں ہی لگ جائے گا"

رزانہ علی

منتہی نے سب سے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانی چاہی

Classic Urdu Material

"لو بھلا یہ تو مسئلہ ہی کوئی نہیٹلڑکی تو تمہارے بھائی بے ڈھونڈ رکھی ہے بلکہ گھر میں موجود ہے"

عروہ کے اعلان پہ باقی سب تو خیر حیران ہوئے ہی تھے مگر سنی نے بھی حیرت سے موبائل گود میں رکھ کر بہن اور پھر ذیشان کی طرف دیکھا

"سیرسلی؟"

سب سے پہلے سنی ہی بولا

ذیشان سمیت باقی سب حیرت سے عروہ کو دیکھ رہے تھے

"ہاں نا تم لوگوں کو نہیں پتہ؟"

وہ بھی سسپنس کری لیٹ کر رہی تھی

"تم بتا دو"

Classic Urdu Material

ارحم نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ لیا

"لو بھلا میں تو سمجھی کہ تم لوگوں کو پتہ کو گا"

اس نے شرارت سے ذیشان کا دیکھا

"تو جناب عالی محترم ذیشان صاحب نے اپنی شادی کے لیے محترمہ چمکی صاحبہ کو پسند کیا ہے"

اب وہ ایک لمحے کو رکپھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بولتا وہ خود ہی بول اٹھی

"اور اور اور اگر کسی کو اعتراض ہوا تو ایک سیکنڈ چوائس بھی ہے کیوں ذیشان؟؟؟"

اب اس نے ڈائریکٹلی اسے بھی گھسیٹا

Classic Urdu Material

اور وہ جو کچھ لمحے پہلے تھوڑا گڑبڑایا تھا کہ پتہ نہیں کیا فضول بات کرے گی وہ فوراً پرسکون ہوا

"ذیشان؟؟"

ارحم نے ہنستے ہوئے یقین دہانی چاہنا اور وہ جو اب چنگاری پھینک چکی تھیمزے سے سنی کا موبائل کھینچ کر
چیک کرنے لگی

تو سنی کو بھی مجبوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہونا پڑا

"واہ ذیشان بھائی آپ تو چھپے رستم تھے"

وہ دلیاں ہاتھ اوپر اٹھا کر اسے داؤ دے رہا تھا

"اچھا یہ تو بتاؤ کی سیکنڈ چوائس کیا ہے"

ارحم نے اسکی توجہ دوبارہ بات کے دوسرے حصے کی طرف کرائی

Classic Urdu Material

"بھائی جب باقی ساری انفلمیشن عروہ دے رہی ہے تو یہ بھی اسی سے پوچھ لو"

وہ مزے سے صوفہ پہ نیم دراز ہو گیا تھا بھی ویسے بھی یہ لمبا پروگرام ہونے والا تھا

"اچھا بھائی تم ہی بتا دو"

مریم کو بھی انٹرسٹ ہوا تھا اسی لیے عروہ سے پوچھنے لگی

ہے کوئی حسن کی دیویمگر میں یہ اب پھپھو کے سامنے ہی بتاؤں گیکہ کون ہے وہ حسن کی دیوی جسے "

"انکے اکلوتے صاحبزادے نے انکے لیے پسند کیا ہے

وہ کسی ٹی وی انانسر کی طرح خبر دینے کے لیے سیدھی ہو کر پیٹھی

"ہاں ہاں بتاؤ تمناگر تم میرا کام کرو گی تو بدلے میں میں بھی تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا"

Classic Urdu Material

"کیسی آسانی؟"

ذیشان کی آفر کے جواب میں سب سے پہلے ارحم بولا تھا

وہ جو اندر سے تھوڑی نروس ہوئی تھیں مگر بظاہر کانفیڈنس سے بیٹھی رہی

"ہاں ہاں ضرور مگر پہلے میں تو تمہارا کام سیٹ کرا دوں؟"

"نہیں نہیں تمہارا کام بھی سیٹ ہونا چاہیے میرے ساتھ"

ذیشان اب سب کی تپوں کا رخ اسکی طرف موڑ رہا تھا

"اسکا کون سا کام ہے؟"

منتہی نے پہلی دفعہ انکی اس فضول بحث میں حصہ لیا

Classic Urdu Material

اور ڈرامہ آرٹ کا تو وہ بھی ماہر تھا

بھئی آپ لوگوں ک نہیں پتہ کہ عروہ کو ایک بڑا سیکرٹ قسم کا کرش ہے اب یہ بے چاری لڑکی ہے "

"خود سے تو کہہ نہیں سکتی

اب وہ بھی سیم اسی کے انداز میں سب ک دیکھ رہا تھا

"تو اب میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں بھی اسکی مدد کروں عروہ ڈئیر پریشان نہ ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں"

اب وہ اسے تسلی بھی دے رہا تھا

مگر وہ ایک چیز میں ماہر تھیکم از کم اس بات کی اسے کوئے نہیں ہرا سکتا تھا: نشان بھی نہیں

اسے پتہ تھا کہ کسی غیر پسندیدہ سچویشن سے کیسے نکلنا ہے

Classic Urdu Material

ہالید لیکن لیٹ ہو گئے ہو تمہا مجھے فواد خان پہ کوئی کرش نہیں رہا آج کل ایک اور بڑا زبردست لڑکا "

"آ رہا ہے ٹی وی پہ آج کل میں اسے فالو کر رہی ہوں

اب وہ بڑے جوش سے اس نئے ٹیکٹر کے کارناموں اور ٹیلنٹ کے بارے میں بتا رہی تھی

اور پھر وہ محفل اسی فضول ٹپک پہ بحث کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوئی

رات گئے گھر آئے تو اسفر بھائی اپنے کچن میں اسے ملے وہ خالہ امی کو پانی دینے کے لیے کچن میں گئی

اور وہ وہاں موجود تھے

زرناب علی

مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتے وہ پانی والی بوتل لے کر فوراً باہر آگئی

Classic Urdu Material

مگر صبح ناشتے کے بعد وہ اسے مل گئے

"کالج نہیں جانا تم نے؟؟"

وہ شاید سے ڈراپ کرنے کی آفر کرنے والے تھے

"نہیں شاپنگ پہ جانا ہے لیکن شام کو آپ وعدہ یاد ہے نا؟؟"

اسے اپنی فکر تھی

"ہاں ہاں یاد ہے تم تیار رہنا لے چلوں گا"

انھوں نے یقین دہانی کرائی

"سب نے جانا ہے خالہ امی اور سلمیٰ باجی نے بھی"

اس نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا ان لوگوں کے ساتھ شاپنگ نے جا کر بالکل مزہ نہیں آتا تھا

"کیوں سلمیٰ واپس نہیں جا رہی؟"

سلمیٰ باجی ایک دن سے زیادہ نہیں رکتیں تھیں

Classic Urdu Material

"نہیں اب نکاح کے بعد ہی جائیں گی"

"کس کا نکاح؟،"

انھوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"آپ کا اور کس کا؟"

وہ بھی کافی بے زاری سے بولی

وہ جو پہلے حیران اور پھر خوش ہوئے تھے

مڑ کر اسکی طرف آئے اور غصے سے اسے ڈیٹا

"اور تم نے رات کو نہیں بتایا مجھے"

"ہاں تو آپ نے بھی میری ٹیوشن کا انتظام نہیں کیا نا"

Classic Urdu Material

اس نے خفگی سے کہا سکی تیاری نہیں تھی اور یگزامز کی تیاری کے لیے اسے کسی کی ہیلپ کی ضرورت تھی
یاد پتہ تو ہے کہ تمہاری اماں نہیں مائیں گیارہ ویسے بھی آجکل رحم اور ذیشان گھر ہی ہینان سے ہیلپ "

وہ خوشی سے حل بتا رہے تھے

جب انسان خوش ہو تو مسائل مسائل نہیں لگتے بلکہ ان کے ایک سو ایک حل سامنے نظر آنے لگتے ہیں

ہاں وہ تو پڑھا ہی نہ دیں مجھے ویسے وہ تو کچھ دنوں کے لیے آئے ہینمیں نے تو ساری پریپریشن کرنی "

"ہے ابھی

Classic Urdu Material

اسکو پیہرز کے قریب اسی طرح پریشانیاں گھیرے رکھتی تھیں اور باقی سارہ سال وہ خوش رہتے بغیر کسی فکر کے
اور اب اسے نکاح کی تیاریوں کی فکر بھی گھیرے ہوئے تھیں جلدی کمنگ فرائڈے کو وہ سب کچھ کیسے
منج کرے گی؟؟

اسفر بھائی تو اپنی خوشی میں اسے ان دونوں سے مدد لینے کا مشورہ دے کر چلے گئے مگر اسے سمجھ نہیں آ
رہی تھی کہ کس سے ہیلپ کا کہہ ارحم سے ہیلپ کا کہنے کی صورت میں جو انا مجروح ہوتی وہ انگاور جو
پورے گھر والوں نے اسے نالائقی کے طعنے دینے تھے وہ الگ
اور فیضان کے گھر روز اسے لے کر کوئی نہ جاتا

"اوپر سے نکاح بھی رکھ لیا ہے انھوں نے اس میں بھی سارہ خاندان آئے گا تیری بھی تو کرنی پڑے گی"

پیہرز کی تیاری گئی بھاڑ میں سارہ دن اس نے یہ سوچنے میں لگایا کہ پہننے گی کیا

Classic Urdu Material

اور شام کو بازار جانے سے پہلے عادت کے مطابق خالہ امی نے انھیں گھر سے نکلنے سے پہلے بٹھا کر پوچھا کہ انھوں نے لینا کیا ہے

"اتنی جلدی میں کوئی بنا کر تو دے گا نہ میزڈی ٹو وئیر ہی لینے پڑیں گے"

سلمیٰ باجی نے اپنی رائے دی

ہاں میں تو سوچ رہی ہوں میں اور تمہاری اماں تو کوئی سادہ سا جوڑا لیتے ہیں"

"اور تم بتاؤ سلمیٰ تم کیا لو گی؟"

وہ خود سب کو نکاح کے لیے کپڑے لے کر دے ہئے تھیں باقی سب باتوں کے ساتھ ساتھ انکے اس بات

کا بھی رواج تھا کہ کسی بھی خوشی کے موقع پر ایک دوسرے کو اسی طرح چھوٹے چھوٹے تحائف دیے

جاتے

ان پہ کسی کا کیا ہی خرچ ہونا تھا مگر یوں سنت رسول بھی پوری ہو جاتا اور خاندان کے سب لوگوں کو اپنی

خوشیوں میں بہتر طریقے سے شریک کر لیا جاتا

Classic Urdu Material

یہی چھوٹی چھوٹی باتیں خاندانوں کو اک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنتی ہیں اور صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت بھی پیدا ہوتی ہے

میں تو سوچ رہی ہوں کہ منتهی تو جائے گی نہیں تو اس کے لیے کوئی شرارہ یا ملکہ کام والا لہنگا ہی لے آئیں " گے کیوں خالہ امی؟

سلمیٰ باجی خود سے زیادہ منتهی کی فکر تھی

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم منتهی تو نہیں جائے گی اسکی ماں بھی کہہ رہی تھی کہ آپ لوگ اپنے ارمان "پورے کریں اور خود ہی لے آئیں شادی جب وہ گی تو وہ بھی چلی جایا کرے گی

خالہ امی بھی کچھ پریشان ہی تھیں پہلے بیٹے کی شادی پہ مائیں اسی طرح پریشان ہوتی ہیں کہ خداخواستہ کوئی کمی ہی نہ رہ جائے اور بار بار ایک ہی چیز کے بارے میں پریشان ہوتی رہتی ہیں تا وقت یہ کہ شادی ہو کر گزر نہ جائے

Classic Urdu Material

"تو پھر کیا سوچا ہے آپ نے؟"

سلمیٰ انھیں کلئیر کرنا چاہتیں تھیں

میں نے اور تمہاری ماں نے تو یہی سوچا ہے کہ گلابی رنگ کا شرابہ کر لیتے ہیں اور اسفر کے لیے مچھنگ "

"میں ویز کوٹ لے لیں گے کپڑے تو وہ سفید ہی پہنے گا

وہ ڈیسائیڈ کر لینے کے باوجود متفکر تھیں

"ہاں تو اسفر سے پوچھ لیں نا"

سلمیٰ باجی کے مشورے کے جواب میں خالہ امی سے پھلے عروہ بولی

رنا اب علی

"انھیں ساتھ ہی لے چلتے ہیں پھر جو پسند آیا لے لیں گے"

Classic Urdu Material

"وہ چلے گا ساتھ؟"

سلمیٰ کو اسفر کے ساتھ جانے کے لیے ماننے کا یقین نہیں تھا

"ہاں کیوں نہیں جائیں گے انکا پہلا اور اکلوتا نکاح ہونے والا ہے ضرور جائیں گے یہ مجھ پہ چھوڑ دیں"

وہ جوش سے بولی

ہاں صبح ہے ارحم کے لیے میں نے سوچا ہے کہ آسمانی رنگ کا لائٹر شیڈ لوں گی بہت سوٹ کرتا ہو اس "

"پراور سنی گرے کا کہہ رہا ہے اب باقی تم لوگوں کا مسئلہ ہے

خالہ امی تمام ہوم ورک کر چکی تھیں

"میں تو انڈین سٹائل میں فرائک لوں گی"

Classic Urdu Material

مریم نے اپنا اعلان کیا

"میں بھی سوچ رہی ہوں فراق ہی بنواؤں"

سلمیٰ بھی اسی پہ اتفاق رکھتی تھیں

"تمہارے کیا ارادے ہیں تم نے تو پورا بازار گھمنا ہو گا؟؟"

انہوں نے ابھی تک خاموش بیٹھی عروہ کو مخاطب کیا

"میں نے سوچا نہیں ابھی تلوہاں جا کر ڈیسائیڈ کروں گی"

اسے بھی شان بے نیازی سے کہا

Classic Urdu Material

سب کو پتہ تھا کہ اسے آسانی سے کچھ پسند نہیں آئے گا

پھر سب کے تیار ہونے تک وہی اسفر کو اپنے کمرے سے نکال کر لائی

ارحم تلیا ابا کے ساتھ انکے کسی دوست کے گھر گیا ہوا تھانیا ابا بے انتہا خوش تھے اور اسے ساتھ لیے لیے

پھرتے تھے

عصر کے بعد وہ لوگ بازار پہنچے اور پھر سب سے پہلے مشکل ترین مرحلہ سر کیا گیا یعنی دہا دہن کے

کپڑے پسند کیے گئے وہیں انھیں پھپھو اور ذیشان بھی مل گئے

اور پھر تو انھیں رات کے آٹھ وہیں بچ گئے مگر تب بھی عروہ کو کچھ پسند نہ آیا

"تم بھی مریم اور سلمی جیسی فراک ہی لے لو بہت سبجے گی تم پہاؤر بھی کچھ پسند نہیں آیا تمہیں"

Classic Urdu Material

پھپھو نے تنگ کر کہا

"ہرگز نہیں میں نے سوچا ہوا ہے کہ گھیر دار پٹھانی شلوار کے ساتھ شارٹ شرٹ بنواؤں گی"

وہ تڑپ کر بولی

اب دو دن میں کون بنا کے دے گا تمہیں ٹھیک ہے بعد میں بنوا لینا فلحال جو اسفر بھائی نے لے کر دیا "

"ہے جوڑا وہی پہن لینا

سلمیٰ کا بیٹا گھر تھا وہ اسی لیے جھنجھلا رہی تھی

"ہرگز نہیں"

وہ ہنسی جگہ سے ایک انچ ہلنے کو تیار نہ تھی

"ٹھیک ہے پھر ہم تو جو رہے یتیم لے کے سارا میٹیریل تو اسفر بھائی کے ساتھ جاکر رہے او ٹیلر کو"

سلمیٰ نے آخری حل پیش کیا

Classic Urdu Material

مگر اسفر نے فوری انکار کر دیا

"نہیں مجھ نے ملنے ایک دوست گھر آیا بیٹھا ہے ذیشان کے ساتھ چلی جاو"

انھوں نے اپنی جان چھڑائی

"ہاں ٹھیک ہے پھر ہماری طرف ہی آجانا"

اس سے پہلے کہ ذیشان بھی کوئی بہانہ مارتا پھپھو نے بات یہ ختم کر ڈالی

اس نے خالہ امی کی طرف دیکھا اجازت لینا بھی تو ضروری تھا

"ٹھیک ہے مگر جلدی واپس آجانا"

انھوں نے اجازت دے بھی دیکھا لاکھ اگر اماں ہوتیں تو کبھی اجازت نہ دیتیں

اب سب کو رخصت کر کے وہ نئے سرے سے بازار میں گھسے تو ذیشان بتا سے تنبیج کی

تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے اگر تم اس ٹائم میں شاپنگ کمپلیٹ نہ کر سکیں تو میں تمہیں یہیں "

Classic Urdu Material

"چھوڑ جاؤں گا

مگر وہ بھی کہاں اتنی آسانی سے ڈرنے والی تھیجانتی تھی نہیں جاسکتا اس طرح چھوڑ کر

"ہاں تو چلے جانا میں نے کونسا گھر کا راستہ نہیں دیکھایہ کسی اور کو دھمکی لگانا"

اور وہ اپنی مطلوبہ شاپ میں گھس گئی ایک گھنٹہ لگا انھیں مطلوبہ سامان دیتے اور پھر ٹیلر کو ڈرا دھمکا کر
زبردستی کپڑے دیتے ہوئے اسکی شاپ سے باہر آکر وہ اس پہ غصے ہوا

جس جاہلیت سے تم اس پہ رعب جھاڑ رہی تھیں اگر اسے ماموں لوگوں کا لحاظ نہ ہوتا تو تمہیں ہنی "

"دکان سے باہر پھینکتا

"تم جو ریکوسٹیں کر رہے تھے اگر میں بھی کرنے لگتی تو وہ ہمیں آسانی سے ترخا جاتا"

Classic Urdu Material

وہ مزے سے بولپھر اسکی طرف مڑی

"مائی ڈئیر بے وقوف کزن مہ رعب نہیں جھاڑی تھیمیں تو گڈ کاپ، بیڈ کاپ کھیل رہی تھی"

اس نے داد طلب نظروں سے اسے دیکھا مگر اسکے تاثرات ویسے ہی سخت رہے

اور اتنی سمدائیں دکھاتے ہوئے آپ بھول جاتی ہیں کہ آپ ایک لڑکی ہیں اور یہ آدھا شہر آپکو آپکے گھر "

"والوں کی وجہ سے جانتا ہے

وہ پیسک اخلاقیات کے معاملے میں اسی طرح سخت ہو جاتا تھا مگر اس نے زیادہ سنجیدگی سے نہ لیا

"سو واٹ؟"

پھر گاڑی میں بیٹھ کر واپسی پہ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بات اس سے کرے جو بہت ٹائم سے اسکے ذہن

میں تھی

Classic Urdu Material

اسکے لیے اس نے مناسب الفاظ سوچے اور اسے پکارا

"نیشان"

"ہوں؟؟؟"

اس نے ایک نظر ٹریفک سے بیٹا کر اسے دیکھا

وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھی تھیالہ جانے اب کیا کہنے والی تھی

وہ جو اس کے ایک دم اتنی سنجیدگی سے بولنے پہ حیران ہوا تھا ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں دوبارہ ٹریفک کی

طرف موڑیں

"ہونبولو"

Classic Urdu Material

وہ اصل میں شادی مطلب نکاح سر ہے اور فرائڈے سے میرے پری یونی بھی سے سٹارٹ ہو رہے ہیں اور "

"میری بلکل تیاری نہیں ہے

وہ نہایت سنجیدگی سے تمہید باندھ کر بولی تو ایک لمحے کے لیے وہ حیران ہوا

"تو تمہارا نکاح تو نہیں ہے نہ تم کرو پریپریشن"

وہ سرسری انداز میں بولا

"ہاں پتہ ہے مجھے مگر میری ذرا پریپریشن نہیں ہے اور اماں ٹیوشن بھی نہیں رکھ کر دے رہیں"

لہجے کو اچھا خاصہ متفکر اور غمگین بنایا

"تو؟؟؟"

وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں پایا

Classic Urdu Material

"تو یہ کہ اسفر بھائی کہہ رہے ہیں کہ تم سے ہیپ لے لوں مگر"

بات نا مکمل چھوڑی

"تو؟"

پھر یک لفظی جواب آیا

"تو یہ کہ تم کہاں اتنے قابل ہو کہ پڑھا سکو ویسے بھی میرے سائنسز سچیکٹس ہیں"

اسے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا

"تو بی بی میں بھی وہاں انجینئرنگ کر کے آیا ہوں کوئی خطاطی کا کورس تو نہیں کرایا انھوں نے"

وہ برا منا گیا تھا

"او ہو تم تو برا ہء منا گئے ہو میرا یہ مطلب نہیں تھا"

Classic Urdu Material

وہ اسے بے وقوف گردانتے ہوئے بولی

"تو کیا مطلب ہے آپ کا؟؟"

گاڑی کو گھر والی ذیلی سڑک کے طرف تیزی سے موڑتے ہوئے پوچھا

اسے اچھا خاصہ جھٹکا لگا مگر فلحال اس طرف توجہ نہ کئے

"مطلب یہ ہے کہ تم کچھ اریخ کر دو میرے لیے"

نہایت خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا

"میں کیا اریخ کر دونا بھی تم کہہ رہی تھی کہ ماں نہیں مائیں گئے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں"

وہ بالکل انٹرست نہیں لے رہا تھا کم از کم عروہ کا یہی لگا

"تو کیا فیل ہو جاؤں پھر میں؟؟"

ایسے غصے اور بے زاری سے کہا جیسے اسکے فیل ہونے میں پورے کا پورا ہاتھ کیپٹن فیشن کا ہر ہونے والا

"ارے یاد نہیں ہوتیں تم فلیبس پیپرز ایڈیٹ کرنے آنے چاہیے اور تو کچھ بھی نہیں"

اس نے اسے تسلی دی

"ہاں اور تم تو بڑے ایکسپرٹ ہو نا جیسے"

وہ ناراضگی سے بولی اتنی تمیز سے بات کرنا بیکار ہی گیا تھا

میں ہی نہیں ڈیر کزن ہر وہ انسان جو عقل رکھتا ہے اسے یہ باتیں پتہ ہوتیں ہتکوئی بھی دس دس "

"گھٹے بیٹھ کر نہیں پڑھنا سب سمارٹ ورک کرتے ہیں

گاڑی کا گھر کے گیٹ کے سامنے روک کو اس نے ہارن دیا

"اچھا تو کیا ہے ہی سمارٹ ورک جو تم جیسے سمارٹ لوگ کر کے انجینئرنگ کر لیتے ہیں"

Classic Urdu Material

اسے جیسے اسکی باتوں کا یقین نہیں تھا طغز یہ بولی

"بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہینے فکر رہو تمہیں بتاؤں گا"

اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے ہوئے اسے تسلی دی

"سچی؟ چلو ٹھیک ہے شام کو آنا ہمارے گھر"

وہ اسے تاکید کرتی گاڑی سے اتر کر اس سے پہلے اندر جا چکی تھی

پھوپھا جی جاگ رہے تھے جبکہ خواتین سو چکیں تھیں ان سے ڈانٹ کھانے کے بعد ذیشان تو اپنے کمرے میں

چلا گیا مگر وہ پھوپھا جی کے پیچھے کچن میں چلی گئی

Classic Urdu Material

وہ شاید کافی بنا رہے تھے اتنے سالوں سے وہ اپنے بیوی بچوں کے سکھ کے لیے پردیس کے دھکے کھا رہے تھے اگرچہ گھر میں دولت اور آسائشوں کی فراوانی تھیں مگر وہ خود خاندان سے کٹ کر رہ گئے تھے نہ کسی کے دکھ سکھ میں شریک ہو سکتے تھے نہ اپنے خاندان کے ساتھ ٹائم گزار پا رہے تھے

رزق کس تلاش میں جب انسان گھر اور وطن سے دور ہو جاتا ہے تو اسے بہت قربانیاں دینی پڑتی ہیں وہ کسی اپنے کے پاس وقت ضرورت پہنچ پاتا ہے ناولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے بڑا ہوتے ہوئے دیکھ پاتا ہے بس ایک آسائش کے پیچھے بیوی بچوں اور خاندان کا سکھ پرایا کرنا پڑتا ہے پھوپھا جی بھی انھی مجبوریوں کا شکار ہوئے تھے

اسے ایک دم ہمدردی سی ہوئی تھی

انکے ہاتھ سے کافی کس مگ لے کر وہ انکے منع کرنے کے باوجود خود انکے لیے کافی بنانے لگی

Classic Urdu Material

"آپ کو نیند نہیں آتیجو اس وقت کافی پی رہے ہیں؟"

اس نے سوال داغا

"بس بیٹا پردیس کی عادتیں ایسی ہی ہوتی ہیں آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتیں"

کافی کا مگ پکڑتے ہوئے وہ اداسی سے مسکرایے

"کیوں آپ وہاں لیٹ سوتے ہیں؟"

اسے حیرت ہوئی

"ہاں نا بچپن کا روبرو ہوتورات کو کلو سنگ میں ہی بہت دیر ہو جاتی ہے"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے

"تو آپ واپس کیوں نہیں آ جاتے؟"

Classic Urdu Material

کئی دفعہ کا پوچھا گیا سوال اس نے پھر سے پوچھا

ہاں بچے اب بس سب وائینڈ اپ کروں گا اب تو ذیشان بھی ماشاءلہ سیٹ ہو گیا اب میں اگلے سال تک "

"بچوں کی شادی سے پہلے پاکستان شفٹ کر جاؤں گا پھر زندگی کا مزہ آئے گا

وہ خوشی سے پر جوش انداز میں بولے تھیٹے کے ذکر پہ انکی آنکھوں میں اداسی کی جگہ فوراً چمک نے لے تھی

عروہ کو عجیب سی خوشی ہوئی

انہیں اب اس عمر میں اچھا وقت دیکھنے کا شوق ہو گیا تھا جوان اولاد ماں باپ کی آنکھوں سے ٹھنڈک ہوتی ہے سچ ہی کہا تھا کسی نے پوچھا جسے اسٹیبلشمنٹ بزنس مین کا بھی اپنے پیٹے کے کسی کام پہ لگنے کا اسکے سیٹل ہونے کا انتظار تھا

انکے جانے کے بعد وہ منتہی کے کمرے میں آگئی وہ حسب توقع سو رہی تھی ایک تکیہ اس پہ دھکیل کے وہ

Classic Urdu Material

بھی بیڈ پہ گر گئی مگر وہ کسمسا کر دوبارہ سو گئی

اس نے سکون کے ٹھنڈی سانس بھری

دونوں کام آدھے آدھے تو ہو ہی گئے تھے ذیشان نے مدد کی خامی بھر لی تھیں جس سے کچھ نا کچھ فائدہ تو ہوتا ہٹاور کپڑے بھی بن ہی جاتے وہ بہت پر سکون سوئی تھی

صبح آٹھ کر اس نے منتہی کے ساتھ ناشتہ بنوانے کی کوشش کی مگر اس نے اسے سختی دے منع کر دیا

"تم ادھر بیٹھ جاو اور بس مجھے بتاؤ کہ کیا کیا کھاؤ گی"

رنا اب علی

اسکی افر کے جواب میں اس نے بھی لمبا چوڑا مسینیو بتلایا جو اس نے بخوشی بنا بھی دیا

Classic Urdu Material

منتہی بھی خاندان کا سب سے ڈیفرنٹ ہیں تھانہلیت سفید دنگت پھپھو پہ گئی تھی

قد دراز تھا مگر عروہ سے ایک انچ کم ہی تھا اور وہ بہت سویٹ سی لڑکی تھیں سچین سے ہی وہ کسی بھی معاملے میں باقیوں کی طرح جھگڑالو اور جنگی پن کا مظاہرہ نہ کرتی تھیں بلکہ اسکا انتہائی ری ایکشن یہ ہوتا کہ وہ ایک کونے میں بیٹھ کر بے آواز رونے لگتی بصورت اور کھلے دل کی اس لڑکی پہ اگر اسفر بھائی فلیٹ ہو گئے تھے تو قصور انکا بھی نہیں تھا

ناشتے کے بعد وہ پھپھو اور پھوپھا کے ساتھ گھر آگئیں نشان اس وقت سو رہا تھا ورنہ وہ اسے اپنے وعدے کی یاد دہانی ضرور کرا کر آتی

گھر آکر اس نے سب سے پہلے کتابیں جمع کیں آج بھی کالج سے چھٹی ہو گئی تھی

سب کتابیں نکال کر اس نے پڑھنا سٹارٹ کیا بلکہ سٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر کچھ سمج نہ آیا

تو کتابیں بند کر کے سو گئی

Classic Urdu Material

سہ پہر میں سنی نے اسے جگایا اور فیشن کے آنے کی اطلاع دیستی سے اٹھ کر اس نے آرام سکون سے

منہ دھویا اور دس منٹ بعد کتابیں لے کر باہر آئی

سب لوگ لان میں بیٹھے ہوئے تھے

وہ بھی وہیں آگئی اسکے ہاتھ میں کتابیں دیکھ کر اماں تو حیران ہی رہ گئیں

"خیر ہے؟؟؟ آج تمہیں کتابیں اٹھانے کا خیال کہاں سے آگیا؟"

انھوں نے حسب عادت و توفیق طنز کیا

"آپ نے ٹیوٹر رکھ دی ہے نامیں نے سوچا خود ہی کچھ پڑھ لوں"

Classic Urdu Material

اس بت بھی جوابی طنز کیا

پڑھتی تم خود نہیں ہومیرا کیا قصور ہے میں نے کہا ہے تمہارے بابا کو اب کوئی لڑکی نہ ملے تو ہم کیا " "کریں؟

انھوں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی

ذیشان ان دونوں کی بحث سن کر خاموشی سے زیر لب مسکرا رہا تھا اس نے اسے مخاطب کیا

"تم یہاں بیٹھ کے دانت ہی نکالتے رہو گے یا کام سٹارٹ کریں"

اسکی بات پہ اس نے تو کوئی خاص رد عمل نہیں دیا مگر ماں نے اسے بھرپور انداز میں گھورا جسے اس نے نکل مکمل نظر انداز کیا

Classic Urdu Material

"چلو بھئی کھولو کتا بینکھماں سے شروع کریں؟"

اس نے مصالحتی انداز میں پوچھا

اماں نے بیچ مین وارنگ دینا ضروری سمجھی

کرا لو تم بھی ایک کو ششتمیں صاف تمہارے ماموں کو کہہ دیا ہے کہ اگر اسکا رزلٹ اچھا نا آیا تو ختم "

"کالج گھر سنبھالے

اطلاع دیتیں وہ اٹھ کر اندر کء طرف چل دیں

"ایسے ہی کالج ختم آپ نے بڑی ٹیوٹر رکھ کے دے ہے مجھے؟"

Classic Urdu Material

وہ پیچھے سے ڈھٹائی سے بولی

اور پھر کتابوں کے طرف متوجہ ہوئی نشان ایک کتاب الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا

ابھی انھیں کچھ دیر ہی ہوئی تھی لان کرتے ہوئے جب ارحم وہاں آیا

اور وہ نشان کو اس طرح وہاں دیکھ کر حد درجہ حیران ہوا

دل_کا_دریا#

زرناب علی

از #زرناب_علی

قسط_10#

Classic Urdu Material | by ZARNAB ALI

Dil Ka Darya

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ارحم نے ذیشان کو عروہ کو پڑھاتے دیکھا تو خاصہ حیران ہوا۔ بھی صبح ہی اسفر بھائی نے اسے کہا تھا کہ عروہ بے چاری کی یگزائمز کی تیاری نہیں ہے تو تم اسکی ہیلپ کر دو اور ابھی وہ لان میں اسکی آواز سن کر ہی آیا تھا مگر جانتا نہ تھا کہ ذیشان پہلے سے یہ خدمت سر انجام دے رہا ہے

اسے کچھ ناگوار محسوس ہوا مگر اس نے نارمل بی بیو کیا
"تم پڑھا رہے ہو اسے"

ذیشان سے گلے مل کر وہ مسکرا کر مخاطب ہوا

"ہاں کوشش جاری ہے اور جاو نا عروہ تم چائے بنا کر لاؤ"

ذیشان نے عروہ کو تنگ کرنے کے لیے مسکراہٹ دبا کر کہا

"چلو پھر میں چلتا ہوں اسفر بھائی کہہ رہے تھے کہ عروہ کو کوئی ہیلپ چلیئے تو اس لیے آیا تھا میں"

وہ سرسری سے انداز میں کہتا ہوا مڑنے لگا تھا جب ذیشان نے اسے روکا

Classic Urdu Material

"ارے نہیں بھئی تم آو ادھر پڑھاو اسے میں تو جا رہا ہوں"

وہ فوراً کتابیں بند کر کے خود سے دور میز پہ رکھنے لگا

"کیوں؟؟"

ارحم کو چنبھا ہوا

بھئی مفت میں تو میں نہیں پڑھا سکتا اور کب سے کہہ رہا ہوں چلے پلا دواس طرف یہ دھیان نہیں "

"دے رہی

ارحم نے تو کیا ہی جواب دینا تھا مگر عروہ بی بی فوراً بولیں

"جاو جی تمہارے پہلے کچھ کام تو کرا دو پھر خد متیں کرا لینا چاہے پیسے آئے ہو یا ہیلپ کرنے"

ارحم کو جانے کا کہہ کر اس نے ساتھ ہی ذیشان کو بھی آنکھیں دکھائیں

"بھئی پہلے کچھ انویسٹ کرو گی تو میرا دماغ چلے گا ناس لئے اٹھو شاباشاور پیٹھو کزن تم"

Classic Urdu Material

اسے اٹھا کر ارحم کے لئے ساٹھ والی کرسی خالی کیکیٹا میں عروہ کو پکڑا دینا اور آرام سے بیٹھ گیا

ارحم بھی اسکی خالی کی گئی کرسی پہ بیٹھ گیا تو اسے مجبوراً نکلے لیے چائے بنانے جانا پڑا

"دھیان سے جینی کی جگہ زہر نہ ڈال لانا بھی تو میرے اچھے دن آنے والے ہیں"

وہ پیر پختی ہوئی اندر گئی تو ذیشان نے پیچھے سے ہانک لگائی

اسکا جواب سنائی نہ دیا وہ دور جا چکی تھی

پھر وہ دونوں اپنی متوقع پوسٹنگز کو ڈسکس کرنے لگے

وہ چائے بنا کر لائی تو وہ ابھی تک اسی ٹاپک پہ تھے

"کیوں تم لوگ کیا اب ایک جگہ نہیں رہو گے؟ جرمینٹ تو ایک ہی ہے نا تم لوگوں کی؟"

اس نے چائے کے کپ میز پہ رکھتے ہوئے سوال کیا

Classic Urdu Material

"ہاں رجمنٹ ایک ہے مگر یونٹ ڈیفرنٹ ہے"

ارحم نے جواب دیا

"وہ کیوں بھلا جب رجمنٹ ایک ہے تو رہنا بھی ایک جگہ ہی چاہیے"

اسکی ہنی لاجک تھی

محترمہ اگر سارے انجینئر ایک جگہ اکھٹے ہو جائیں گے تو باقی سارے ملک میں انکی ڈیوٹیز آپ پر فارم کریں " گئی؟

ذیشان نے بتانے کے ساتھ ساتھ اسکی عقل مندی کو بھی سراہا

"ہاں تو میں بھی کر سکتی ہوں یہ کونسا مشکل کام ہے"

Classic Urdu Material

شان بے نیازی سے کہہ کر وہ وہیں اٹکے پاس بیٹھ گئی

کرنا ہی کیا ہے بس ٹیکنیکل کیڈٹ کے لیے ایلوائی کروٹیسٹ دو اور سلیکٹ ہو کے انکی یونی چلے جاو پھر ایک "

"سال کی ٹریننگ اور یہ بندہ ہو گیا انجینئر

اس نے چٹکی بجا کے خود کو انجینئر بنا دیا

اب یہ اصل میں کتنا آسان تھا یہ بات تو وہی دونوں جانتے تھے جب سخت بھوک کے وقت برگر میں ٹوٹھ

پیسٹ کھانا پڑے اور سردیوں میں عشاء کی نماز نہ پڑھنے پہ ٹھنڈے برف پانی کی بالٹیاں آپ کی رضائی پہ

ڈالی جائیں اور پھر آپکو ساری رات اسی میں سونا پڑے اور جب ٹریننگ میں ذرا سا کسی انسٹرکشن کو غلط فالو

کرنے پہ کیچر کے تالاب میں لیٹنا پڑے اور نہ صرف یہ بلکہ ساتھ ساتھ خود کو الو اور گدھا بھی کہنا ہو تو

کیسے بندہ چٹکیوں میں انجینئر بنتا ہے یہ وہی جان سکتا تھا جس پہ یہ سب بیٹا ہو

"ع جس تن بیٹی او تن جانے عروہ بی بی"

Classic Urdu Material

ذیشان نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہاوہ سب جانتی تھیں اس لیے اسے بتانا اور سمجھانا بے کار تھا

ان دونوں نے اپنے اپنے کپ اٹھا کر لبوں سے لگائے

"اچھا اب مجھے بتاؤ کیسے پیپریشن کروں؟"

اپنا کپ اٹھا کر اس نے دوبارہ ایک بک اٹھالی

"بتاؤ یاں ارحمبھئی فائدہ اٹھاؤ لڑکیاں آرمی کا ایک بہترین انجینئر لولاہیل ہے تمہیں اپنے بیچ کا ایک ٹپڑ"

اس نے یہ ذمہ داری ارحم کو سونپیں ساتھ ہی کھلے دل سے اسکی تعریف بھی کی

یہ اسکی عادت تھیں اسی طرح وہ جہاں بھی پیٹھتا محفل لگا لینا سب کو ساتھ لے کر چلنا اسکی عادت تھی

بھئی زیادہ جگاڑ لگانا تو نہیں جانتا میں مگر ایک دو پوائنٹس ہیں جن پہ فوکس کر کے مارکس زیادہ لیے جا "

"سکتے ہیں"

اس نے کپ رکھ کر ایک بک اٹھا لیزیشان بھی بہت دھیان سے اسکی بات سن رہا تھا عروہ نے اس پہ

Classic Urdu Material

چوٹ کرنا ضروری سمجھا

"اتم کیا ادھر گھاس چرتے رہے ہو؟"

ساتھ ہی پوائنٹس نوٹ کرنے کے لیے پن اور نوٹ بک سنبھالی

"ہاں تو کیا ہیں وہ پوائنٹس؟"

اب وہ ارحم کی طرف متوجہ تھی

۸ سب سے پہلی بات پیپرز کی پمپریشن میں پوری پوری کتابیں رٹنے کی ضرورت نہی نبھلا کیوں؟"

اسکے پوچھنے پہ عروہ نے سر اٹھا کے اسے سوالیہ دیکھا

اس لیے کہ اس لیول پہ پیپرز پروفیسرز اور ایجوکیشنسٹ سیٹ کرتے ہیں اور انکے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا "

کہ پوری بک کھنگالیناس لیے وہ زیادہ حصہ وہی چیزیں دیتے ہیں جو امپورٹنٹ ہوتی ہیں یا پاسٹ پیپرز میں

Classic Urdu Material

"آئی ہوناس لیے سب سے پہلے تم پیچھے دس سال کے پیپرز پر پیپر کرو

اس نے اپنی بات مکمل کر کے اسکی طرف دیکھا

"تو اس سے میرا سارہ پیپر سالو ہو جائے گا؟ اور اگر نہ ہوا تو؟"

وہ مشکوک تھی

"سارا نہیں مگر تمہارا 80% پیپر سالو ہو جائے گا گیرنٹڈ"

اس نے اسے یقین دہانی کرائی

مگر وہ کہاں اتنی آسانی سے ماننے والی تھی

"اگر ایسا ہو تو سب ایسا ہی کریں ناکیا ضرورت ہے لوگوں کو سارا سال محنت کرنے کی؟"

اسکے سوال کا جواب ذیشان نے دیا

مائی ڈئیر سب اتنے سمارٹ ورکر نہیں ہوتے اور کچھ ٹو تمہاری طرح کے ذہن لوگ بھی ہوتے ہیں جو "

Classic Urdu Material

"نیاری نا ہونے کا رونا روتے ہوئے ہی فیل ہو جاتے ہیں مگر کسی کی بات نہیں سنتے

ذیشان کا طنز سن کر ارحم نے بھی اضافہ کیا

دیکھو میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم باقی بک دیکھو بھی نہیں بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اب جبکہ تم پورا "

"سال ویسٹ کر چکی ہو تو اب رونے کی بجائے عزت سے پاس ہونے کی کوشش کرو

طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اوکے اوکے تم آگے موو کرو"

اس نے ان دونوں سے جان چھڑائی

"اوکے نیکسٹ پوائنٹ تم جو بھی یاد کرو گی پورا کرو گی مطلب اس میں نو چوائس"

اور یہ بات تو عروہ کے لیے سب سے مشکل تھی تو جب بھی یاد کرنے بیٹھتی اور اسے پانچ دس منٹ

میں اگر یاد نہ ہوتا تو وہ اسے چوائس پہ چھوڑ کر اگلے ٹاپک پہ موو کر جاتی مگر اب یہ انھیں تو نہیں کہہ سکتی

تھی

"اوکے آگے"

پوائنٹس نوٹ کرتے ہوئے بولی

اور باقی پیپر بالکل صاف ستھرا ہونا چاہئے رائٹنگ اچھی ہے تمہاری صرف ایک ایکسپریشن پہ فوکس کرنے کی " ضرورت ہے

اس نے اسکے رائٹنگ کو اوکے کر دیا تھانیشن خاموشی سے سنے جا رہا تھا جبکہ ارحم ساتھ ساتھ اسکے نوٹس چیک کر رہا تھا

آگے اس نے کچھ نہیں بولا اور کدھے اچکا دیے

ایک پوائنٹ رہتا ہے یہ ذیشان تھا"

Classic Urdu Material

پیپر پورا اٹیمپٹ کرنا ہے چاہے کوئی سوال نہ آتا ہو مگر تم اس سے ریلیونٹ جو کچھ بھی آتا ہو گا تم لکھ "

"دو گیار سب سے اہم پوائنٹ جواب چھوٹا اور ٹو دے پوائنٹ ہونا چاہیے ٹو دی پوائنٹ

ارحم نے بھی سر ہلا کر اسکی بات کی تصدیق کی

"لو بھلا پہلے ہی دو لائنیں آتی ہوں تو اس میں سے بھی ایک لائن لکھوں پھر تو پاس ہو ہی جاؤں گی میں

عادت کے مطابق منہ بنایا

"اوں ہوں ایک لائن نہہء بلکہ صرف اتنا جتنا پوچھا جائے پتہ ہے کیوں؟"

اس نے سوالیہ اس کم عقل لڑکی کو دیکھا

"More you write more you commit mistakes کیونکہ"

"سمجھی؟؟؟"

Classic Urdu Material

ذیشان نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا البتہ ارحم نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا جانتے تھے بات

اتنی جلدی اسے سمجھ نہیں آتی

"ہاں سمجھ گئی ہو میں،؟؟؟"

وہ ابھی تک لکھنے میں مصروف تھی

"نہیں اب پڑھنا شروع کرو مگر پہلے ہمدے لیے کچھ کھانے کے لیے لاو"

وہ مزید چوڑے ہو رہے تھے

اور اب وہ عادت کے برخلاف فوراً اٹھ گئی

"تم کیوں تنگ کرتے ہو اسے بڑھنے دو"

ارحم نے اسکی سرزنش کیتو وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

یاد ایک وہ ہے جو ہر وقت سڑی نہیں رہتی اور منہ پہ جواب ملتی ہے مجھے تو اس کے ساتھ بات کرنے "

Classic Urdu Material

"میں بہت مزا آتا ہے لڑکیوں کو کانفیڈنٹ ہونا چاہیے"

آخر میں اس نے سنجیدگی کے ساتھ کہا

"یار پتہ نہیں اب ایک دفعہ گھر آنے کے بعد دوبارہ گھر آنا نصیب ہو گا یا نہیںنا تنگ کیا کرو"

ارحم نے بہت سنجیدگی سے کہاہر سپاہی کو ایک دفعہ ڈیوٹی پہ آنے کے بعد یہی فکر ہوتا ہے کہ پتہ نہیں

"وطن کے کام آئیں گے اور پتہ نہیں گھر والوں کو دوبارہ ملنے کا موقع ملے گا

مگر ذیشان کہاں اتنی سنجیدگی سے رہنے والا تھا

"چھوڑو یار مجھے تو کچھ نہیں ہونے والا میں تو گیریشن میں ہوںہاں تم فیلڈ میں ہو تمہیں فکر ہونی چاہیے"

اس نے بات چٹکٹوں میں اڑائی

ابھی وہ اسی بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے کہ عروہ سینڈویچ بنا کے لے آئی

Classic Urdu Material

"ارے واہ بڑی اچھی سرونک کی ہے آج تو"

ذیشان کہے بغیر نہ رہ سکا بڑی تمیز سے کیچپ اور ملاو کے ساتھ پلیٹ میں سینڈوچ رکھے گئے تھے

"ٹیسٹ بھی اچھا ہے تم چھکو تو سہی"

مسکرا کر کہا گیا ساتھ ہی باری باری پلیٹ بھی آگے بڑھائی دونوں نے ایک ایک سینڈوچ اٹھا لیا بے چارے جانتے نہ تھے کہ وہ جو اپنے لئے کچھ بناتے ہوئے سو دفعہ سوچتی ہے ان کے لئے اس خاموشی کیوں کچھ بنائے گی

سراسر لاعلمی میں انھوں نے ایک ایک بائٹ لی آرمی کی ٹریننگ کا ایک فائدہ ہوا تھا جلدی جلدی کھانا ختم کرنا آ گیا تھا

فورا تو کچھ سمجھ نہیں آئی مگر سب سے پہلے ارحم چیخا تھا

منہ میں آئی کچی سرخ مرچوں نے چند سیکنڈ میں اس کے کانوں سے دھواں نکال دیا تھا

اسکی طرف غصے سے دیکھ کر ایک بھی لفظ کہے بنا وہ اندر کی طرف بھاگا ذیشان اس سے بعد اٹھا تھا مگر

جس تیزی سے اٹھا تھا یقیناً وہ پہلے پہنچا ہو گا اور وہ جو ابھی تک کھڑی تھی ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو گئی

Classic Urdu Material

ابھی اسے اس پاگلوں کی ماند ہنستے ہوئے تین چار منٹ ہی ہوئے تھے کہ اسے خالہ امی نظر آئینان دونوں کا
ابھی تک کوئی اتنا پتا نہیں تھا

"کیا ہو گیا ہے عروہ؟"

انھوں نے حیرانگی سے بھاڳی کو قہقہے لگاتے دیکھا
وہ جو انھیں دیکھ کر چپ کرنے لگی تھی دوبارہ ہنسنے لگی
"کیا ہو گیا ہے لڑکیاں طرح نہیں ہنستے نظر لگ جاتی ہے"

انھوں نے بھاڳی کو دیکھا وہ گردن پیچھے کی طرف گرائے ہنسی جا رہی تھی مسلسل ہنسنے کی وجہ سے آنسو
گالوں تک آ گئے تھے انکی بات سن کر ایک لمحے کے لیے رکی
"کوئی نہیں لگتی نظر اب ہنسوں بھی نا"

اس نے شکوہ کیا اور دوبارہ ہنسنے لگی

Classic Urdu Material

"آپ بھی ہنسیں گی پہلے جا کے اندر اپنے لاڈلے بیٹے کو تو ڈھونڈیں"

ہنستے ہوئے کہا

انہیں بالکل سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہہ رہی ہے مگر جواب دیے بغیر اندر جانے کے لیے مڑ گئیں مگر اس کے اس طرح ہنسنے سے انکا دل ہولا گیا تھا

"اللہ اس بے وقوف کو سدا ہنستے کھیلنے پہ رکھنا کبھی رونے نہ دینا ان آنکھوں کو"

انہوں نے دل سے دعا کی جاتی تھیں اکثر ہنستے والد آنکھوں کو رونا بھی پڑتا ہے

مگر دوسری طرف پرواہ کسے تھیوہ اب بھی ہنستے ہوئے اپنی کتابیں اٹھا کر اندر آگئی تھی

"دیکھوں تو سہی کدھر گئے پتلیکن پہلے کتابیں اندر رکھ آؤں یہ نا ہوا انتقامی کاروائی میں کتابیں پھاڑ دیں"

خود کلامی کرتے ہوئے وہ خالہ امی کے پیچھے ہو لیا اور جب تک وہ کتابیں سنبھال کر آئیں تب تک شاید خبر

جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھیوہ دونوں لاؤنج میں نڈھال سے بیٹھے تھے اور سب لوگ انکے ارد گرد

Classic Urdu Material

جمع تھے

"میں نے مرچیں بھی بھر بھر کے وہ بھی خالص ڈالی ہیں"

سوچتے کے ساتھ ہی اسے پھر سے ہنسی آ گئی

وہ بازار کی ملاوٹ اور لمبٹ گارے والے مرچوں کے بجائے گلوں سے خالص مرچیں منگا کر خود سکھاتے تھے اور پھر پیسوا کر چھ مہینوں کے لیے سٹور کر لیتے تھے مہینے سے زیادہ نہیں بکتی تھیں اسکے بعد کیڑے پڑنے لگتے

ادھر ماں نے جب اسکی آواز سنی تو فوراً شدید جلال کے عالم میں اسکی طرف لپکیں

اور اسکے بعد اسکے ساتھ جتنا برا کیا جا سکتا تھا انھوں نے کیا ڈیشن اور ارحم کو تو خالہ امی نے فوراً بھیج دیا کہ جا کر آئس کریم کھاؤ یا ڈاکٹر کے چلے جاؤ مگر ماں آج معاف کرنے کے موڈ میں نہ تھیں اس نے فوراً اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا

مگر باہر سے ماں کے پہلے گالیانپھر کوسنے اور آخر میں رو کر اللہ میاں سے اس جیسی آزمائش ڈالے جانے

Classic Urdu Material

کے گلے کرنے کی آوازیں آتی رہیں

انہوں نے اسے احسان فراموش اور پتہ نہیں کیا کیا قرار دیا مگر وہ ذرا شرمندہ نہیں تھی

"ہوں احسان کونسا چائے پلائی تو تھینہ چوڑے ہوتے تو نہ ہوتا ان کے ساتھ یہ سب"

آرام سے سوچتی وہ مطمئن ہو کر کتابیں کھول کر بیٹھ گئی تازہ تازہ بے عزتی کا اثر تھا شاید سب کچھ جلدی جلدی یاد ہونے لگا آٹھ بجے جب اس نے ٹائم دیکھا تو کافی کچھ یاد ہو گیا تھا وہ حیران ہوئی ساتھ ہی خود کو شبابش بھی دی

باہر سے اماں کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں شاید انکا بی بی ہائی ہو گیا تھا یا بابا آ گئے تھے

وہ باہر آئی تو بابا کھانا کھا رہے تھے وہ عشاء سے پہلے کھانا کھا لیتے تھے

Classic Urdu Material

مگر اسکی شکایت لگ چکی تھی اور خلاف معمول بابا بھی اسے دیکھ کر غصے ہو گئے

مگر بابا کے سامنے اسکی زبان کنٹرول میں ہی رہتی تھی

تمام بات سن کر اس نے اپنی آواز کو میکسیمم تمیز دار بنا کے صرف ایک بات کی

"بابا وہ غلطی سے ڈل گئی تھیں"

اور بابا نے اسے ایک نظر دیکھا پھر غالباً یہ خیال آیا ہو گا کہ لاڈلی بیٹی اتنی تمیز سے غلطی کا اقرار کر رہی

ہے تو مزید پربشراؤ نہیں کرنا چاہیے اسی لیے چہرے کے تاثرات فوراً نرم ہو گئے

اس نے مزید معصومیت طاری کی

"نیکسٹ ٹائم کیر فل رہنا نہ تم بچی ہو اب اور نا وہ"

انھوں نے دو ٹوک کہا تو اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

Classic Urdu Material

پھر انھوں نے اسکے لیے اپنے قریب جگہ بنائی وہ فوراً بیٹھ کر انکے ساتھ کھانا کھانے لگیورنہ اماں تو شاید آج اسے کھانا بھی نہ دیتیں

"کی تو غلطی ہی ہے نا مجھے ہری مرچیں ڈالنی چاہیے تھی"

دل میں آنے والے خیال کو ڈھٹاء سے دیلا اس وقت مصلحت اسی میں تھی کہ وہ بابا کے ساتھ بنا کر رکھتیا سی لیے چھوٹی موٹی غلط بیانی کی جا سکتی تھی

اماں نے اسے دیکھا مگر کہا کچھ نہیںکہا انھوں نے اگلے دو دن بھی کچھ نہیں سارے کام وہ خود سلمی باجی کے ساتھ مل کر کرتی رہنا سے مخاطب کرنا ضروری نہ خیال کیا گیا

مگر مسئلہ تب ہوا جب نکاح والے دن انھوں نے اسے پری یونی کا فرسٹ پیپر مس کرانے سے صاف انکار کر دیا

اور ظلم یہ کہ وہ کہہ رہی تھیں کہ جلدی لینے کے لیے بھی کوئی نہیں جائے گناہ مل ٹائم پہ دین والے کے ساتھ آو گی تم

Classic Urdu Material

اسکی تو گویا شہ رگ پہ ہاتھ پڑا تھا

"ابھی تو میں نے اپنے کپڑے اٹھانے بھی جانا ہے"

اس نے سوچا ایسی سچویشن میں دو ہی لوگ اسکے کام آتے تھے اسفر بھائی اور ذیشانمگر آج وہ دونوں ہی کسی کام آنے والے نہ تھے پھر بھی ڈھٹائی سے ذیشان کو کال ملائی تے دنوں بعد بات ہونی تھپیٹہ نہیں وہ کال اٹھاتا بھی یا نہیں

"مگر اس نے اسکی کال نہیں اٹھائی شاید ناراض ہو گیا ہے"

اس نے سوچا پھر بیرونی گیٹ پہ آ کر بغیر کسی کو مخاطب کیے ہانک لگائی

Classic Urdu Material

"مجھے لینے گیارہ بجے ہر صورت کوئی آ جائے میں نے ٹیبلر سے کپڑے بھی اٹھانے ہیں"

کہہ کر وہ باہر نکل آئی

وہاں جا کر احساس ہوا پیپر دینا خالہ جی کا گھر نہیں

جب سب کو رٹے لگاتے ہوئے دیکھا تو شکل خود بخود ہی ہولناک ہو گئی

"کیوں تم نے تیاری نہیں کی؟؟"

علیز نے جب اسے ادھر ادھر گھورتے دیکھا تو پوچھا

کدھر یا میرے کزن پاس آوٹ ہو کر آئے ہنرور دو کزنز کا نکاح ہے وہ بھی آج تیاری کہاں کرنی "

"تھی؟؟"

اس نے آہ بھر کر کہا

"ہائے آگئے وہ تمہارے دونوں کزنز؟"

Classic Urdu Material

سمعیہ نے ایسے پوچھا جیسے پتہ نہینکب سے انتظار کر رہی ہو

"ہاں آ گئے"

اس نے بے زاری سے کہا

"ارے کہیں انھی دونوں کا تو نکاح نہیں کر رہے تم لوگ؟"

صائمہ کو فکر لاحق ہوئی

"ہونان نازک اندام شہزادوں سے کس نے کرنا ہے نکاح؟؟؟"

اس نے بے زاری سے کہا سب انھی لوگوں کی وجہ سے تو ہوا تھا

"ارے کیونتنے پیارے تو میں دونوں خاص طور پہ وہ جو سکول میں تمہارا بیگ اٹھا کے لے کر جاتا تھا"

اس نے کوئی پرانی میموری سٹور کر رکھی تھی شاید مگر اس "احسان فراموش" کو کہاں یاد تھا کہ کون اسکا

بیگ اٹھاتا تھا

"کون؟؟؟"

حیرت سے دریافت کیا

اے یار وہی جو پیدار ساتھ جو کالج میں ہاؤس کپٹن بھی تھا وہاں سے سکول سائیڈ آ کر تمہیں لے کر گھر "

"جانتا تھا اے یار وہی جسکے پیچھے میرب طاہر پڑی ہوئی تھی بڑے عرصے تک؟

اس نے جوش سے مختلف حوالے دیے

"لچھا ہاں ارجمند حم تھا نا وہاں کونسی میرب تھی اسکے پیچھے؟؟؟"

اس نے حیران ہو کر سوال کیا اس خبر کا تو اسے پتہ ہی نہیں تھا

اے وہی میرب یار جس نے بالوں کو ریڈ ڈائی کرایا تھا تو کو آرڈینیٹر نے اسے ریڈ سلپ دی تھی بڑے "

"ہی برے لگتے تھے اسے وہ بال ویسے وہ میٹرک کے بعد چلے گئی تھی

مجال ہے جو عورتیں کسی کو اسکی اچھی بات سے یاد کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

Classic Urdu Material

"او لچھا جس کے ساتھ تمہارا جھگڑا بھی ہوا تھا"

دیکھا کوئی مثبت چیز تو دماغ میں آتی ہے نہیں

"ہاں وہی"

اسے یاد تھا مگر اس نے جان بوجھ کے جھگڑے والے بات نہیں چھیڑی تھیمگر اب اسے یاد آہی گیا تھا مگر

اس سے پہلے کہ وہ مزید اسکی برائیوں پہ روشنی ڈالتی پیپر کا ٹائم ہو گیا اور انھیں اندر جانا پڑا

مگر اپنی کرسی تک جاتے وہ ذہن میں تہیہ کر چکی تھی کہ وہ ارحم کو اس بات سے ضرور تنگ کرے گیوہ

بھی سب کے سامنے

زرناب علی

تین گھنٹے کے بعد وہ باہر نکلی تو خاصی تپ ہوئی تھی

"پاس ہو جاو گی؟"

Classic Urdu Material

سمعیہ نے اسے دیکھتے ہی وہ مشہور سوال پوچھا جو ان جیسے تمام لائق بچے ایک دوسرے سے پوچھتے تھے

"ہاں ففٹی پرسنٹ سے کچھ اوپر آ ہی جائیں گے"

اس نے بے زاری سے کہا

"گھنی صبح تو کہہ رہی تھیں کہ تیاری نہیں کی میں تو پکی فیل ہوں"

اس پہ چڑھائی کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا رونا رویا سب ایک جیسی ہی تھینٹا پرواہ اور غیر ذمہ دار

"میں نے کہاں پڑھا تھا بس دو دن بیٹھ کے پڑھا"

وہ سخت بے زار تھی

"کیوں ٹیوشن لگوا لی ہے تم نے؟"

وہ بھی ٹیوشن لگوانا چاہ رہی تھی

Classic Urdu Material

"نہینکدھر ذیشان لوگوں نے کچھ گائیڈ کیا تھا پر اس میں سے کچھ بھی نہیں آیا"

آخر میں وہ غصہ ہوئی

"تو پھر کیا لکھ کر آئی ہو؟"

وہ ابھی تک حیران تھی کہ عروہ کیسے پاس ہو سکتی ہے پیپر اچھا خاصہ تف تھا

نہیں کچھ چیزیں آئی ہینمگر وہ کہہ رہے تھے کہ 80% پیپر ہو جائے گا 50 یا 60 پرسنٹ ہوا تھا اس "

"سب میں سے

وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے اسے پیپر نہ آنے میں سارا قصور انھی کا تھا

"چلو پاس تو ہو جاو گی نا تمجو رہ گیا ہے وہ اب کر لینا"

اسے اپنی فکر تھی

Classic Urdu Material

اس سے پہلے وہ مزید ان دونوں کی نالائقی پہ روشنی ڈالتی اسے مایہ نے آکر بتایا کہ کوئی اسے لینے آیا ہے

وہ حیران ہوئی وہ ابھی تو صرف سوا گیارہ ہوئے تھے اتنی جلدی

وہ سمعیہ کے ساتھ ہی کالج کے گیٹ کی طرف آ گئی

سامنے رحم کھڑا تھا وہ بھی بائیک پہ وہ سخت بد مزہ ہوئی

"اتنی گرمی میں بائیک"

سمعیہ کی نظر بھی پڑ چکی تھی

"ہائے وہ تمہارا ہینڈ سم کزن لینے آیا ہے تمہیں وہ بھی بائیک پہ تمہاری تو موجیں ہیں عروہ"

سمعیہ اکسائیڈ ہو رہی تھی اور وہ پہلے سے بے زار مزید بے زار ہوئی

"میری کیا موجیں ہنگامی مین بائیک پہ سڑنے مینشام تک منہ کالا سیاہ ہو جائے گا میرا"

Classic Urdu Material

اسکے کنسرن سمجھنا آسان نہیں تھا

سمعیہ کو اللہ حافظ کر کے وہ باہر اگنیدحم بھی سائے سے ہائیک نکال کر گیٹ پہ بلکل اسکے سامنے لے

آیا

"تم ہائیک پہ کیوں آئے ہو؟"

پیٹھتے ساتھ جرح کی

"نینوں گاڑیاں بڑی تھیں"

اس نے نادل انداز میں جواب دیا

"تم تو بڑی چھوڑ رہے تھے کہ سارا پیپر حل ہو جائے گا اور ہوا ففٹی پرسنٹ بھی نہیں"

Classic Urdu Material

وہ زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکیا سی لیے غصے سے بھری بولی

اور وہ جو اپنے دھیان میں ہلک چلا رہا تھا حیران ہوا پاؤں بے اختیار بریک پہ پڑا

اب اس فضول لڑکی کو اچھے طریقے سے سمجھانا ضروری ہو گیا تھا

جاری ہے #دل_کا_دریا

زرناب_علی #

قسط 12 #

بچ سڑک کے بائیک روک کر وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھ کر رہ گیا

"اترو نیچے فوراً اترو"

Classic Urdu Material

اسکے کہنے پہ ایک دفعہ تو وہ ڈر گئی یہ ارحم تھا نیشان نہین یہ نہ بدتمیزی کرتا تھا نہ کسی کی بدتمیزی برداشت کرتا تھا

"ہائے اللہ کہیں چھوڑ ہی نا جائے میں کیسے گھر جاؤں گی"

دل میں سوچا مگر اتر گئی

"کیا ہوا ہے اب؟"

چہرے کے تاثرات نازل کر لئے

"کیا کہہ رہی تھیں ابھی تمہارا دوبارہ کہو"

وہ شاید اسکی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا

یہی کہ جو تم نے کہا تھا اس میں سے تو مر کے 50% پیپر ہی حل ہوا ہے میرا اور تم لوگ تو "

"لمبی چھوڑ رہے تھے کہ 80% ہو جائے گا اور یہ وہ

Classic Urdu Material

دوبارہ چہرے پہ بے زاری طاری کی

"میں نے کہا تھا کہ 80% ہو گا تب جب تم پورا پورا پیپر پر پیئر کرو گی اور تم نے کیا کیا؟"

اب وہ سخت غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

"تم نے اس میں سے بھی آدھا چھوڑ دیا اور ہاں"

وہ اسے کم از کم اس معاملے میں اچھی طرح جانتا تھا

وہ ہلکی سی خفیف ہوئی مگر ابھی اسکی تسلی نہیں ہوئی تھی یا سی لیے دوبارہ بولا

اور جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں اتنی قابل اور فوکسڈ تو تم کبھی بھی نہیں رہیں گے پورے سال کا "

"محض دو دن میں کور کر لو (lapse) لپس

اسکے چہرے کی طرف دیکھتا وہ جلال میں تھا

Classic Urdu Material

"کیا ہو گیا ہے آرام سے بات کرو لوگ دیکھ رہے ہیں"

اسکے انداز سے وہ نا چاہتے ہوئے بھی انڈر پریشر آگئی تھی اسی لیے کچھ اور بات سمجھ نہ آئی تو اسے احساس دلایا کہ وہ بیچ روڈ کے کھڑے ہیں

"بیٹھو"

کہتے کے ساتھ ہی اس نے ہائیک سٹارٹ کر دیوہ بمشکل بیٹھ سکی

"پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے؟"

دل میں سوچا عام حالات میں وہ بڑا ویل مینرڈ بنتا تھا اور ری ایکٹو تو بالکل بھی نہیں تھا مگر آج تو سلطان راہی بنا ہوا تھا

"اور ہاں شکر کرو کہ اتنا کر آئی ہو ورنہ تمہیں اتنا بھی گائیڈ نہ کرتے تو یقیناً فیل ہوتیں"

وہ اب احسان جتنا رہا تھا کم از کم عروہ کو یہی لگا اسے اپنی غلطیاں کبھی نظر نہ آتی تھیں وہ ہمیشہ دوسروں کو

Classic Urdu Material

ہی غلط سمجھتی تھی

اور اس لمحے اسے اس ارحم حیات خان سے شدید نفرت محسوس ہوئی ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے ایک

سینڈویچ ہی تو کھلایا ہے وہ بھی انھی کے کہنے پہا بھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ دوبارہ بولا

"اور ہاں تمہاری اس دن والی بد تمیزی بھولا نہیں ہوں میں"

وہ کہاں پرواہ کرنے والی تھی

"جہنم میں جاو میری طرف سے نہیں بھولے تو نی بھولو"

یہ صرف سوچ سکی کہا صرف یہ کہ

"جلدی چلا و میں نے کپڑے بھی اٹھانے میں بازار سے"

بے زاری سے کہتی وہ اسے ٹیلر کی شاپ کو راستہ بتانے لگی

Classic Urdu Material

کپڑے اٹھا کر وہ گھر آیا اور شکریہ تک کہے بغیر اندر چلی گئیں نے خود ہی اتر کر دروازہ کھولا اور بائیک

دوبارہ اندر لے کر گیا

اسکے بعد جو بھی تیلدی ہوتی رہی وہ باہر نہیں نکلی مگر آٹھ بجے نکاح کی تقریب تھیں سب نے ان سب نے

نکلنا تھا مگر سب اس وقت حیران ہوئے جب وہ چھ بجے اپنا سارا سامان لے کر لان میں کھڑی تھیں سنی کے

ساتھ اسکی بحث کی آواز سن کر بابا اور اماں کے علاوہ خالہ امی نے بھی باہر جھانکا

"ہوا کیا ہے؟"

یہ بابا تھے

"یہ مجھے چھوڑ کر نہیں آ رہا ہے کہیں مجھے پھپھو کی طرف چھوڑ آئے"

بابا کو غالباً اماں نے بتایا تھا اسکے پیپر سکپ کرنے اور انکے نہ ماننے کے بارے میں سنی لیے وہ اسے دیکھ کر

مسکرائے اور سنی کو اسے چھوڑ کر آنے کے لیے کہا

Classic Urdu Material

"ارے ابھی ہمارے ساتھ ہی جانا ناہم بھی بس نکلنے ہی والے ہیں"

خالہ نے حیرت سے اسے روکا

"نہیں میں نے ابھی جانا ہے آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جانا"

وہ ناراضگی سے بولی

"ٹھیک ہے چھوڑ آؤ"

بابا نے ہنستے ہوئے کہا

جب وہ جاچکے تو خالہ امی کو احساس ہوا کہ وہ پرسوں سے ہی ناراض ہے

"لگتا ہے ابھی تک ناراض ہے تم نے بھی حد ہی کی تھی"

ساتھ ہی بہن کو لٹاڑا

"میں نے تو کچھ نہیں کیا خود ہی الگ مسجد بناتی ہے وہ"

Classic Urdu Material

اماں نے بھی ناک سے مکھی اڑائی

وہ تو چلو بچی ہے تم بھی بچی بن جاتی ہو اسکے ساتھ بھلا کونسے بچے ہیں جو شرارتیں نہیں کرتے مگر اسکا "

"مطلب یہ تو نہیں کہ بندہ پکڑ کر ہی بیٹھ جائے

اب کہ انھوں نے ذرا خفگی سے کہا وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہتی تھیں بقول اماں کے اسکی وجہ یہ تھی کہ انکی

اولاد اس قدر ڈھیٹ نہیں تھی

انکو خفا دیکھ کر بابا جو آگے آگے جا رہے تھے رک گئے

"کیوں اب کیا ہوا ہے؟"

اور اماں جو یہ بات شوہر سے چھپا گئی تھیں سخت ملوس ہوئیں

"کچھ نہیں بس اسکی الٹی سیدھی حرکتیں تو چلتی رہتی ہیں"

Classic Urdu Material

وہ ٹال کر اندر چلے گئیں اب انھیں کیا بتائیں

"کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں اور بیٹی کا بچپنا ہی ختم نہیں ہو رہا"

انھوں نے شوہر کو کراس کٹا اور پہلے اندر اپنے ہورن میں پہنچ گئیں

"آپ بھی جلدی کر پندرہ آخر پہ رہ جائیں گے"

اسکے بعد وہ سب تیار ہونے اور باہر نکلنے میں آٹھ گھر ہی بجا چکے تھے تیار ابو سخت الجھن کا شکار نظر آتے

تھے مگر اسفر بھائی جو کہ چھ بجے کے نکلے ہوئے تھے ابھی تک انکا کوئی نام و نشان نہیں تھا

"میں بتا رہا ہوں آپکو وہ سیلون گئے ہوں گے ریڈی ہونے کے لیے آجائیں گے ہم چلتے ہیں"

سنی نے سب کے درمیاں کوئی تیسری دفعہ کہا

"ارے فون تو اٹھائے"

Classic Urdu Material

خالہ امی کو بھی ٹینشن ہونا شروع ہو گئی تھی

"امی میں کال کر رہا ہوں وہڈرائیو کر رہے ہوں گے اور فون سائلنٹ پہ ہو گا"

ارحم کے کہنے کے باوجود انکی تسلی نہیں یوئی

"پچھا میں جا کر دیکھتا ہوں آپ لوگ چلیںوہ انتظار کر رہے ہوں گے"

پانچ منٹ بعد اس نے آفر کی

اور سب کے منع کرنے کے باوجود گاڑی باہر نکالی

مگر اس سے پہلے کہ وہ نکلتا سامنے محترم اسفر صاحب کی گاڑی دکھائی دی

"آگئے ہیں دلہے صاحب"

Classic Urdu Material

اس نے گیٹ کے باہر ہی سے نعرہ لگایا

اور اسکے بعد اسفر کی ایک نہ سنی گئیخیر ساڑے آٹھ تک وہ وہاں پہنچ چکے تھے اور تمام مہمان پہلے سے وہاں موجود تھے

سب نے تشویش سے باہر آکر استقبال کیا

رسمی استقبال کے بعد پھپھو نے سب سے پہلا سوال ہی اسی متعلق کیا اور خالہ جو بس وضاحت دینے ہی لگیں تھینسنی نے ان سے پہلے بولنا ضروری سمجھا

"وہ اصل میں آج کے دن بھی بے چارے اسفر بھائی کی عزت افزائی ہونا لکھی تھیا سی لیے دیر ہوئی"

اور مہمانوں کے سامنے یہ بات کہہ کر اس نے اپنی عزت افزائی یقینی بنائی

اماں سمیت مریم اور ارجم نے بھی اسے گھور کر دیکھا

مگر کہتے ہیں ناکہ کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات دوبارہ واپس نہیں آسکتے تو سچ ہی کہتے ہیں

Classic Urdu Material

اب اسکے ساتھ جو ہوتا وہ گھر جا کر ہی ہوتا

کیونکہ پہلے ہی دیر ہو چکی تھی اس لئے فوری طور پر نکاح کی کاروائی شروع کرائی گئی

طریقے کے مطابق پہلے دہا سے اجازت کے بعد عورت کو انتہائی عزت دینے کے اسلامی عقیدے کے

مطابق پہلے منتهی سے عجب وقبول کرایا گیا

بابا اور اسکے ایک کزن دولہن کی طرف سے گواہان میں شامل تھے

نکاح کے بعد وہ لوگ تو چلے گئے مگر عروہ کی زبان رکنے میں نہیں آ رہی تھی

وہ جو پہلے ہی نروس تھی رہی سہی کسر عروہ نے اسے چھیڑ چھیڑ کر نکال دیوہی نمازوں اور تعویذوں کے

الزام جو وہ پہلے بھی اس پر لگاتی تھیں پھر پورے زور و شور کے ساتھ لگا رہی تھی

اور وہ جو ویسے تو ہنس کے سن لیتی تھیں آج دوستوں اور رشتے دار لڑکیوں کے سامنے نہایت نروس ہو رہی

تھی

اسی لیے نکاح کے بعد جب عروہ آکر اسکے پاس پیٹھی تو اس نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اسے کہہ سکے
کہ عروہ ہاتھ ہولا رکھو کچھ تو خیال کرو

مگر وہ تو تھی ہی پھٹا ہوا ڈھول مشہور

ارے اب تم اپنے شوہر کا ہاتھ اس طرح پکڑ کر انھیں دھمکیاں دینا میں نہیں آنے والی تمہاری دھمکیوں میں

با آواز بلند جواب دیا منتی سخت شرمندہ ہو رہی تھی

پھر وہ اٹھ کر باہر آئی تو مبارک سلامت کا شور تھا ماشاء اللہ نکاح ہو چکا تھا سفر بھائی ابھی باہر ہی تھے ارحم

اندر آیا

Classic Urdu Material

تو اسے دیکھ کر اسکی طرف متوجہ ہوا

"کچن سے ایک گلاس پانی لے آؤخیل سے زیادہ ٹھنڈا نہ ہو"

شاید بتایا ہو کے لیے لینے آیا تھا وہ زیادہ ٹھنڈا پانی نہیں پیتے تھے

"لے لو جا کر میں کوئی کام والی ہوں"

اس نے بے مروتی سے کہا ان والے بے عزتی بھولی تو نہ تھی وہ ہوں

اور وہ اسے سخت ملاؤسی سے دیکھنے لگا

"عروہ سیر سلاء تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا تم بالکل پاگل ہو"

ملاؤسی سے کہتا وہ خود کچن کی اور چلا گیا

"یہ تو طے ہے کہ اسے درست کرنا اماں کے بس کی بات نہیں"

Classic Urdu Material

وہ سوچ کر رہ گیا عروہ کی اماں کو وہ بھی اماں ہی کہتا تھا عروہ کو تو اس بات پی بھی اعتراض تھا

"خیر اسے تو میری تمام باتوں پہ اعتراض ہے اللہ جانتا ہے کیوں؟؟؟"

وہ اس وقت ہم سوچتے ہوئے نہیں جانتا تھا کہ بہت جلد اس بے چاری کے تمام اعتراض ختم ہونے والے تھے

وہ باہر کی طرف جا رہی تھیں جب اماں نے اسے روکا کہ کھانا کھل گیا ہے اس لئے ابھی نا جاو ویسے تو وہ کبھی نہ رکتی مگر وہ باہر سے ہی آرہی تھیں یقیناً بابا لوگ بھی باقی مہمانوں کے ساتھ وہیں ہوں گے اسی لیے وہ واپس منٹھی کے کمرے کی طرف آگئی وہاں اب منٹیہ کے علاوہ صرف اسکی ایک دوست تھی

Classic Urdu Material

کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے اپنا اصل کام شروع کیا

"ہاں جی مستی پی ملنا ہے دلہے صاحب سے تو بتاؤ مفت مین ملا دوں گی"

اس نے شان کے ساتھ افر کی

"نہیناتی تم نیک"

ساتھ ہی وہ کلکھلا کے ہنسی

"دیکھو ذرا اسے شرم کرو لڑکیاں اس طرح ہنستی ہیں اپنی شادیوں پہ"

وہ ہنستے ہوئے بہت پیاری لگی تھیں عروہ نے فوراً شرم دلائی

"تو میری کونسا شادی ہو رہی صرف نکاح ہی ہوا"

وہ فوراً بولی تھیں مگر عروہ نے کہاں بخشنا تھا

Classic Urdu Material

ارے یہ پریشانی ہے کہتی ہو تو آج ہی لے چلتے ہیں تمہیں ویسے سنا ہے دلہ صاحب خصوصی طور پی تیار "

"یو کر آئے ہینچ بتاو کہینلاک کی ہوئی تو نہیں؟

ایک آنکھ دبا کر شرارت سے پوچھا

"یہ نہ ہو آخر وقت لڑکا کہے میں دولہن کے بغیر نہیں جاؤں گا سچ بتا دو"

وہ ایسے پوچھ رہی تھی جسے ایسی کسی سچویشن میں ساری ذمہ داری اسی کے کندھوں پہ ہوتی

"کی بھی ہے تو تمہیں کئوں بتائیں؟"

وہ پھر کھلکھلا کر ہنسی تھی

ارے واہدیکھو تو ذرا بھی صرف نکاح ہوا اور اتنی زبان آگئی ہے تمہارے منہ میں شادی کے بعد زلزلے "

"زلزلے لاو گئے تم

ساتھ ہی دل میں اسکی خوشیوں کے لیے دعا کی

Classic Urdu Material

اللہ کسی کی خوشیوں کو بری نظر نہ لگے دے پھپھو اکثر یہ دعا کرتی تھیں آج اس نے کی

ابھی وہ باہر لے کر جانے کے لیے اسے زبردستی گھونگھٹ نکال رہی تھی جب ذیشان کمرے میں آیا
سفید کلف لگے شلوار سوٹ کے اوپر براؤن ویز کوٹ تقریب کے عین مطابق تھلچے کھسہ پہن رکھا تھا عروہ
نے اسے دیکھ کر فوراً طنز کیا

اے لڑکی گھونگھٹ نکالنے میں کیسی شرمتم تو دولہن ہو ادھر تمہارا بھائی ایویں مین کھسہ خشہ پہن کر "
"دولہا بنا پھر رہا ہے اور اسے ذرا شرم نہیں آ رہی
بلند آواز میں کہا اس نے بھی فوراً جواب دیا

اصل میں تو تم جل رہی ہو کہ دو گھنٹے بیوٹیشن کی اتنی محنت کے بعد بھی بس پوری سی لگ رہی "

Classic Urdu Material

"ہولویس سیاور میں بغیر میک اپ اور اتنی ڈینگ پیٹنگ کے بھی اتنا پیدا لگ رہا یوں

پہلے اسکی طرف پھر شان سے اپنی طرف اشارہ کیا وہ کہاں برداشت کرنے والی تھی

"ہاں ہانکئی لوگوں نے پوچھا مجھ سے کہ یہ ٹام کروڑ جیسا لڑکا کون ہے؟"

وہ طنز سے بولیساتھ ساتھ منہمء کا دوپٹہ بھی سیٹ کر رہی تھی

جسے ذیشان بڑے دھیان اور محبت سے دیکھ رہا تھا

"ہاں مجھ سے بھی بہت لوگوں نے کہا کہ یہ انجینئرنگ بیوٹی (مسکور کن خوبصورتی) کون ہے؟"

وہ بھی اپنے نام کا ایک تھاکسے ہو سکتا تھا کہ جواب نہ دیتا

مگر عروہ کا دھیان اس وقت منہم کی تیاری کو فائل ٹچ دینے پہ تھا

مگر یوں ہی وہ اسے اوکے کر کے فالتو سلمان ڈریسنگ پہ رکھ کے مڑی وہ حیران رہ گئی

ذیشان نے منہم کو اپنے سینے سے لگا رکھا تھا اور وہ رو رہی تھیں فیکٹ وہ دونوں رو رہے تھے

Classic Urdu Material

"ارے ارے"

وہ فوراً انکی طرف لپکی

ان دونوں کو اس طرح ایک دم سے روتے دیکھ کر وہ فوراً انکی طرف لپکی

'ارے ارے کیا ہو گیا ہے میک اور خراب کرنا ہے؟'

اس نے بازو سے پکڑ کر فیضان کو زبردستی علیحدہ کیا تو وہ اپنا چہرہ صاف کرنے لگا جبکہ منتہی کی تو ہچکی بندھ گئی تھی

"کیا ہو گیا ہے ایک دم تم لوگوں کو؟"

وہ حیران تھیزیشن کے سامنے کھڑی ہو کر دریافت کرنے لگی مگر وہ اسکی سائیڈ سے نکل کر منتہی کو باہر لانے کا کہہ کر کمرے سے چلا گیا

'حیرتہ کیوں بادشاہ جذبات بنا ہوا تھا تمہاری تو چلو خیر ہے؟'

Classic Urdu Material

اسکا چہرہ پف کرتے ہوئے عروہ نے دوبارہ پوچھا

"کچھ نہیں"

سوں سوں کرتی وہ بمشکل اتنا ہی بولی

"Muntaha I must say u have a very nice and loving brotheru r very

lucky"

منتہی کی فرینڈ سونیا جو کمرے میں ہی تھی اور یہ سارہ سین دیکھ چکی تھیں شاید کچھ زیادہ متاثر ہو گئی تھی

" ماشا اللہ "

منتہی صرف اتنا ہی بولی "میں اب پورے منہ پہ بلیک لائٹر ملوں گی تمہارے اگر تم اگلے دو منٹ میں چپ

"نہ ہوئیں تو

اسے مسلسل سوں سوں کرتے دیکھ کر سخت وارننگ جاری کی گئی

"لیں آئیں باہر؟"

Classic Urdu Material

مریم نے دروازے سے منہ اندر ڈال کر اتنا ہی کہا

"آ رہے ہیں"

سونیا نے اتنا کہہ کے منتہی کا ہاتھ پکڑا اور وہ اسے دونوں طرف سے سہارہ دیے باہر لے آئیں

"عروہ میرے ساتھ ہی رہنے لگیں زرز"

وہ منت کر رہی تھی

"اچھا ٹھیک ہے اتنا نروس ہونے کی ضرورت نہیں فیملی ہی ہے کوئی باہر سے تو نہیں"

وہ اسے ٹپٹنے والے انداز میں بولی

"اور پلیز سب کے سامنے کوئی فضول بات نہ کرنا"

ایک اور ریکوسٹ موصول ہوئی

Classic Urdu Material

"بے فکر رہو"

اسے تسلی دی گئی مگر عروہ بی بی کی طرف سے اس معاملے میں بے فکر نہیں رہا جا سکتا تھا

اسفر بھائی پہلے ہی وہاں تشریف فرما تھے

ساتھ ہی منتهی کو بھی بٹھایا گیا پھر سب سے پہلے تایا ابو اور خالہ نے سلامی کی رسم کی

خالہ امی اچھی خاصی صحت مند تھیں تاکہ تین اور لوگوں کو ساتھ ایک تھری سیٹر پہ پورا آنا ممکن نہیں تھا وہ بھی اس وقت جب دولہا اور دولہن بیچ میں انڈو-پاک بارڈر جیسی جگہ چھوڑ کے بیٹھے ہوں

زناب علی

"منتهی میری جان ساتھ ہو جاو"

سلمیٰ نے اسے دیکھ کر با آواز بلند کہا مگر وہ ٹس سے مس نہیں یوئیسب نے ہی اس بات کو نوٹ کیا اور

اجتماعی قہقہہ لگایا

Classic Urdu Material

" اچھا بھئی اسفر تم ہی ساتھ ہو جاو "

سلمی بھی کہاں چھوڑنے والی تھیمگر اسفر بھائی بھی انکی بات کے جواب میں محض ہلکا سے مسکرائے

آخر خالہ امی ہی بیٹے اور بہو کو اثر نہ ہوتا دیکھ کر اٹھ گئیں

پھر باری باری پھپھو اور پھوپھا کے علاوہ بابا ارو اماں کے ساتھ ساتھ ذیشان کی فیملی سے آئے گیسٹس نے

بھی دونوں کو سلامی سے نوازا

"انکی تو عید ہو گئی ہے"

اس طرح سلامیاں اور پروٹوکول ملتے دیکھ کر وہ پاس کھڑے ذیشان کو کہے بغیر نہ رہ سکی

"ہاں تمہیں جلن ہو رہی ہے"

وہ ہنسا بھی کچھ دیر پہلے تو کیسے جزبات کا بادشاہ بنا ہوا تھا

Classic Urdu Material

"نہیں پر یہ سب دیکھ کر مجھے ایک خیال آرہا ہے"

وہ جو بالکل اسکے ساتھ کھڑا سامنے ہوتی کاروائی کو دیکھ رہا تھا فوراً اسے مڑ کر دیکھا

"کیا؟؟"

"یہی کہ میں بھی نکاح یا کم از کم منگنی ہی کرا لوں اور نہیں تو کچھ تحفے تحائف ہی مل جائیں گے"

پر سوچ آواز میں بولی

"شبابمگر وہ تمہارا فواد افضل خان تو شادی شدہ ہے نا شاید"

اسکی سوچ کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ڈارک سائیڈ بھی دکھائی

"لو بھلا اس سے کیوں شادی کروں گی میناسکی تو میں فین ہوں بس؟"

برا سامنے بنا کر مڑ کر ذیشان کو دیکھا

Classic Urdu Material

"او پچھاتو پھر آپ کس پرنس چارمنگ کو یہ اعزاز دیں گی"

مصنوعی حیرت سے طنزیہ پوچھتا ہوا وہ محسوس کیا وہ تھوڑا بجھا بجھا سا تھا

ارے وہ کیونہ دنیا کے چھوٹے موٹے پرنس کیا ہیئت دیکھنا جس سے میں شادی کروں گیجمل جاو گے تم "

"سب

اپنے لہجے کو بھرپور خواب ناک بنا کر کہتی آخر میں اسے چیلنج کر رہی تھی

"اوا، مطلب ہم کیوں جلیں گے ہم شکر نہیں کریں گے کہ تم سے جان چھوٹی"

وہ بھی جواباً طنز کرنا نہ بھولا تھا

رنا اب علی

"ارے یہ تو وقت بتائے گا نا تم بس دیکھتے جاو"

اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر معاملات کو وقت پہ چھوڑا

Classic Urdu Material

"چلو دیکھتے ہیں"

اسنے مزید بحث نہیں کی

"تمہیں کیا ہوا تھا شہنشاہ جذبات؟"

وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی

"اونہاں کچھ نہیں"

اسکا دھیان نہیں تھا شاید چونک کر بولا

"تو شوق ہو گیا تھا اسکا میک اور خراب کرنے کا؟"

وہ خشمگین نگاہوں سے تکتی بولی

"ہا تم نہیں سمجھو گی بہت سی باتیں تم ابھی نہیں سمجھ سکتیں"

اس نے پھسکا سا قہقہہ لگا کر کہا

Classic Urdu Material

"کیوں نہیں سمجھ سکتی؟"

ہنی سمجھ پہ اعتراض وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

"سمجھ جاو گیجب وقت آئے گا تو سب سمجھ جاو گی"

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

"ہائیں تو بالکل بھی نہیں روون گیمیں تو شکر کروں گیمیری شادی ہو گیاور جان چھوٹے گئان سب سے"

وہ ابھی سے شکر گزار ہو رہی تھی

وہ زور دار قہقہہ لگا کر ہنساتو سامنے پیٹھی اماں نے دونوں کو گھور کر دیکھا جسے عروہ نے ہسب عادت نظر

انداز کیا مگر وہ نہیں کر سکا

"تمہاری اماں مجھے گھور رہی ین"

عروہ کو آہستگی سے بتایا

Classic Urdu Material

تو نا جاہلوں کی طرح قہقہے لگاویسے میں سوچ رہی تھیکہ جب میری شادی یوگی تو سنی روئے گا اس "

"طرح؟؟؟"

وہ سامنے ماں کو دیکھے بغیر پر سوچ انداز میں بولیتو وہ اپنا قہقہہ نہیں روک سکا

"ابھی تم کہہ رہی ہو کہ تم نہیں روگیتو اسے کیا مصیبت پڑی ہے رونے کی"

وہ اس سے دریافت کر رہا تھا

"ظاہر ہے میں تو نہیں روون گئمگر تم روو گے میری شادی پہ؟"

اے عجیب فکریں لگ گئی تھیں

ذیشان چاہ کر بھی ہنسی نہیں روک پا رہا تھا

Classic Urdu Material

جتنا تم نے تنگ کیا ہوا ہے رونا تو بالکل نہیں بنتا اور میں اس وقت ہوں گا ہی نہیں تمہارے پاس جس " وقت رونا پڑے کم از کم میں تمہارے لیے بالکل نہیں رو سکتا خاص طور پر تین دن پہلے کے قاتلانہ حملے کے بعد

وہ ایسا کچھ کرنے سے صاف انکار کر رہا تھا

"مرو تمہیں نے تمہیں اپنی شادی پہ بلانا ہی نہیں"

اسے دھمکی دیتی وہ اسفر بھائی کی طرف چلی گئی یہ جانے بغیر کہ ہو سکتا ہے وہ واقعی اسکی شادی میں نہ آئے

زرناب علی

مہمان اب جا رہے تھے ساڑھے دس کے قریب سب لوگ واپس چلے گئے جب تایا لہو نے انھیں بھی اٹھنے کے لیے کہا

کیا ہو گیا بھائی صاحب ابھی تھوڑی دیر تو رکیں^۸

Classic Urdu Material

پھپھو نے محبت سے ریکوسٹ کیجئے مان لیا گیا

تھوڑی دیر بعد سب بڑے کوئی گول میز کانفرنس کرنے ڈرائنگ روم میں چلے گئے تو وہ اٹھ کر اسفر بھائی کے پاس آگئیاتی سب فوٹو سیشنز میں لگے ہوئے تھے اس نے ایک نظر سب کو دیکھا سلمی باجی اپنے بیٹے کو اندر کمرے میں لیٹانے گئی تھیں مریم سنی کو کسی بات پہ کنونس کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور دونوں کپتان صاحبان اپنے موبائل سامنے کیے کوئی رازنیز کرنے میں مصروف تھے اسفر بھائی نے بھی فون نکالا ہوا تھا جبکہ منتمی مریم کو سنی کے ساتھ دماغ کھپانا دیکھ رہی تھی

"کیا خیال ہے میری کوئی سروس چاہیے؟"

اس نے اسفر سے سرگوشی کی

"نہیں اتنی تم نیک؟"

وہ زیر لب مسکرائے

آج کے بعد شادی تک آپکے ادھر آنے پہ پابندی ہو گیس لیے سوچ لیں حساب کتاب بعد مین کر لیں "

"گے

اس نے آفر کیوہ صرف مسکرائے

"میں چائے بنا رہی ہوں کوئی پیئے گا؟"

پانچ منٹ بعد وہ اعلان کر رہی تھیباقی تو شاید کوئی بھی اس آفر کو قبول نہ کرتا مگر سنی نے اسے حیرت

سے دیکھا

"سب ہی پیئیں گے بنا لاو"

"اوکے"

وہ بغیر کسی اعتراض کے کندھے اچھاتی کچن کی اور چلی گئی

ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے جب انھوں نے اسکی چیخ سنیسنی، مریم سمیت وہ چاروں کچن کی طرف

بھاگے

Classic Urdu Material

"لگتا ہے جلا لیا ہے اس نے کچھ؟"

منتہی کہتی ہوئی پنا ڈریس سنبھال کر اٹھنے لگی

جب اسفر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

"بے فکر رہو یہ جلانے پہ اسے لائٹ یا گل احمد کا جوڑا ملے گا"

وہ سخت حیران ہوئی اسفر ایسی بے تکلفیاں نہیں دکھاتا تھا کجا کہ ہاتھ پکڑ کر روک رہا تھا

"جی؟"

وہ اسکی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی

پیٹھو عروہ کہہ رہی تھی کہ اب شادی سے پہلے تک میرا یہاں آنا بند ہوگا تو میں نے سوچا تم سے کچھ "

"بات کر لو کوئی اعتراض؟"

Classic Urdu Material

وہ جو اپنا ہاتھ چھڑا رہی تھی اسے دیکھ کر نظریں جھپکا گئیں احساس ملکیت نے اسکا ہر انداز بدل دیا تھا

اور منتہی نے سوچا کہ وہ کبھی بھی اپنے ماموں کے بچوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گی چاہے وہ عروہ ہو اور چاہے وہ اسفر ہو

اور دوسری طرف وہ کسی کو اپنا ہاتھ دیکھنے نہ دے رہی تھی بس شور مچائے جا رہی تھی
"ارے دیکھنے تو دو کہیں زیادہ ہی نہ جل گیا ہو"

کہتے کے ساتھ ہی رحم نے زبردستی ہاتھ فکر کر دیکھا

"ہو نسرخ ہی ہوا ہے چھالے وغیرہ تو نہیں بنے"

وہ دیکھتے ہوئے تبصرہ کر رہا تھا

"چھالے فوراً ہی بن جاتے ہیں؟ ہائے چھوڑو میرا ہاتھ"

وہ غصے سے ایسے دھاڑی جیسے اسکی بات سے زیادہ درد محسوس ہوا ہوا اسکے انداز پہ اس نے مسکراتے ہوئے

Classic Urdu Material

ہاتھ چھوڑ دیا

"مرضی ہے تمہاری"

ذیشان کچن کے کیمینٹس سے کوئی کریم نکال لایا تھا

"یہ لگا لونشان نہیں پڑے گا"

وہ کسی صورت اس کے لیے تیار نہیں تھی

"نہیں ہاتھ نہ لگنا"

اسکے اس قسم کے ری ایکشن پہ سنی اور مریم دونوں ہی بے زاری سے کاونٹر ٹاپ ہی بیٹھ گئے جیسے جانتے

ہوں کہ یہ سین کافی دیر جلنے والا تھا

خیر اسکے بعد اسے واقعی لائٹ کا سوٹ مل گیا تو وہ تھوڑی بہت ہو تکلیف ہوئی تھی وہ بھی بھول

گئیو یہ بے نیم گرم پانی سے مر تو جانا نہیں تھا اس نے

زندگیاں پھر معمول پہ آگئی تھیں دونوں ہنسی ڈیوٹی ہی چلے گئے سلیم باجی اپنے گھر عروہ پہنچا میں بڑی ہو گئی

Classic Urdu Material

دن کی چھٹیوں کے بعد فورتحہ ائیر کی کلاسز بھی سٹارٹ ہو گئیں مگر پھر اس نے نوٹ کیا کہ اماں بہت خوش رہنے لگیں پہنا سے بھی داٹنا بہت کم کر دیا تھا

سب سیٹ جا رہا تھا مگر پھر زندگی میں پہلی اس وقت ہوئی جب ارحم فوری طور پہ اچانک گھر آیا

تب اسکا مشکل وقت شروع ہوا تھا مگر وہ اس سے پوری طرح لاعلم تھیں مگر جنکو علم تھا انکی راتوں کی نیندیں خراب ہو گئی تھیں

زندگی میں بعض دفعہ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب انسان اپنے رشتوں کے گنجلک میں کھو جاتا ہے اسے سمجھ نہیں آتی کہ فیصلہ کیسے کرے اور کس چیز کو بنیاد بنائے

اور وہ جو کہتے ہیں کہ کہیں کا رہنما ہونا یا بڑا ہونا آپکو طاقت دیتا ہے وہ پتہ نہیں کیا سوچ کر کہتے ہیں

Classic Urdu Material

مختار حیات خان تو اس وقت اپنے کندھوں کو ذمہ داری کے بوجھ تلے جھکا ہوا محسوس کر رہے تھے ہمیشہ کی طرح اس مشکل وقت میں بھء انکے بہن بھائیوں نے فیصلے کا بوجھ انکے سر پہ ڈال کر خود کو بری الذمہ کر لیا تھا

اور وہ جو والدین کے جانے کے بعد آج تک اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پوار کر رہے تھے آج پہلی دفعہ خود کو مکمل بے بس محسوس کر رہے تھے

حالات ہمیشہ سے اتنے مشکل نہیں تھے بلکہ دو مہینے پہلے ارحم کے آنے پہ جب انھوں نے اس سے اسکی شادی اور پھر اپنی خواہش کے بارے میں بات کی تو اسکا جواب سن کر اپنا سینہ چوڑا ہوتا محسوس کیا تھا

"پاپا جیسے آپکی مرضی آپکو اگر یہ مناسب لگ رہا ہے تو ایسے ہی کر لیں"

اور وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا انھیں اور بھی عزیز محسوس ہوا خالانکہ انکی بیوی کو ڈر تھا کہ وہ عروہ کے لئے نہیں مانے گا انکی کبھی بنتی جو نہ تھی

Classic Urdu Material

شبابشیرے بچے مجھے یہی امید تھیمگر میں چاہتا ہوں سب جلدی جلدی ہو جائے گھر کی بچی "

"ہے دونوں جی ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہو گے

انہوں نے اسے سینے سے لگا کر کہا تو وہ انکا کندھا تھیکے لگا مسکراتے ہوئے انہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود

اسکا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا

یاد زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں مریم ابھی چھوٹی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں کا فرض جلد از جلد ادا "

اگر دو نیکلے اگلے سال جب اسفر کی رخصتی کرائیں گے تب تک عروہ کے پیپر ہو جائیں گے نا؟؟؟

انہیں جسے کوئی خیال آیا

"جی ہو جائیں گے"

ارحم نے کہا

Classic Urdu Material

ہاں تو بس ٹھیک ہے تب دونوں کو فارغ کریں گے تم تیری پکڑو کوشش کرو کہ تمہیں چھٹی مل "

"جائے بات کرو جا کر

انہوں نے مسکرا کر کہا

"جی میں کوشش کرتا ہوں"

وہ دھیمے لہجے میں انہیں تسلی دے رہا تھا

ٹھیک ہے لڑکے سدا خوش رہواللہ صحت اور برکت والی عمر دے زندگی کی تمام خوشیاں دیکھنی نصیب "

"ہوں

انہوں نے دعائیں دے کر اسے رخصت کیا

زرناب علی

ماں باپ تو سب ہی اپنی اولاد کے لیے دعا کرتے ہیں مگر وہ جنکے جوان، خوبصورت بیٹے سرحدوں کی حفاظت پہ

مامور ہوتے ہیں انکا تو جسم کا روعا رورا مسلسل مجسم دعا بنا رہتا ہے

Classic Urdu Material

اس رات انھوں نے جیسے اپنی بیوی کی کم عقلی پہ ہنس کر اسے کیا تھا

بھلی عورت تم کیا کہہ رہی تھیں کہ وہ نہیں مانے گا اور دیکھو اس نے ایک لفظ تک نہیں کہا فرمان بردار اولاد "

"ہے میری

پر جوش انداز میں کہتے آخر میں وہ فخر سے بولے

ہاں جی میں تو اس لیے کہہ رہی تھیں کہ ان دونوں کا مزاج نہیں ملتا رحم جتنا دھیمے سروں میں بات کرتا "

"ہے عروہ اتنی ہی شوخ اور جذباتی ہے مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ کی اولاد اتنی فرمان بردار نکلتے گی

آخر میں انھوں نے مسکرا کر اپنے شوہر کا حوصلہ بڑھایا

ہاں جی کیوں نا کلتیمیں نے بھی کبھی ماں باپ کی نا فرمانی نہیں کیجھاں انھوں نے کہا سر جھکا کر "

"شادی کر لی

Classic Urdu Material

وہ خوش تھے پرانی باتیں یاد کر رہے تھے

اور تاریخ بتاتی ہے کہ انسان اپنے ماضی کو دو ہی صورتوں میں یاد کرتا ہے ایک جب وہ دکھی ہو اور دوسرا جب وہ بہت خوش ہو باقی وقت تو وہ حال میں ہی کھویا رہتا ہے یا پھر مستقبل کے خواب بننے میں

اور انکی بیوی حیران تھیں آج وہ اپنے بیٹے پہ بھی حیران ہوئی تھیں مگر شوہر پہ زیادہ حیران ہو رہی تھیں اسفر کی دفعہ بھی اسکے کہنے پہ انھوں نے ہی اپنے طور پر شوہر سے بات کی تھی اور وہ خوش ہوئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ اسفر سے پوچھ لو اگر اسکی مرضی ہے تو کر لیتے ہیں بتاؤ پھر بات کرنے پہ پھپھو نے فیصلہ انھی پہ چھوڑا تھا

اس دفعہ وہ زیادہ خوش تھے اگلے ہی دن بات کرنے بیوی کو لے کر بھائی کے پورشن میں پہنچ گئے

حالانکہ وہ انھیں منع ہی کرتی رہ گئی تھیں کہ اتنی جلدی بھی کیا ہے کچھ دن انتظار کر لیں

Classic Urdu Material

مگر وہ کہاں ماننے والے تھے اور ادھر وہ دونوں میاں بیوی انکی آمد پہ حیران ہوئے تھے

"بھائی مجھے بلالیا ہوتا"

چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو اس طرح اپنے کمرے میں دیکھ کر اس عمر میں بھی بوکھلا گیا تھاسر سفید ہو گئے تھے مگر دلوں سے عزت نہیں گئی تھیجانی چائے بھی نہینا جی کے بعد بھائی صاحب ہی انکے بڑے تھے اور انکے خاندان میں بڑوں کی عزت اب بھی کی جاتی تھی

"ارے بھائی اپنے ہی گھر میں ہینمیں اجاوں یا تم ایک ہی بات ہے"

خوشی سے بولتے بیٹھ گئے پھر بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی

دیکھو بھائی میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گانچے جوان ہو گئے پناور ہم بوڑھے اس لیے میں چاہتا ہوں "

"جلد از جلد انکی ذمہ داریوں سے فارغ ہو جائیں

Classic Urdu Material

"جی بھائی صاحب"

انھیں بھلا اس بات سے کیا اختلاف ہو سکتا تھا

"اسی لیے آج ہم ادھر آئے ہیں"

بیوی کی طرف تائیدی نظروں سے دیکھا انھوں نے مسکرا کر سر ہلایا

ویسے تو وہ ہماری ہی بیٹی ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ عروہ اور ارحم کا نکاح کر دیا جائے گھر کے بچے گھر "

"ہی رہیں باقی تم ماں باپ ہو جو آپکی مرضی

مدعا بیان کر کے فیصلہ ان پہ چھوڑا

انھیں کیا اعتراض ہونا تھا ماں کی تو دلی خواہش تھی اور وہ اللہ نے سن لی تھی اور بھائی کے لیے بھائی کا ا جانا

ہی کافی تھا بھتیجے میں بھی تو کوئی کمی ڈھونڈے نا ملتی تھی

Classic Urdu Material

"بھائی صاحب وہ بھی ہمارا ہی بچہ ہے جیسے آپکو مناسب لگے"

نہایت خوشی سے کہا

نہیں بھائی تم لوگ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو عروہ سے پوچھو اگر وہ خوش ہے تو ٹھیک ہے اسکے پیروں "

"کے بعد سب کو ایک ساتھ ہی بھگتائیں گے نہیں تو اللہ دونوں کے نصیب اچھے کریں

انھوں نے عروہ کی رائے کو ضروری قرار دیا

بھائی صاحب آپ بڑے پیچو بھی فیصلہ کریں گے سب کو قبول ہو گا ہماری بچیوں نے پہلے کبھی "

"اعتراض کیا ہے جو وہ کرے گی

بھابھی نے فوراً کہا حالانکہ کہ اندر سے انھیں یقین تھا کہ عروہ ضرور اعتراض کرے گی

"پھر بھی پوچھ لینا مناسب ہے دین بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے"

وہ بضد تھے

Classic Urdu Material

"ابھی وہ بچی ہے اپنے لیے فیصلہ نہیں کر سکتی ہمارا فیصلہ ہی قبول کرے گی"

بھائی نے بھی بیوی کی ہاں میں ہاں ملائی

"چلو تم لوگ سوچ لو ابھی تو ویسے بھی پڑھ رہی ہے تب تک آرام سے سوچو"

انہوں نے سوچنے کا موقع دیا

بھائی صاحب آپکا فیصلہ ہی آخری ہو گا ابھی وہ پڑھ رہی ہے اس وقت ایسی باتیں بچے کا ذہن خراب "

"کرتی پینا سے اس بات سے فحاح دور ہی رکھنا بہتر ہے

اماں فوراً بولیںالانکہ اگر اس وقت عروہ ہوتی تو فوراً سونکتے نکالتی رحم میں

ٹھیک ہے بھاء بہت بہت شکریہجیسے مناسب لگے تم لوگوں کو اگر ایسی بات ہے تو اللہ مبارک کرے "

"اس رشتے کو اور آپکو بھی مبارک ہو بھائی کوئی مٹھائی وغیرہ منگو او

پھر وہ بیوی کی طرف متوجہ ہوئے

"مٹھائی نے منگا لیں گے ویسے میں کہہ رہی تھیکہ اب رحم آیا تو رسم کر دیں گے گیدرنگ ہو جائے گی"

خالہ امی نے سحیش دی

"ہاں دیکھتے ہیں"

تلیا ابو نے مختصر جواب دیا

اسکے بعد یہ خبر تو کسی تک نہ پہنچیاں نے دانستہ یہ بات فحاح بتانے سے منع کیا تھا، کیا خیال تھا کہ ایک دم پڑے گیتو عروہ کو اعتراض کا موقع نہیں ملے گا، اصل میں تو وہ عروہ کی حرکتوں کی وجہ سے ناامید ہو گئی تھیں کہ خاندان میں کوئی اسکا رشتہ مانگے گا، مگر اب ان لوگوں نے خود بات کی تھی اور وقت سے پہلے کی تھینو انکی دیرینہ خواہش پوری ہو رہی تھی اور وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھیں اور اتنا تو عروہ نے بھی نوٹ کیا تھا کہ اماں اب اسے پہلے کی طرح نہیں ڈاٹینمگر وجہ یہ غور کرنے کا اسے خیال نہ آیا

Classic Urdu Material

یہاں تک تو معاملات ٹھیک ہی تھے مگر وہ جو پھپھو کو اپنی خوشی بتانا چاہتی تھیں معاملہ اس وقت خراب ہوا جب اتوار کو آکر انھوں نے دونوں بھائیوں اور بھابھوں کے سامنے اسی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ عروہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں

پہلے تو وہ سب حیران ہوئے مگر پھر بڑی بھابھی نے ہی ہمت کی
دراصل ہم تمہیں کافی دنوں سے اسی لیے بلا رہے تھے کہ ہم تمہیں بتا سکیں کہ ہم نے عروہ اور "
ارحم کی بات طے کر لی ہے تو اب تو تم لیٹ ہو گئی ہو دونوں بچے اپنے ہی پینا اور اگر تم کچھ دن پہلے آ
"جائیں تو ہمیں بالکل اعتراض نہ ہوتا مگر ظاہر ہے اب تو یہ نہیں ہو سکتا

شرمندہ سی مسکراہٹ کے ساتھ آخر میں انھوں نے شوہر کی طرف دیکھا
ہاں ظاہر ہے اب تو بات تقریباً ہو چکی ہے تمہاری خواہش سر آنکھوں پر مگر خیر اللہ کوئی بہتر سبب کر "
"دے گا

آخر میں انھوں نے بہن کو تسلی دی

Classic Urdu Material

"اچھا بھائی صاحب"

شرمندہ سی بہن کچھ کہتے کہتے چپ ہو گئی صاف ظاہر تھا وہ کچھ کہنا چاہ بھی رہی ہیں اور کہہ نہیں پا رہیں

"بولو بھئی اگر کوئی اور بات ہے تو"

انھوں نے بہن کو حوصلہ دیا

وہ دراصل بھائی ارحم بھی اپنا ہی بچہ ہے اسکی خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے مگر اصل میں وہ (فیشن کے "

"پلیا) تو خود بھی اتنا چاہ رہے تھے مگر میں نے کہا کہ مکملے میں بات کر آؤں

وہ لمبی تمہید باندھ رہی تھیں

سب ن خاموشی سے انھیں دیکھا وہ بھی باری باری چاروں کو دیکھ کر دوبارہ گویا ہوئیں

Classic Urdu Material

وہ اصل مینڈیشن چاہتا ہے کہ میں آپ سے بات کروں بھائی صاحب بچوں کی خوشی کے لیے میں "مجبور ہوں"

وہ خاموشی سے انھیں دیکھنے لگیں

"مطلب کیا ہے اس بات کا؟"

اس بات پہ سب سے پہلے عروہ کے بابا بولے تھے

بھائی مجھے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے میں نے اسے کہا تھا کہ مجھے لگتا ہے بھائی ارحم کے لیے "یہی خواہش رکھتے ہیں مگر اس نے پھر باپ کو فون کیا وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ سے بات کروں ہر "صورتاً اور ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ فیصلہ کر چکے ہیں

وہ وقفہ لے لے کر بات کر رہی تھیں اپنے بھائیوں کے سامنے انھیں کبھی ایسی شرمندگی پہلے نہ ہوئی

تھیں مگر وہ مجبور ہو کر آئی تھیں انکی اکلوتی زینہ اولاد کی خواہش نے انھیں مجبور کر دیا تھا

Classic Urdu Material

اس وقت تو وہ وہاں سے آگئیں مگر پیچھے بھائیوں اور بھابھوں کو بھی مشکل میں ڈال آئی تھیں اگر بات کر فی چکے ہوتے تو انھیں ذرا اعتراض نہ ہوتا مگر اب تو یہ مناسب نہ تھا

مگر انکی مشکل میں اس وقت اضافہ ہوا جب تین دن بعد انھیں بہنوئی کا فون آیا وہ بھی اپنے اکلوتے بچے کی خوشی کے لیے درخواست کر رہے تھے

اور تب انھیں اندازہ ہوا کہ ذیشان ن یقیناً انھیں مجبور کیا تھا ورنہ وہ بہت وضع دار آدمی تھے آج تک کسی معاملے میں انکے بہنوئی نے شکایت کا موقع نہیں دیا تھا

اور پھر ایسی سچویشن میں جب انھوں نے بچی کے باپ سے بات کی تو وہ ساری ذمہ داری انکے کندھوں پہ ڈال کر خود بری الذمہ ہو گئے

اسی لیے اب وہ مشکل کا شکار تھے ماں سے اس بات کا ذکر سن کر وہ فوراً بغیر بتائے گھر آ گیا تھا اب چاہے وہ جتنے یہاں بتانا مگر وہ جانتے تھے وہ کس لیے گھر آیا تھا

Classic Urdu Material

اور اسکے اس طرح آنے کا مطلب یہ تھا کہ جو انکے بھانجے کی خوشی تھی وہی انکے پیٹے کی خوشی تھی

ہوا دراصل یہ تھا کہ ہفتہ پہلے جب ارجم گریژن آیا تو شام کو کلب میں بیٹھے باتوں باتوں میں اس نے اپنے گھر کے وزٹ اور اسکے ساتھ ساتھ پاپا کی خواہش اور اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے بارے میں بھی بتایا

اس وقت تو وہ کچھ نہ بولا مگر پھر گھر فون کر کر کے اس نے ماں کا جینا محل کر دیا اور جب اس نے دیکھا کہ انکی طرف سے کوئی پوزیٹو جواب نہیں آ رہا تو باپ کو فون کیا اور انھیں پتہ نہیں کیا کہا تھا کہ انھوں نے بھی بیوی کو کم از کم ایک دفعہ جانے اور بات کرنے کا کہا

رنا اب علی

وہ بات تو کر آئی تھیں مگر سخت شرمندہ تھیں

دوسری طرف مختار حیات خان ذمہ داری کے بوجھ تلے دبا ہوا محسوس کر رہے تھے اگر پیٹے کی خوشی کا خیال کرتے تو بھانجے کے مجرم بننے اور اگر بھانجے کی خوشی پوری کرتے تو بیٹا جو فرمان بردار تھا اور جس نے

Classic Urdu Material

کبھی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا

اسے دکھی کرتے

فیصلہ مشکل تھا

اگر اصولوں کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرتے تو یقیناً رحم کے حق میں تھا

انہیں بچپن میں پڑھا حضرت داود کا قصہ یاد تھا اگرچہ وہ اسے صورتحال سے مکمل طور پر ریلیٹ نہیں کر سکتے تھے مگر پہلے بات رحم کی ہوئی تھی تو فیصلہ آسکے حق میں جانا تھا مگر بات صرف رحم کے حق کی نہ تھی بات اس بھروسے اور ذمہ داری کی تھی جو انہیں بڑا سمجھ کر دی گئی تھی

اور اس ذمہ داری کا تقاضہ یہی تھا کہ وہ قربانی دینے کی ذمہ داری ان سے قربانی مانگ رہی تھی اور یہ قربانی بہت سخت تھی بہت سخی انہیں بیٹے کی خوشیاں قربان کر رہی تھیں اور یہ کوئی آسان بات نہ تھی

بہت مشکل فیصلہ تھا

Classic Urdu Material

اور بڑوں کو ہمیشہ ہی مشکل فیصلے کرتے ہوئے دوسروں کی خوشی کے لیے اپنی خوشیوں کی قربانی دینی پڑتی ہے مگر جب بات اولاد کی خوشیوں کا ہو تو معاملات خراب ہو جاتے ہیں

انکے معاملات بھی خراب ہونے کی طرف جا رہے تھے اگر اپنے بیٹے کے حق میں اصولی فیصلہ کر بھی دیتے تو بھی انکا خاندان ٹوٹ جاتا وہ آنے والی زندگی میں اپنے بہن بھائیوں کے سامنے شرمندگی محسوس کرتے وہ بری طرح پھنس گئے تھے آخر کار انھوں نے پوری رات جاگ کر سوچا اللہ سے مدد کی درخواست کیا اور صبح تک وہ پورے خاندان کا دباؤ سہنے کے لیے خود کو تیار کر چکے تھے

صبح فجر کی نماز کے بعد انھوں نے بیوی اور بیٹے کو اپنے کمرے میں بلایا وہ دونوں بھی حد درجہ سنجیدہ تھے انکی شریک حیات خوفزدہ نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھیں وہ جانتی تھیں کہ کسی لڑکی کا رشتہ نہ ملنا بڑی بات نہیں مگر جب معاملات اس نہج پہ آ جائیں تو بات انا کی ہو جاتی ہے

Classic Urdu Material

اور جب مرد کی انا کو ٹھیس پہنچے تو یہ زخم وہ زندگی بھر نہیں بھلا سکتا
اسی لیے وہ خوفزدہ تھیں دونوں صورتوں میں نقصان تو ہونا ہی تھا مگر دیکھنا یہ تھا کہ انکے شوہر نے کس
کی خوشیاں قربان کرنے کا فیصلہ کیا تھا

مختار صاحب نے بیوی اور پھر بیٹے کی طرف دیکھا پھر گلا کٹکھار کر گفتگو کا آغاز کیا
"معاملہ کیا ہے اور کیا صورت اختیار کر گیا ہے یہ تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے"
انھوں نے رک کر دونوں کی طرف دیکھا بیوی نے اثبات میں سر ہلا کر انھیں گفتگو جاری رکھنے کا عندیہ دیا
میرے لیے یہ بہت مشکل تھا ایک طرف میرا بیٹا تھا تو دوسری طرف بھانجا گو کہ دونوں میں کوئی فرق "
" نہیں اور نہ ہی میرے نزدیک کوئی کمی ہے مگر
وہ پھر رکے مگر انکے انداز سے لگتا تھا کہ فیصلہ کر چکے ہیں

Classic Urdu Material

میں نے دل پہ پتھر رکھ کر ایک فیصلہ کر لیا ہے اور میں یہی امید کرتا ہوں کہ آپ دونوں میرا ساتھ "

"دیں گے چاہے حالات جیسے بھی ہوں نہیں آپکو اپنے ساتھ کھڑا دیکھنا چاہتا ہوں

انہوں نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا

"کیوں رحم؟"

انکی امید بھری نظروں کے جواب میں وہ معمول سے زیادہ دھیمی آواز میں بس ایک لفظ ہی بولا

"جی پاپا"

ہونجھے یہی امید تھیدیکھو یہ فیصلہ آسان نہیں تھا مگر بڑا ہونے کے ناطے مجھے سب نکلت پہ نظر رکھنی "

تھی

انہوں نے وقفہ لیا

Classic Urdu Material

"اور انشاء اللہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہو گا لہ تمہیں بہت اچھا جوڑ عطا کرے گا"

وہ نظریں جھکائے آرام آرام سے کہہ رہے تھے

ماں نے بے اختیار پیٹے کو دیکھا وہ بے یقینی سے باپ کو دیکھ رہا تھا

مگر پاپا صولا یہ غلط ہے اس وقت جبکہ پہلے ہی ہم بات کر چکے ہیں اور آپ کو اس نکتے پہ بھی سوچنا چاہیے"

اور وقت نے یہ لمحہ بھی محفوظ کر لیا تھا بیٹا پہلی دفعہ باپ کو کسی معاملے میں غلط قرار دے رہا تھا

میرے بچے جانتا ہوں مینمگر وہ میری بہن ہے اس نے مجھ پہ بھروسہ کر کے فیصلے کا اختیار مجھے دیا "

وہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتے کہہ رہے تھے

زرناب علی

اور ہمارے خاندان میں بہنوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا اسکی علاوہ بھی مجھے کسی ایک کی خوشی کو قربان "

"کرنا تھا اور میں نے مناسب سمجھا کہ میں اپنے پیٹے سے یہ درخواست کروں

Classic Urdu Material

وہ پر امید تھے

میں جانتا ہوں بات طے ہونے کے بعد سے اس پہ تمہارا حق ہے مگر وہ بھی ہماری ہی نیکی ہے اور میں "

" اس طرح سے اسکا تماشہ بھی نہیں بنونا چاہتا

وہ ابھی بھی انھیں سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

"آگے جو بھی فیصلہ تم کرو گے وہ مجھے قبول ہو گا"

انھوں نے فیصلہ اس پہ چھوڑ دیا تھا

اس موڑ پہ آکر وہ اسے اختیار دے رہے تھے تب جبکہ سارے فیصلے وہ کر چکے تھے اسکے بعد وہ وہاں

مزید نہیں رکامرے سے چلا گیا تھا آ

وہ سارا دن میاں بیوی نے کانٹوں پہ گزرا مگر وہ جو ماں کی طبیعت خرابی کو اپنے آنے کی وجہ بتا رہا تھا اسی

Classic Urdu Material

دن واپس چلا گیا اس نے ایک لفظ نہ کہا تھا

اور یہ تو مختار حیات خان ہی جانتے تھے کہ انھوں نے کس دل سے فیصلے کا بوجھ پیٹے کے کندھوں پہ رکھا

تھا اور وہ ابھی جوان تھا اور صابر بھی بوجھ سہارا گیا تھا

خاموشی سے واپس چلا گیا تھا

ماں اور بہن دکھی تھیں مگر بے بس تھیں مریم کو عروہ سے پہلے سے زیادہ نفرت محسوس ہوئی ہمیشہ سے

زیادہ ہو ہمیشہ اسکے بھائی کو تنگ کرتی تھیں آج بھی وہ اپنی زندگی میں تنگ ہوا تھا تو صرف اسی کی وجہ

سے اسے پاپا پہ بھی غصہ تھا جنھوں نے خواہ مخواہ میں ارجم اور عروہ کے بارے میں سوچا رحم کو بھلا لڑکیوں

کی کمی تھی وہ بے بسی سے خود پہ ہی غصہ ہوتی رہی جبکہ اس سفر کے خیال میں یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی

" میں تو پہلے ہی اس کے حق میں نہ تھا ان دونوں کی کبھی بھی نہ بتیا چھا ہوا ابھی درست فیصلہ ہو گیا "

Classic Urdu Material

ساری بات سن کر اس نے یہی کیا تھا

اور ماں کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ناراض ہو کر گئے بیٹے کو کیسے سمجھائیں کہ معاملہ اتنا بڑا نہیں تھا وہ

جانتی تھیں وہ دل پہ لے لے گا

خود پہ بھی ناراض تھیں کہ خواہ مخواہ اس وقت جلدی کی اسے بتانے کی

دو دن بعد پھپھو کو بلایا گیا اور باقاعدہ رشتہ مانگ کر فوراً ہاں بھی کر دی گئی

عروہ تو مارے حیرت کے بے ہوش ہونے والی تھیاں تو کسی نے بتانا بھی مناسب نہ سمجھا تھا اس اچانک

پھپھو آئینچھر سب نے بند کمرے میں اجلاس کیا اور باہر آ کر اسے بلایا گیا وہ جو اپنی ہی دھن میں تھی اماں

نے اسے آنکھیں دکھا کر پیٹھنے کو کہا وہ بیٹھ گئی

Classic Urdu Material

پھر پھپھو نے آکر اسکا ماتھا چوما اور اپنے ہاتھ سے ایک سونے کا کنگن اتار کر اسے پہنا دیا وہ سب کے سامنے اس قسم کی کاروائی پہ حیران ہوئی تھیں تبھی ہونقوں کی طرح انھیں دیکھا

"عروہ آج سے تم میری بیٹی ہو تمہیں نیشن کے لیے مانگ لیا ہے میں نے"

وہ مسکرا کر کہتے بیٹھ گئی وہ ایک دم ہنسی تھیں مگر وہاں موجود کوئی بھی فرد نہیں ہنسا تو اس نے فوراً سنجیدہ ہونے کی ناکام کوشش کی

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہو کیا رہا ہے وہ نا سمجھ نہیں تھی مگر اس کے لیے یہ ایک اچانک موومنٹ تھیں نفسیاتی طور پر قبول نہ کر پانے کی وجہ سے اسکا فوری ری ایکشن ہنسی تھیا بھی وہ یہی سوچ رہی تھی

جب بتایا لو نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ لیا

"ٹھیک ہے بھئی سب کو مبارک ہو اور اس سفر تم جاو اور مٹھائی لے کر آؤ"

Classic Urdu Material

اسفر بھائی کو روانہ کرنے کے بعد وہ اماں اور بابا کی طرف متوجہ ہوئے

"چھ مہینے بعد اسفر اور منتهی کے ساتھ ساتھ ہی ذیشان اور عروہ کا بھی نکاح کر دیا جائے کیا خیال ہے؟"

"جیسے آپکی مرضی بھائی"

بابا صرف اتنا ہی بولے اور یہ تو بھائی صاحب خود ہی جانتے تھے کہ اس مرضی کی انھیں کیا قیمت دینی پڑی تھی

چیزیں اتنی غلط نہیں ہوتی خلات انھیں غلط بنا دیتے ہیں

اور طاقت انسان پہ ذمہ داری ڈالتی ہے اور ذمہ داری کے ساتھ انصاف کرنے میں انسان کے کندھے جھک جاتے ہیں

Classic Urdu Material

"ٹھیک ہے پھر کرو تم لوگ تیاریاں جو کرنی ہیں تم لوگوں نے"

انھوں نے خواتین کو ہدایت دی عروہ جو یہ سب دیکھ رہی تھی اور خلاف معمول خاموش تھی اماں نے اسے

"ٹھیک ہے اب تم جاو"

کہہ کر روانہ کر دیا

پھر کچھ دیر بعد ہی انکی کانفرنس ختم ہو گئی اور پھپھو بھی اس سے مل کر رخصت ہو گئیں

اپنے کمرے میں آکر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ خوش ہو یا پریشانمگر جو بھی ہوا تھا اسے بس ہنسی

آئے جا رہی تھی

پھر اماں نے اسے کچن میں بلا لیا

"اب انسانوں کی طرح سب کام دھیان سے کرنا سیکھ لو"

Classic Urdu Material

انہوں سنجیدگی سے گویا وارنگ دی تھیجسے اس نے چٹکیوں میں اڑایا

اماں سنجیدہ تھیں بابا واپس مارکیٹ چلے گئے تھے خالہ امی اور تایا ابو بھی سنجیدہ تھے خالانکہ انہیں خوش ہونا

چاہیے تھا مگر یہ بات اس نے اس وقت نوٹس نہیں کی اس کے اپنے حواس ٹھکانے ہوتے تو دوسروں کے

روپے کے بارے سوچتی

پھر اس سے صبر نہیں ہوا

کمرے میں جا کر ذیشان کو کل ملائیدوسری بیل پہ ہی فون اٹھا لیا گیا

"تمہیں پتہ ہے آج کیا ہوا پھپھو ہمارے گھر آئی تھیں"

وہ اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے وہ انجان ہی تھا

"اچھا؟ پھر؟"

Classic Urdu Material

اس نے بھی مصنوعی حیرت سے کہا

"پھر کیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے کنگن اتارا اور مجھے پہنا دیا"

وہ جیسے نو بجے کے خبر نامے کی نیوز بریک کر رہی تھی ساری کاروائی اسے سناٹیجے سن کے وہ اطمینان سے

بولا

"اچھا چلو یہ تو ٹھیک ہو گیا نا اور باقی سب خوش تھے کچھ ہوا تو نہیں"

"لو بھلا جو ہوا وہی تو بتا رہی ہوں اور سب خوش ہی تھے"

وہ اسکی بات کے پس منظر سے اعجاب تھی

"ہاں مطلب آرام سے مان گئے کچھ کہا تو نہیں؟"

وہ اس سے سیدھی بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا

"ہاں نا تھوڑی دیر اندر کمرے میں بیٹھے پھر باہر آکر یہ سب ہوا اور پھر میٹنگ ڈس مس ہو گئی"

Classic Urdu Material

"مطلب سب خوش ہیں اس بات سے؟"

اسے تسلی نہیں ہو رہی تھی

ہاں ویسے اتنے خوش بھی نہیں تھے بابا تو کافی دنوں سے سنجیدہ سے پینمیں نے اماں سے پوچھا بھی مگر وہ "

"مجھے کہاں بتانی والی تھیں

وہ بے پرواہی سے بتا رہی تھی

"کیوں سنجیدہ کیوں تھے؟؟"

وہ استفسار کر رہا تھا ماما نے اسے بتایا تھا کہ وہ لوگ پہلے سے آپس میں ارحم کی بات کر چکے تھے اسی لیے

اب وہ ذاتی طور پر گلی فیل کر رہا تھا

اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی بات کر چکے ہوں گے اور بعد میں جب ماما نے اسے بتانے

کی کوشش کی تو اس نے انکی بات ہی نہیں سنی مگر جب انھوں نے اسے فون کر کے سب کچھ بتایا تو اب

وہ اس لینڈ پہ سوچ کر شرمندہ تھا

Classic Urdu Material

"ہاں مجھے تو ساری باتیں بتاتے ہیں"

وہ طنزیہ بولی تو اس نے موضوع گفتگو بدل دیا

"اچھا چلو چھوڑو تم یہ بتاؤ تم خوش ہو؟"

"میں کہاں خوش ہوں؟ اور تمہیں پتہ تھا؟"

حسرت سے کہتی پھر فوراً اس سے جرح کی

"ہاں ظاہر ہے مجھے بتا کر ہی آئی تھیں"

وہ ہنسنے ہوئے بولا

Classic Urdu Material

"ہاتو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

اسے نہ بتائے جانے کا دکھ کھا رہا تھا

"میں نے سوچا تمہیں سرپرائز دیں گے یہ بتاؤ کیسا لگا؟"

وہ دوبارہ اسے اپنے مطلوبہ موضوع کے طرف لایا

"بہت ہی فضول"

یقیناً ساتھ منہ بھی بنایا تھا مگر ڈیشن آڈیو کال پہ نہیں دیکھ سکتا تھا

"کیوں؟"

اسے حیرت ہوئی

"تمہیں کس نے کہا کہ میں نے تم سے شادی کرنی ہے؟"

غصے میں جرح کرتی وہ اسے حیرت زدہ کر رہی تھی

Classic Urdu Material

"تو کیا کرنا ہے تم نے؟؟؟"

اس نے کیا کو لمبا کھینچا وہ لڑکی اسے پریشان کر رہی تھی

دل کا دیرینا
راز
زرناب علی

Classic Urdu Material | by ZARNAB ALI

Dil Ka Darya

Do not copy or distribute without permission of the author